READERS CHOICE NOVELS
EZREADERSCHOICE

گم ہیں ہم تیرے پیار میں

عبدالاحد بٹ

گم ہیں ہم تیرے پیار میں

عبدالاحد بٹ

سیزن 1

خوبصورت سفید رنگ کی لانگ فراک جو اس کے پیروں کو چھو رہی تھی میں وہ کچھ لڑکیوں کے ہمراہ چل رہی تھی۔۔۔۔!! یہ منظر درانی ہاؤس کے بڑے بیٹے آدم درانی اور اس کے جڑنے والی ماہ پارا درانی کی منگنی کے فنکشن کا تھا۔۔۔!

جہاں پر سب درانی ہاؤس کے لوگ اکٹھے تھے۔۔۔! بظاہر تو یہ فنکشن منگنی کی رسم ادا کرنے کے لیے ہی رکھا گیا تھا لیکن اسے بھی کافی انجوائے کیا جا رہا تھا۔۔۔ کیونکہ آج سے درانی ہاؤس میں کئی سالوں بعد شادی کے شادیانے بجنے والے تھے۔۔۔ !!

آدم درانی سامنے سے آتی ہوئی مسکراتی ماہ پارا کو دیکھ کر مسکرا رہا تھا۔۔۔ وہاں پر کھڑے ہر شخص کی آنکھوں کا مرکز آج صرف وہی دونوں تھے۔۔۔ !!

ماہ پارا اس کے قریب پہنچتی ہوئی اس کے سامنے جا رکی تھی۔۔۔ ہے تو یہ ایک ارینج میرج ہی تھی۔۔۔ کیونکہ یہ فیصلہ ان دونوں کے گھر کے بڑوں نے لیا تھا۔۔۔ لیکن پھر بھی ایک حقیقت یہ بھی تھی آدم درانی نے ہمیشہ سے ہی اپنی بیوی کے روپ میں ماہ پارا درانی کو دیکھا تھا۔۔۔!!! وہ اس کے بچپن کی محبت تھی۔۔۔ اور آج وہ اس سے ایک رشتے میں جڑنے لگی تھی۔۔۔

ان ساتھ ہی آدم کی والدہ اور ماہ پارا کی والدہ کھڑی تھی۔۔۔ جنھوں نے ہاتھ میں خوبصورت سی منگنی کی رسم ادا کرنے کے لیے انگھوٹیاں پکڑ کر رکھی ہوئی تھی۔۔۔۔

التمش درانی کی بیگم راحیلہ درانی جو ماہ پارا کی والدہ تھی وہ ماہ پارا کی طرف کھڑی تھی اور آدم کی والدہ ملکہ درانی اپنے بیٹے کی طرف کھڑی تھی۔۔۔

منگنی کی رسم کا آغاز لڑکے والوں کی طرف سے کیا گیا تھا۔۔۔ !!آدم نے ماں کے ہاتھ سے انگھوٹی کو پکڑتے ہوئے ماہ پارا کا ہاتھ تھامنے کے لیے ہاتھ آگے بڑھایا تھا۔۔۔

ماہ پارا نے آہستگی سے اپنا ہاتھ اس کے ہاتھ میں تھما دیا۔۔۔ !!تو آدم نے اس کے ہاتھ میں انگھوٹی پہنا دی تھی۔۔۔

(مزید ناول پڑھنے کے لیے اس لنک کو سرچ کریں)

For more novel kindly Google this link

READERS CHOICE

اسلام علیکم!

گم ہیں ہم تیرے پیار میں   عبد الاحد بٹ

ہمارے ادر گرد بہت سے کردار ہیں جن کو ایک لکھاری ہی جان سکتا ہے اگر آپ ایک لکھاری ہیں اور ان کرداروں کو بخوبی لکھ سکتے ہیں تو اٹھائے قلم اور لکھ دیجئے ایک ایسی کہانی جو دلوں کو چھو لے اور ان کرداروں کے ساتھ انصاف کرتے ہوئے اپنی صلاحیت کو بھی اجاگر کریں۔ ریڈرز چوائس https://ezreaderschoice.com/ آپ کو ایک ایسا پلیٹ فارم مہیا کر رہا ہے کہ جہاں آپ اپنی قابلیت کا لوہا منوا سکیں۔ آج ہی ہمیں اپنی تحریر ارسال کریں جس کو ہم ایک ہفتے کے اندر اپنی ویب سائیٹ اور دیگر سوشل میڈیا گروپ میں شامل کریں گے۔

مزید تفصیلات کے لئے ہم سے رابطہ کریں۔

واٹس ایپ نمبر کے لیے ابھی میل کیجئے

Facebook ID: https://www.facebook.com/mubarra1

Email address: mobimalik83@gmail.com

readerschoicemag@gmail.com

Facebook groups : Readers Choice,

جس پر وہاں پر کھڑی ہوئے ہر شخص نے بھرپور تالیاں بجا کر فنکشن کو چار چاند لگا ئے تھے۔۔۔ جبکہ سامنے کھڑی ان دونوں کی کزن میرال درانی نے ہوٹنگ بھی کی تھی۔۔۔ !!!!!

سب کے چہروں پر خوشیوں کی جھلک دیکھائی دے رہی تھی۔۔۔ التمش درانی کے لیے اس سے بڑھ کر کوئی بات نہیں تھی کہ ان کی بیٹی کی زندگی ان کی بہن کے بیٹے سے جڑنے جا رہی تھی جس پر وہ بہت زیادہ بھروسہ کرتے تھے۔۔۔

" ماہ پارا آپی آپ کی باری "

ماہ پارا انگھوٹی پہنانے میں تھوڑا سا جھجک رہی تھی۔۔۔ میرال نے شرارتی لہجے میں کہا تو وہاں کھڑے سب لوگ مسکرا گئے تھے۔۔۔ !!!

ماہ پارا نے اسے گھورتے ہوئے اپنی ماں کے ہاتھ سے انگھوٹی پکڑی اور رسم ادا کرتے ہوئے آدم کی انگلی میں انگھوٹی پہنا دی۔۔۔ سب بہت مسکرائے اور اسٹیج کے ارد گرد سے انار بھی پھوٹے تھے۔۔۔

" ایک دن ہماری بھی اسی طرح منگنی ہو گی۔۔۔۔ "

میرال کے ساتھ کھڑا ہوا ساداں درانی آہستگی سے جھکتا ہوا اس کے کانوں میں سرگوشی کرتا ہوا میرال کی ساری ہنسی ہوا کر گیا تھا۔۔۔ !!!

" دیکھتے ہیں "

کچھ لمحات کی دیری کے بعد میرال نے گردن کو موڑتے ہوئے ایک نظر اسے آنکھیں اٹھا کر دیکھ کر اسے چیلنج کرنے والے انداز میں کہا۔۔۔!!!! جس پر سادان نے اسے آئبرو آچکا کر دیکھا۔۔۔اور پھر سر ہاں میں ہلایا یہ بتاتے ہوئے کہ اسے یہ چیلنج منظور ہے۔۔۔۔۔ !!

اسی وقت سامنے کھڑا وجدان درانی ان کے پاس آر کا تھا۔۔۔ !

(" اب یہ کہاں سے آگیا؟؟ ")

سادان نے نظریں گھماتے ہوئے غصے سے اس کی طرف دیکھتے ہوئے دل میں ہی سوچا۔۔۔ جیسے اسے وجدان کا ان دونوں کے پاس آکر کھڑا ہونا اچھا نا لگا ہو۔۔۔ !!!

لیکن ایسے حالات میرال کی طرف بالکل بھی نہیں تھے۔۔۔

" میرال !! تمھیں نیو کپل کے ساتھ پکس نہیں بنوانی کیا؟"

وجدان نے جیسے سادان کو مکمل طور پر اگنور کرتے ہوئے میرال کو اپنی طرف متوجہ کرتے ہوئے کہا۔۔۔

" کیوں نہیں بنوانی؟؟ بنوانی ہیں بھئی " !!!

میرال نے فوراً جواب دیا۔۔۔

" تو چلو پھر۔۔۔!! کیا سارا فنکشن یہی رہ کر گزارو گی؟؟ "

وجدان نے کہا تو وہ فوراً اسٹیج کی جانب بڑھی تھی۔۔۔!!! وجدان بھی اس کی پیچھے سے اسٹیج کی جانب بڑھ گیا جبکہ سادان نے انھیں ایک غصے کی نگاہ سے دیکھا تھا!! اسے میرال کی یہ حرکت بالکل بھی پسند نہیں آئی تھی۔۔۔!! جبکہ باقی سارے درانی ہاؤس کے ممبران تصاویر کھنچوانے میں مصروف ہو گئے تھے۔۔۔ !!

" سادان بھائی آئیں آپ بھی تصویریں بنوائے ہمارے ساتھ "

ارسا درانی مسکراتے ہوئے اس کی طرف بڑھی تھی اور خوش باش لہجے میں اسے کہا۔۔۔!!! جبکہ وہ پہلے ہی منھ سجائے کھڑا تھا اور اب جیسے ہی اس کی نظر میرال اور وجدان پر پڑی تو وہ دونوں گھر والوں سے علیحدہ ہو کر تصویر بنوا رہے تھے۔۔۔ !

" نہیں مجھے کوئی ضرورت نہیں ہے۔۔۔ " !!!

وہ منھ بناتے ہوئے کہتا ہوا وہ فنکشن کی جگہ سے نکلتا ہوا باہر نکل گیا تھا۔۔۔!! جبکہ ساتھ ہی وہ ارسا کے چہرے کے مسکراہٹ بھی لے گیا تھا۔۔۔ !!

" ارسا یہاں کیا کر رہی ہو؟؟ "

زوریز درانی اس کی طرف آتا ہوا بولا تو ارسا جو اپنی ہی سوچوں میں گم ہوئی تھی۔۔۔!! اس کی بات سنتے ہوئے حال میں لوٹ کر آئی تھی۔۔۔!!!!!

" کچھ نہیں چلو "

وہ حال میں لوٹتی ہوئی آہستگی سے بولتی ہوئی اس کے ساتھ چل دی تھی۔۔۔! سب لوگ اپنی خوشیوں میں اس قدر خوش تھے کہ کسی کو بھی سادان درانی کی کا نا ہونا محسوس نا ہوا تھا۔۔۔

ⒶⒷⒹⓊⓁ ⒶⒽⒶⒹ ⒷⓊⓉⓉ ⓌⓇⒾⓉⒺⓈ

وہ گھر کے گارڈن میں آتا ہوا ایک جگہ رک گیا تھا۔۔۔ اس نے گارڈن میں پاس پڑی ہوئی کرسی کی طرف دیکھا۔۔۔ سادان سے اپنے غصے پر کوئی بھی کنٹرول نہیں ہوا تھا۔۔۔!!! اس نے اس کرسی کو اٹھا کر ہوا میں اچھالا تو وہ اس سے کچھ دوری کے فاصلے پر جا گری تھی!!!!

" نہیں وجدان درانی نہیں!!! تم میرال کو مجھ سے چھین نہیں سکتے۔۔۔۔ کبھی بھی نہیں چھین سکتے ہو اسے تم مجھ سے میرال درانی صرف اور صرف سادان درانی کی ہے۔۔۔۔

اور اگر میرال کو مجھے تم سے چھیننا بھی پڑا نا تو اسے چھین لوں گا میں تم سے کیونکہ اب وہ میری محبت کم اور ضد زیادہ ہے۔۔۔! اور جو چیز سادان درانی کو پسند آجاتی ہے تو وہ صرف اور صرف اس کی ہی رہتی ہے۔۔۔۔۔۔ !!!

میں میرال کو تم سے چھین لوں گا اب وہ میری ضد بن چکی ہے "

سادان گارڈن میں کھڑا ہوا ان کرسیوں پر اپنی بھڑاس نکال رہا تھا۔۔۔۔!!! اس کا دل تو ابھی کر رہا تھا کہ وہ وجدان کی جان اس کے جسم سے نکال دے۔۔۔!!!! لیکن وہ ایسا کچھ بھی کر ہی نہیں سکتا تھا۔۔۔

اسی وجہ سے وہ یہاں پر کھڑا ہوا اپنی بھڑاس نکال رہا تھا۔۔۔۔

ABDUL AHAD BUTT WRITES

" ایک دن مجھے معلوم ہے کہ تم میری ہو گی۔۔۔! اور اس کے بعد تم ہمیشہ ہمیشہ کے لیے میری ہو جاؤ گی۔۔۔!!! کیونکہ میرال ہمیشہ سے وجدان کی ہے تھی اور ہمیشہ وجدان کی ہی رہی گی۔۔۔ "

اپنی اور میرال کی تصویر کو وہ زوم کرتا ہوا اس پر نظریں ٹکائے ہوئے وجدان درانی بولا تھا۔۔۔

اس کی زندگی کی ایک بہت بڑی حقیقت یہ تھی وہ میرال درانی کا عاشق تھا۔۔۔ بچپن سے ہی وہ اس سے محبت کرتا تھا۔۔۔

لیکن ایک اور بہت بڑی حقیقت یہ بھی تھی کہ اس نے کبھی بھی کسی بھی شخص پر حتی کہ میرال تک پر ہی یہ حقیقت عیاں نہیں ہونے دی تھی۔۔۔!! اس نے اس قدر خاموشی سے محبت کی تھی اس سے۔۔۔ !

آج تک میرال بھی یہ بات جان نہیں پائی تھی کہ وجدان اس سے بچپن محبت کرتا ہے۔۔۔!!! پر یہ بات بھی سب جانتے تھے کہ وجدان بہت کیئر کرتا تھا میرال کی۔۔۔

کیونکہ جہاں محبت ہوتی ہے وہاں پر فکر خود بخود پیدا ہو جاتی ہے۔۔۔!!!! پھر بھی آج تک درانی ہاؤس میں کوئی بھی انسان وجدان درانی کی آنکھوں میں میرال درانی کے لیے محبت کو نہیں دیکھ پایا تھا کیونکہ وہ اس کے دل میں چھپی ہوئی تھی۔۔۔ !!

اس کے بچپن کی محبت تھی وہ،،، جس سے وہ کبھی بھی دستبردار نہیں ہو سکتا تھا!!! ہر قیمت پر، ہر صورت اسے میرال کو اپنا بنا کر ہی رہنا تھا۔۔۔! کیونکہ وہ اس کی محبت تھی!!!

ABDUL AHAD BUTT WRITES

" اب بتاؤ مجھے کہ تم نے نور سے بدتمیزی کرنے کی کوشش کیوں کی؟؟؟ "

وہ بند کمرے میں رسیوں سے جکڑا ہوا ایک لکڑی کی بنی ہوئی پھٹی سے بندھا ہوا تھا۔۔۔ اس سینہ اس پھٹی سے لگا ہوا تھا جبکہ اس کی پشت وہاں کھڑے دوسرے شخص پر عیاں ہی ہو رہی تھی۔۔۔

" ڈان میں بتاتا ہوں میں بتاتا ہوں تمھیں سب کچھ ڈان پر خدا کے لیے مجھے مار و مت "

وہ ہچکونے لیتے ہوئے رو رہا تھا۔۔۔ ڈان نے مار مار کر اسے آدھ موا کر دیا تھا۔۔۔ اس کی کمر ٹانگیں، یہاں تک اس کے الٹے پیروں پر بھی ان چھڑیوں کے نشانات تھے جو ڈان اس پر توڑ چکا تھا۔۔۔

" ارے تم تو بڑے ہی کچے کھلاڑی نکلے مجھے تو لگا تھا کہ دس بارہ چھڑیوں کی مار آسانی سے سہہ جاؤ گے!!! لیکن دس بارہ چھوڑو تم تو دو چھڑیوں بھی نہیں سہہ سکے!!! اور ایک بات یاد رکھنا کہ ڈان کو حکم دینے والا کوئی بھی پیدا نہیں ہوا۔۔۔" !!!

پہلے تو ڈان نے نرم لہجہ اپناتے ہوئے اس کا مزاق بناتے ہوئے کہا جس پر اس لڑکے کو لگا کہ ڈان نرم پڑ رہا ہے جبکہ اگلے ہی لمحے ڈان نے اپنی بات کا آخری جملہ نہایت ہی شدت سے ادا کیا تھا۔۔۔! اور اس پر تیسری چھڑی بھی توڑی تھی۔۔۔

" آہھہ " !!!

ایک زوردار چیخ اس کمرے میں گونجی تھی !!!

" اب بکو گے بھی کہ نہیں؟ یا اسی طرح چھڑیاں کھا کھا کر ہی دم توڑ دو گے؟؟"

اس نے منھ سے کچھ بھی خاص جواب نا سنتے ہوئے ڈان کا غصہ سوا نیزے کو جا چھوا تھا۔۔۔ اس نے غصے کا لہجہ اپناتے ہوئے کہا۔۔۔!!!!!! جس پر وہ شخص ہوش میں آیا۔۔۔ کیونکہ اگر وہ اپنے جسم میں اٹھنے والی تکلیف کو کم کرنے کی کوشش کرتا تو اسے مزید مار سہنی پڑتی ڈان کی۔۔۔ اس کے لیے بہتر یہی تھا کہ وہ سارا سچ اسے بتا دے ورنہ اسے مرنا پڑے گا۔۔۔ ہر کسی کی طرح اسے بھی اپنی جان عزیز تھی !!!

" و۔۔ہ ایسا کرنے کے لیے م۔۔جھے پاشا فرید کے بیٹے ز۔۔زو۔۔وہیب پاشا نے کہا تھا۔۔۔ وہ آپ کو للکارنا چاہتا تھا ڈان میں اس کی باتوں میں آگیا۔۔۔ م۔۔جھے م۔۔عاف۔۔۔ کر۔۔دیں "

وہ موت کے ڈر سے ایک لمحے میں ہی، ایک ہی سانس سارا سچ اگل گیا تھا۔۔۔

" یہ جانتے ہوئے بھی نور ڈان کے لیے اس کی بہنوں سے بڑھ کر ہے پھر بھی تم نے ڈان کی بہن کے ساتھ چھیڑ خانی کرنے کی کوشش کی؟؟؟؟ "

اس کی بات سنتا ہوا ڈان طیش میں آ گیا تھا اس کا دل تو کیا کہ وہ اسے جان سے مار دے لیکن ایسا ممکن نہیں تھا!!! ڈان کو ابھی اس شخص کو یونہی زندہ چھوڑنا تھا۔۔۔

لیکن پھر بھی وہ اسے اتنا چھریوں سے مار ضرور چکا تھا کہ اس لڑکے کے جسم سے خون رسنے لگا تھا۔۔۔ وہ لڑکا درد سہتا ہوا بے ہوش ہو گیا تھا۔۔۔۔ !!

جب ہی ڈان اپنے غصے پر قابو پاتا ہوا اس کمرے سے باہر نکلا جہاں اس کے آدمی کھڑے تھے۔۔۔ !

" اس نے ساری حقیقت بتا دی ہے مجھے پر تم لوگ اسے ابھی یہی چھوڑ دو خود ہی مر جائے گا پڑا پڑا۔۔ تم لوگ زوہیب فرید کو مارنے کی تیاری کرو کیونکہ اب وہ ڈان کے ہاتھوں مرنے والا ہے۔۔۔! بہت کم وقت بچا ہے اس کے پاس "

ڈان غصے سے بولتا ہوا انھیں حکم دیتا ہوا وہاں سے نکل گیا جبکہ وہ لوگ صرف سر ہاں میں ہی ہلا کر رہ گئے تھے۔۔۔

ⒶⒷⒹⓊⓁ ⒶⒽⒶⒹ ⒷⓊⓉⓉ ⓌⓇⒾⓉⒺⓈ

درانی ہاؤس!!!

اگر ہم بات کریں درانی ہاؤس کی تو درانی ہاؤس میں کل تین بھائی اپنی فیملیز کے ساتھ رہتے ہیں۔۔۔ جن میں سب سے بڑا بھائی ہے "التمش درانی "

التمش درانی کے تین بچے ہیں جن کے نام "وجدان درانی" اس کے بعد ایک چھوٹی بیٹی "ماہ پارا درانی" اور اس سے چھوٹی بہن "ارسا درانی" اور ان کی بیوی "راحیلہ درانی"

اس کے بعد آتے ہیں ان کے چھوٹے بھائی "المیر درانی" جن کی بیوی ہیں "ماہ رخ درانی" المیر درانی کا بڑا بیٹا زوریز درانی تھا۔۔۔!! اور زوریز درانی سے تین سال ایک چھوٹی بیٹی "میرال درانی"

اور سب سے آخر میں آتے ہیں "کمال درانی" جن کی بیوی تھی "عائشہ درانی" اور ان کا ایک ہی بیٹا تھا "سادان درانی"

اور ان سب بھائیوں کی ایک ہی پیاری سی بہن تھی "ملکہ درانی" جن کے شوہر کی وفات آدم کے بچپن میں ہی ہو گئی تھی لیکن وہ اکیلی نہیں تھی کیونکہ ان کے ساتھ ان کا بیٹا تھا "آدم درانی"

یہ تھا درانی ہاؤس کا ایک نقشہ جسے آپ کے سامنے بیان کیا گیا !!!

ABDUL AHAD BUTT WRITES

"کیا کر رہی ہو؟"

ارسا جو مصروف سی لاؤنج میں بیٹھی ہوئی موبائل پر کوئی ہارر مووی دیکھ رہی تھی۔۔۔!

جب ہی زوریز اس کے قریب سے گزرا تو اس کا دل کیا کہ وہ اسے تنگ کرے!! وہ اس کے قریب جاتا ہوا آہستگی سے ڈرا دینے والی آواز میں اس کے کان میں بولا تھا۔۔۔!!!

ارسا جو ہارر مووی دیکھ رہی تھی اس ایک دم ہونے والی افتاد سے وہ زور سے چیخی تھی۔۔۔ !!

" ارے بیو قوف لڑکی !! چیخ کیوں رہی ہو ؟؟ میں ہوں "

ارسا کی تیز آواز سنتا ہوا وہ کانوں پر ہاتھ رکھتا ہوا بولا تو ارسا جس نے ڈر کے مارے آنکھیں بند کر لی تھی زوریز کی آواز سنتے ہوئے اس نے آنکھیں کھولیں۔۔۔۔ !

تو سامنے زوریز کو کھڑا ہوا پایا۔۔۔ !!!

" جب ایسے ڈراؤ گے تو میں چیخوں نہیں تو اور کیا کروں ؟ ایک تو شام کا وقت !! اوپر سے ہارر مووی اور پھر تمھاری یہ دل کو اٹیک کرا دینے والی آواز " !!!

وہ معصوم منھ بناتے ہوئے بولی۔۔۔

" جس کے بھی نصیب میں لکھی ہو اس کا تو بیڑا غرق ہی ہو جائے گا ویسے ہی "

اس نے نظریں گھما کر کہا جب کہ زوریز کی بات سنتے ہوئے ارسا کے چہرے پر غصے کی جھلک دیکھائی دی !!

" ایسا کچھ بھی نہیں ہو گا۔۔۔۔ مجھ جیسی معصوم بیوی شائید ہی کسی خوش نصیب کو ملے۔۔۔ " !!!

ارسا نے فخریہ لہجے میں کہا۔۔۔

" مجھے نہیں پتہ تھا کہ میں بھی خوش نصیب ہوں "

وہ بھی فخریہ لہجے میں کہہ گیا۔۔۔۔!!

" ہنہہ !! بالکل بھی نہیں ! تمھیں کیا لگتا ہے کہ میری شادی تمھارے ساتھ ہو گی ؟ "

ارسا نے طنزیہ لہجہ اپناتے ہوئے کہا۔۔۔

" کیوں اس میں کوئی شق ہے ؟؟؟ "

زوریز نے اس کی بات سنتے ہوئے سوالیہ لہجہ اپنایا۔۔۔

" یہ ایک ناممکن سی بات ہے مسٹر زوریز درانی اس میں کوئی شق کیسے ہو سکتا ہے ؟؟؟ "

وہ قدم لاؤنج سے کمرے کی طرف بڑھاتے ہوئے بولی !!!

" یہ تو وقت آنے پر میں تمھیں بتاؤ گا ارسا درانی کہ کیا ممکن ہے اور کیا ناممکن "

وہ ارسا کی پشت کی طرف مسکرا کر دیکھتا ہوا بولا۔۔۔۔!!! جب کہ وہ اپنی کمرے کی طرف بڑھ گئی تھی۔۔۔اور زوریز اپنے کمرے کی طرف چل دیا تھا۔۔۔

یہ ان کی پیاری کی ایک چھوٹی سی کہانی تھی نا جانے اس کا انجام کیا ہونا تھا؟

وجدان اگلی صبح کمرے سے نکلتا ہوا لاؤنج کے پاس پہنچا تو کچھ الفاظ اس کے کانوں میں پڑے!!

" بھائی جان میں کچھ بات کرنا چاہتی ہوں آپ سے میرال کے حوالے سے۔۔۔ "!!!

میرال کا نام سنتے ہوئے وہ ایک جگہ پر رک گیا تھا۔۔۔!! وجدان لاؤنج سے باہر ہی کھڑا تھا۔۔۔ اس نے ایک نظر اندر دوڑا کر دیکھا تو المیر اور ان کی بیوی ماہ رخ درانی اس کے والد التمش درانی اور اس کے چچا اور چچی کمال درانی اور عائشہ درانی۔۔۔!

وہ شائید کسی اہم موضوع پر بات کر رہے تھے۔۔۔!! میرال کا نام سنتے ہوئے اسے تجسس ہوا تھا کہ آخر کیا بات کرنا چاہتے ہیں وہ؟

" میرال اب بائس کی ہو چکی ہے۔۔۔!! اور آپ جانتے ہیں سادان چوبیس سال کا ہے تو میں اپنے بیٹے سادان کے لیے آپ کی بیٹی میرال کا رشتہ لینا چاہتی ہوں "!!!

اس کی چچی تھی وہ جنھوں نے یہ بات کی تھی جبکہ ان کی بات سنتا ہوا وجدان حیرانگی و پریشانی میں مبتلا ہو گیا تھا۔۔۔!!!!

* * *

"میرال اب بائیس کی ہو چکی ہے۔۔۔!!! اور آپ جانتے ہیں سادان چوبیس سال کا ہے تو میں اپنے بیٹے سادان کے لیے آپ کی بیٹی میرال کا رشتہ لینا چاہتی ہوں " !!!

اس کی چچی تھی وہ جنھوں نے یہ بات کی تھی جبکہ ان کی بات سنتا ہوا وجدان حیرانگی و پریشانی میں مبتلا ہو گیا تھا۔۔۔ !!!!

"   پر " !!!

المیر درانی نے کچھ کہنا چاہا لیکن اسی وقت ان کی بات کو عائشہ درانی نے کاٹ دیا۔۔۔!

"   بھائی صاحب اگر مگر مت کریں!!! میری بہت دل سے خواہش تھی کہ میرال میری بہو بنے اور میرا ایک ہی بیٹا ہے۔۔

بھائی صاحب آپ بھی تو سادان کو بہت اچھے طریقے سے جانتے ہیں۔۔۔۔!!! اپنے ہی گھر کا بچہ ہے! آپ کے سامنے پلا بڑا ہے "

عائشہ درانی نے اپنے بیٹے کی تعریف کرتے ہوئے انھیں بتایا۔۔۔ تو اس جگہ کچھ لمحات کے لیے خاموشی چھا گئی تھی۔۔۔ !!!

باہر کھڑا ہوا وجدان سختی سے اپنے ہاتھ بھینچ گیا تھا۔۔۔ کل تک اس کے وہم و گماں میں بھی نہیں تھا کہ ایسا بھی کچھ ہو گا۔۔۔

" بالکل ٹھیک کہہ رہی ہے عائشہ !! سادان اچھا لڑکا اپنے گھر کا بچہ ہے پڑھا لکھا ہے اور سب سے بڑھ ہم نے ہی اس کی تربیت کی ہے اس سے بڑھ کر میرال کے لیے اچھا رشتہ کیا ہو سکتا ہے ؟؟ میرے خیال میں ہمیں میرال کا رشتہ سادان کے ساتھ کر دینی چاہیئے "

ماہ رخ درانی جو المیر درانی کی بیوی تھی انھوں نے بھی عائشہ کا ساتھ دیتے ہوئے کہا۔۔۔

" بالکل !!! اور بھائی ہم کونسا شادی کا کہہ رہیں ہیں !! ہم بس ابھی رشتہ ہی طہ کرنا چاہتے ہیں شادی تو اسی وقت ہو گی جب آپ چاہیں گے اس سے پہلے شادی نہیں ہو سکتی ہے "

کمال درانی کے اثرار پر المیر درانی گہری سوچ میں مبتلا ہو گئے تھے۔۔۔۔ !!!

(" میرا دل تھا کہ میرال کی شادی وجدان سے ہوتی لیکن کوئی بات نہیں سادان بھی اچھا ہے اس میں بھی کوئی کمی نہیں ہے ")

المیر درانی نے گہری سوچ میں پڑتے ہوئے اپنے دل میں ہی سوچا تھا۔۔۔ !!!

" ٹھیک ہے !!! ہماری طرف سے میرال اور سادان کا رشتہ پکا سمجھے "

المیر درانی کی بات سنتے ہوئے ان تینوں کے چہروں پر مسکراہٹ چھا گئی تھی۔۔۔۔!!! جب کہ باہر کھڑا وجدان گہرے صدمے میں آگیا تھا۔۔۔۔ !!!!!!!

اس کے لیے یہ بات بلکل بھی قابل قبول نہیں تھی کہ اس کی محبت کو کسی اور کا بنا دیا جائے!!! وہ جبڑے بھینچتا ہوا باہر کی طرف بڑھ گیا تھا۔۔۔۔!!

اس کا غصے سے برا حال ہوا جا رہا تھا۔۔۔ !!

التمش درانی اس ساری بات میں ایک لفظ بھی نہیں بولے تھے۔۔۔۔!! وہ تو چاہتے تھے کہ میرال ان کی بہو بنتی لیکن شائید اب اللہ کو یہی منظور تھا جو ہو رہا تھا۔۔۔ !!!

وہ چپ تھے اور چپ ہی رہے!!!

ABDUL AHAD BUTT WRITES

وجدان بھاری قدم لیتے ہوئے نیچے لان میں آ کر کھڑا ہو گیا تھا کہ شائید لان کی ٹھنڈی ہوا سے اسے سکون ملے۔۔۔ اندر تو جیسے اس کا دم ہی گھٹنے لگ گیا تھا۔۔

اس نے اپنی شرٹ کے اوپر والے دو بٹن کھولے تاکہ سانس بحال ہو سکے۔۔۔ !

لیکن پھر بھی غصے میں کوئی خاص فرق نہیں پڑا تھا۔۔۔ اس کا غصہ، ڈرا بھی بھی آسمان کو چھو رہا تھا۔۔۔ !!!

اس کا دل کر رہا تھا کہ وہ سب کچھ تہس نہس کر دے۔۔۔ لیکن وہ اپنے غصے پر بہت مشکل سے قابو پائے ہوئے کھڑا تھا۔۔۔ !!!

" وجدان مجھے یونیورسٹی چھوڑ آئے "

وہ غصے میں ہی وہاں پر کھڑا تھا۔۔۔ جب ہی اسے پیچھے سے کسی نے نرم، باریک سی آواز میں کچھ کہا تو اس کا غصہ فوراً ہوا ہو گیا تھا۔۔۔ !!!!

وہ جان گیا تھا کہ یہ آواز کسی اور کی نہیں بلکہ "میرال درانی" کی ہے اس کی آواز کیسے نہیں پہنچان سکتا تھا وہ؟ وہ ایک لمحے کے اندر ایک ہی سانس میں اپنا سارا غصہ بحال کرتا ہوا پیچھے مسکراتا ہوا اس کی طرف مڑا۔۔۔ اس کے سامنے وہ بالکل بھی یہ ظاہر نہیں کروا سکتا تھا کہ وہ غصے میں ہے !!!

" ٹھیک ہے چلو" !!!

چہرے پر بامشکل ہی سہی لیکن پھر بھی اس نے مسکراہٹ سجائے ہوئے کہا۔۔۔ تو سامنے کھڑی میرال درانی جو کندھے پر پرس ڈالے اور ہاتھوں میں کتابیں لیے ہوئے کھڑی تھی سر اثبات میں ہلا گئی تھی۔۔۔

" رکو " !!!

وہ دونوں (وجدان، میرال) ابھی گاڑی کی طرف بڑھے تھے ہی کہ پیچھے سے آتے ہوئے ساداں درانی کی آواز پر ان کے قدم ایک جگہ رک گئے تھے۔۔۔۔!! وہ چلتا ہوا ان کے قریب آیا۔۔۔

" میرال کو یونیورسٹی اب سے میں چھوڑ آیا کروں گا۔۔۔ تم فکر مت کرو وجدان!! ویسے بھی اب مجھے ہی تو اس کی زمہ داری اٹھانی ہے۔۔۔۔ " !!!!

وہ وجدان اور میرال کے درمیان آ کر کھڑا ہوتا ہوا ان دونوں کے درمیان فاصلہ حائل کرتا ہوا میرال پر حق جتاتا ہوا بولا۔۔۔

اس اچانک ہونے والے افتاد کو میرال کو کچھ خاص سمجھ نہیں پائی تھی جبکہ وجدان کی آنکھوں میں پہلے سے بھی زیادہ غصہ طاری ہوا تھا اور وہ سختی سے اپنی مٹھیاں بھینچ گیا۔۔۔ میرال نا ہوتی یہاں تو جس طرح وہ ان کے درمیان آیا تھا شائید وجدان اس کا جبڑا ہی توڑ دیتا۔۔۔! لیکن وہ خاموش رہا۔۔۔

" تم چلو میرال میں آتا ہوں "

ساداں نے میرال کو گاڑی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا تو وہ خاموشی سے سر ہاں میں ہلاتی ہوئی وہاں سے گاڑی کی طرف بڑھ گئی تھی !!!!

" وہ کیا ہے ناوجدان !! تمھیں بھی یہ پتہ چل ہی گیا ہو گا کہ اب میرا اور میرال کا رشتہ پکا ہو چکا ہے !!! تو میں نہیں چاہتا کہ میرال میرے علاوہ کسی بھی غیر مرد کے ساتھ ادھر اُدھر جائے۔۔۔ !!

مجھے نہیں پسند کہ کوئی بھی غیر مرد اسے بلائے یا اس سے بات کرنے کی کوشش بھی کرے !

پہلے کی بات اور تھی لیکن اب !!! اب میرال کو میرے نام کر دیا گیا ہے۔۔۔ !!

تو پلیز تم اس سے فاصلہ برقرار کرو۔۔ اسی میں سب کی بہتری ہے "

سادان نے آنکھ ونک کر کے اسے دیکھ کر ہر وہ لفظ ادا کیا جس سے وجدان کا دل جل جائے۔۔۔ !!

اس کی باتیں سنتے ہوئے وجدان کا اپنے غصے پر قابو کر پانا بہت مشکل ہو پا رہا تھا۔۔۔ وہ اپنے جبڑے بھینچ گیا تھا !!! جب کہ سادان سامنے کھڑی گاڑی جس میں فرنٹ سیٹ پر میرال بیٹھی ہوئی تھی اس کی طرف بڑھ گیا۔۔۔

وجدان نے ایک قہر برساتی نگاہ اس کی پشت پر ڈالی !! دل تو کیا کہ اس کی جان نکال دے جس نے اسے میرال سے دور رہنے کے لیے کہا تھا۔۔۔ !!!

لیکن وہ گاڑی نکالتا ہوا وہاں سے جا چکا تھا۔۔۔!! وجدان انھیں ایک ساتھ جاتا ہوا دیکھ کر مٹھیاں بھینچتا ہوا گاڑی نکالتا ہوا درانی ہاؤس سے باہر کی طرف بڑھ گیا تھا۔۔۔!!

اس کی سمجھ میں نہیں آرہا تھا کہ کیسے روک سکتا ہے وہ اس شادی کو؟ کیسے بنا سکتا ہے وہ میرال کو اپنا !!! میرال اس کے بچپن کی محبت ہے جس سے وہ کسی بھی قیمت پر بھی دستبردار نہیں ہو سکتا تھا۔۔ چاہے اس کے لیے اسے کسی بھی حد تک ہی کیوں نا جانا پڑے اسے میرال کو اپنا بنا کر ہی رہنا تھا۔۔۔!! پر اب کیا ممکن تھا کہ وہ دونوں ایک ہو سکیں؟ کیا قسمت میں ان کا ساتھ لکھا ہوا تھا؟؟ اس کا علم تو صرف اللہ تعالیٰ کو ہے اور آنے والے حالات ان پر سب عیاں کرنے والے تھے۔۔۔!!!

ABDUL AHAD BUTT WRITES

وہ لوگ ڈان کی جیپ کے پچھلے حصے میں بیٹھے ہوئے تھے!!! ڈان ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھا ہوا فل سپیڈ میں جیپ چلا رہا تھا۔۔۔! آج اس کا موڈ نا جانے بہت خراب تھا !!

آج سے پہلے ڈان کے آدمیوں نے اس کا یہ روپ کبھی بھی نہیں دیکھا تھا۔۔۔ !!!

اور نا ہی آج سے پہلے ڈان کبھی بھی غصے میں آیا تھا۔۔۔۔ وہ ہمیشہ ہر چیز کو لائٹ لینے والا شخص تھا۔۔۔!! اس نے کبھی بھی کسی بھی چیز کو اپنے حواسوں پر نہیں چڑھایا تھا۔۔۔

اور ناہی وہ اس بات کے حق میں تھا کہ کسی بھی کام کو اپنے سر پر چڑھا کر اس کی ٹینشن لی جائے۔۔۔! چند دن کی زندگی ہوتی ہے اسے بے فکری سے گزارنا چاہیئے۔۔۔ !

مگر آج!! آج وہ بہت غصب ناک موڈ میں تھا۔۔۔ وہ سب زوہیب پاشا جس نے نور ڈان کی منھ بولی بہن کے ساتھ بد تمیزی کروانے کی کوشش کی تھی اس کا چیپٹر کلوز کرنے جا رہے تھے۔۔۔ !!!

" مجھے تو لگتا ہے کہ زوہیب پاشا کی جگہ کہیں ہمارا ہی دی اینڈ نا ہو جائے " !!!!

پیچھے بیٹھے ایک شخص نے چور نگاہوں سے ڈان کی طرف دیکھتے ہوئے آہستگی سے اپنے ساتھ بیٹھے ہوئے شخص سے کہا آواز اس نے آہستہ رکھی تھی کہ کہیں ڈان سن نا لے !!!

لیکن اس کے اس قدر آہستگی سے بولنے کے باوجود بھی ڈان نے اس کی بات سن لی تھی۔۔۔!! کان بہت تیز تھے اس کے !!!!

" فکر نہیں کرو تم لوگ نہیں مروگے " !!!!

ڈان فل اسپیڈ ڈرائیو نگ کرتا ہوا گرجتے لہجے میں ان سے بولا تو وہ دونوں ایک لمحے کے ڈر کر رہ گئے تھے۔۔۔۔ !!

اللہ تعالیٰ نے ہر کسی کو کوئی نا کوئی خوبی ضرور عطا فرمائی ہوتی ہے ہر کسی کی کوئی نا کوئی خصوصیت ضرور ہوتی ہے۔۔۔ اور ڈان کی یہی خصوصیت تھی کہ وہ سننے کا ماہر تھا۔۔۔۔۔ کان بہت تیز تھے اس کے !!

وہ کسی کی چھوٹی سے چھوٹی سر گوشی بھی سن لیتا تھا۔۔۔۔ !!

وہ تینوں اپنی منزل کے بہت قریب تھے۔۔۔۔! اور ان کی منزل تھی "پاشا ہاؤس" جہاں وہ زوہیب پاشا کی جان لینے کے لیے جا رہے تھے۔۔۔ !

پاشا ہاؤس کے سامنے ڈان نے اپنی جیپ کھڑی کی تھی۔۔۔۔

" رکیں سر!!! آپ اندر نہیں جا سکتے "

گیٹ پر دو گارڈ کھڑے تھے۔۔۔۔ انھوں نے ڈان کو روکنے کی کوشش کی جب ہی ڈان نے ان دونوں گارڈز پر ایک قہر برساتی نگاہ ڈالی تو وہ نظریں جھکاتے ہوئے خود بخود ہی پیچھے ہو گئے تھے!!!

ڈان کی ایک غصیلی نگاہ ہی کافی تھی ان سب کو خوف میں مبتلا کرنے کے لیے۔۔۔ !!

امجد اور کاشف جو ڈان کے آدمی تھے اور ان کے ساتھ آئے تھے وہ دونوں وہی باہر ہی کھڑے ہو گئے تھے۔۔۔!! ڈان نے انھیں اندر آنے سے منع کیا تھا۔۔۔۔ !

کیونکہ پاشا فرید اور اس کے بیٹے سے نمٹنے کے لیے وہ خود ہی کافی تھا۔۔۔ !!

وہ بھاری قدم لیے ہوئے اندر داخل ہو چکا تھا۔۔۔ لان میں پہنچا تو وہی پر باپ بیٹا بیٹھے ہوئے تھے۔۔۔!!! ڈان نے ان پر سرسری سی نظر گھمائی۔۔۔۔۔۔ !!!!

" تو تم یہاں ہو" !!!!

ڈان نے طنزیاتی لہجے میں کہا۔۔۔!! جب ہی ان دونوں باپ بیٹے کے رونگھٹے کھڑے ہو گئے۔۔۔ !

" تم!! یہاں "

پاشا فرید نے ڈر، خوف سے بھرے لہجے میں سامنے کھڑے ڈان کو دیکھا جو ہنوز ان کی طرف دیکھتا ہوا پاس پڑے ہوئے صوفے پر دھڑلے سے بیٹھ گیا تھا۔۔۔ !!!

" دیکھو!! موڈ میرا پہلے ہی بہت خراب ہے۔۔۔ اور میں سر پھرا سا بندا ہوں!! پر ہاں مار پیٹ مجھے بالکل بھی پسند نہیں ہے۔۔۔ !

اسی وجہ سے پیار سے سمجھا رہا ہوں تمھیں کہ اپنے بیٹے کو ابھی سے لگام ڈال لو کیونکہ اگر میں اس کی لگامیں کھینچنے پر آیا تو اس کی سانسیں کھینچے بغیر چین سے نہیں بیٹھو گا "

ڈان کی دہشت تھی ان میں وہ لوگ ڈرتے تھے اس سے !!!

" کیا کیا ہے اس نے ؟؟؟ "

پاشا نے اپنے بیٹے کی طرف اشارہ کرتا ہوئے سامنے بیٹھے ڈان سے سوال کیا تھا۔۔۔ !

" اس نے میری بہن کے ساتھ چھیڑ خانی کروانے کی کوشش کی ہے۔۔۔!!! ویسے تو میں اتنا رحم دل ہوں نہیں کہ ایسے لوگوں کو زندہ چھوڑ دو!! لیکن پھر مجھے تمھارے بڑھاپے کا خیال کرتے ہوئے اسے صرف ایک دفعہ چھوڑ رہا ہوں ورنہ اگلی دفعہ اس کی لاش ہی پہنچے گی تمھارے پاس "

ڈان نے تفصیلاً اسے ساری بات بتائی اور اٹھتا ہوا باہر کی طرف بڑھا۔۔۔! جب ہی اس کے کانوں میں ایک آواز سنائی دی!!!

" ابا جان!! کیا ہم ڈرتے ہیں اس سے منہ توڑ جواب دیں "

پاشا کے مقابل کھڑے اس کے بیٹے زوہیب نے آہستگی سے کہا۔۔۔ جسے سنتے ہوئے ڈان کے چہرے پر ایک مرتبہ پھر سے شرارتی مسکراہٹ چھا گئی۔۔۔ !

" اگر نہیں ڈرتے ہو!!! تو ڈرنے لگو گے "

ڈان کی آواز اس قدر سرد مہری اور دہشت سے بھری تھی کہ وہ دونوں ایک لمحے کے ڈر سے گئے تھے۔۔۔! جب کہ ڈان قدم باہر کی طرف بڑھا گیا تھا۔۔۔ !

کیا وہ ہمیشہ سے ہی ایسا تھا؟ خود میں مگن رہنے والا!! بے رحم!! کسی کو بخشنے نے والا!! نہیں ایسا بالکل بھی نہیں ہے بلکہ وہ تو بہت سیدھا سا شخص تھا۔۔۔ !!!

لیکن کسی کے کیے ہوئے دھوکے نے اسے ایسا بنا دیا تھا۔۔۔! کسی پر یقین نا کرنے والا! بے رحم!! اس دھوکے سے اسے صرف یہی بات سمجھ آئی تھی کہ کوئی آپ کا کتنا ہی سگا کیوں نا ہو وقت آنے پر وہ بھی آپ کو دھوکا دے دیتا ہے !!!

ABDUL AHAD BUTT WRITES

ساداں نے گاڑی لا کر میرال کی یونیورسٹی کے سامنے روکی تھی۔۔۔ !!!

" رکو میرال!! میری بات سنو " !!!

میرال گاڑی کا دروازہ کھولتے ہوئے گاڑی سے اترنے ہی لگی تھی جب ہی اس کے کانوں میں ساداں کی آواز سنائی دی۔۔۔ جس پر وہ گاڑی کا دروازہ جو اس نے ابھی آدھا ہی کھولا تھا اسے بند کرتے ہوئے اس کی طرف متوجہ ہوئی !!

" ہمم؟؟"

میرال نے دریافت کیا کہ وہ کیا کہنا چاہتا ہے!!

" چونکہ اب ہمارا رشتہ طہ ہو چکی ہے۔۔۔! تو اب صرف تم میرے ساتھ ہی یونیورسٹی آؤ گی! وجدان کے ساتھ نہیں!! اور تم وجدان کو صرف وجدان کہتی ہو اب سے وجدان بھائی کہو گی "!!!

وہ اس پر حق جتاتا ہوا بولا۔۔۔ تو میرال نے ایک قہر برساتی نگاہ اس پر ڈالی!!!

" پہلی بات!!! کہ ابھی تک مجھے نہیں پتہ کہ ہمارا رشتہ طہ ہو چکا ہے۔۔۔! اور دوسری بات کہ میں وجدان کو وجدان ہی کہوں گی تم نا ہی میرے منگیتر ہو اور نا ہی شوہر تو مجھ پر رعب جھاڑنے کی کوئی بھی ضرور نہیں ہے سمجھے مسٹر سادان درانی "!!!

میرال درانی اس کی بات کا منہ توڑ جواب دیتے ہوئے اس کے ارادوں، اکڑ کو خاک میں ملاتے ہوئے گاڑی سے اترتے ہوئے یونیورسٹی کی طرف بڑھ گئی۔۔۔

سادان نے اس کی پشت کو گھورتے ہوئے غصے سے اپنا ہاتھ اسٹیئرنگ ویل پر مارا تھا۔۔۔!!!

" ضرور مانو کی ایک دن میری بات تم میرال درانی!!! اور تمھیں ماننی پڑے گی اپنے شوہر کی بات نہیں مانو گی تو اور کس کی مانو گی!!! بس مجھے صحیح وقت کا انتظار ہے جو بہت قریب ہے پھر میں تمھارے اس گھمنڈ، غرور کو مٹی میں ملا دوں گا "

وہ غصے سے اندھا دھن اپنے ارادے اپنے ہی منہ سے بول گیا تھا۔۔۔!

وجدان کچھ کام نمپٹاتا ہوا درانی ہاؤس پہنچا تھا۔۔۔ صبح جو اسے سادان کی باتوں پر غصہ آیا تھا وہ اب کافی حد تک ٹھنڈا ہو چکا تھا۔۔۔ !!!

کافی بہتر ہو گیا تھا اس کا موڈ پہلے سے،، وہ تیز قدم لیے ہوئے اندر کی طرف لاؤنج میں پہنچا تو دیکھا کہ سارا درانی ہاؤس کسی خاص مقصد کی تکمیل کے لیے وہاں اکٹھا ہوا تھا۔۔۔

وہ کسی اہم موضوع پر بات کر رہے تھے !!! وجدان نے انھیں حیرانگی سے دیکھا۔۔۔ !!!

" ارے وجدان آ گئے تم تمھارا ہی انتظار کر رہے تھے آؤ بیٹھو یہاں "

وجدان کو دیکھتے ہوئے راحیلہ درانی نے کہا تو اس کے چہرے پر مزید حیرانگی چھا گئی۔۔۔

" کیوں؟ "

وجدان نے سوال کیا۔۔ وہ ماں کے ساتھ بیٹھ گیا تھا۔۔۔ جبکہ اس کے بالکل سامنے ہی سادان درانی بیٹھا ہوا تھا۔۔۔ !!!

" اہم فیصلہ میں گھر کا بڑا بیٹا تو شامل ہونا چاہیئے نا "

سادان نے شیطانی مسکراہٹ لیے ہوئے کہا تو وجدان نے اسے غصے سے دیکھا جب ہی وہاں پر میرال جس نے بلیک کلر کی خوبصورتی سی فراک پہن رکھی تھی وہ وہاں پر پہنچی۔۔۔

" آؤ میرال یہاں میرے ساتھ بیٹھو "

عائشہ درانی نے اپنے ساتھ اس کی جگہ بناتے ہوئے کہا تو وہ ان کے ساتھ بیٹھ گئی۔۔

" ہم نے ایک اہم فیصلہ لیا ہے۔۔! اور وہ یہ کہ ہم نے میرال کی رشتہ ساداں کے ساتھ پکا کر دیا ہے "

المیر درانی کے منھ سے یہ سنتے ہی ساداں کے چہرے پر فخریہ مسکراہٹ چھا گئی تھی۔۔۔! ! جب کہ وجدان سمیٹ میرال کے چہرے کی ہوائیاں بھی اڑ گئی تھی۔۔۔ ! ! !

" What ??? "

وجدان نے نہایت ہی حیرانگی سے کہا تو ساداں نے اسے آ ئبرہ آچکا کر دیکھا۔۔۔ ! ! !

" جی ! ! ! اور میں آج ہی رسم بھی ادا کرنے کا ارادہ رکھتی ہوں۔۔۔ ! ! ! اور پلیز بھائی صاحب مجھے روکیے گا مت پلیز "

میرال حیرانگی و پریشانی سے ان کے ساتھ بیٹھی ہوئی تھی۔۔۔ ! ! ! جب ہی عائشہ درانی کی آواز اسے مزید حیرانگی میں مبتلا کر گئی۔۔

عائشہ درانی کی بات سن کر المیر درانی ہلکا سا مسکرائے جس کا مطلب تھا کہ انھیں کوئی اعتراض نہیں ہے۔۔۔۔

" ایک منٹ !! میرال بیٹا کیا تمھیں کوئی اعتراض تو نہیں ہے ؟؟؟؟؟ "

المیر درانی نے عائشہ درانی کی طرف دیکھا جو ایک چھوٹی سی ڈبیہ سے انگھوٹی نکال رہی تھی۔۔۔۔ جب ہی المیر درانی نے انھیں روکتے ہوئے میرال سے سوال کیا۔۔

المیر درانی کی بات سن کر وجدان درانی کی نظریں میرال درانی پر جم گئی تھی۔۔۔۔ وہ اس کے جواب کا منتظر تھا۔۔۔۔

" (پلیز میرال انکار کر دو ")

وجدان نے بڑی ہی شدت سے اپنے ہی دل میں کہا تھا۔۔۔ نہیں ہو رہا تھا اس سے یہ سب کچھ برداشت ! وہ جل رہا تھا اندر سے !! اور یہ بات اس کے چہرے کے تاثرات صاف ظاہر کر رہے تھے۔۔۔

جنھیں دیکھ کر ساداں درانی کے چہرے پر شیطانی مسکراہٹ چھا گئی تھی۔۔۔

باپ کا سوال سنتے ہوئے میرال نے ایک نظر بے بسی سے اپنے باپ کو دیکھا۔۔۔ اب سوال پوچھنے کا کیا فایدہ تھا؟ جب وہ سب کچھ خود ہی پہلے ہی، اکیلے طہ کر چکے تھے !!!

اگر سب وہ اس رشتے سے انکار کر دیتی تو بری بھی وہی کہلاتی۔۔۔۔!!! اب "ہاں کے سوا کوئی بھی چارہ نہیں بچا تھا اس کے پاس!

"   ہ۔۔۔اں "

اس کی بے بسے بھری، لاچار گی سے بھرپور آواز سن کر وجدان درانی اپنے جبڑے، اپنی مٹھیاں سختی سے بھینچ گیا تھا۔۔۔ چہرے پر افسردگی، ماتھے پر بل، آنکھوں میں دکھ صاف عیاں ہو رہا تھا۔۔۔

لیکن اس کی آواز سے وجدان اور اس کے بھائی زوریز کے سوا کسی اور کو کچھ بھی فرق نہیں پڑا تھا!!!! سب کے چہروں پر خوشی تھی، مسکراہٹ تھی کسی نے بھی میرال کے چہرے کی بے بسی کو نوٹس نہیں کیا تھا۔۔۔ وہ یہ شادی نہیں کرنا چاہتی تھی کیونکہ سادان اس کو ایک نظر بھی نہیں بھاتا تھا۔۔۔!

میرال کی بات سن کر عائشہ درانی نے اس ڈبیہ سے انگھوٹی نکالتے ہوئے میرال کے ہاتھ میں پہنادی تھی۔۔۔ وجدان آنکھوں میں، دل میں درد لیے ہوئے مٹھیاں بھینچنے کے سوا کچھ نہیں کر سکا

تھا۔۔۔ یہ سب اس کی خاموش محبت کی وجہ سے تھا اور اسے اپنی غلطی کا شدت سے احساس اب ہو رہا تھا۔۔۔ سادان کے چہرے پر میرال کے حوالے سے مسکراہٹ تھی جیسے اس نے پتہ نہیں کسی سے کیا چھین لیا یا جیت لیا ہو!!

خموش ہے دل بھری محفل میں بولنا اچھا نہیں
ادب سب سے پہلا قرینہ ہے محبت کے قرینوں میں سے

وہ کیا کہتا انھیں؟؟ اب وقت اس کے ہاتھ سے گزر چکا تھا۔۔۔ میرال نے خود ہی سادان کا ہونے کے لیے ہاں کہہ دی تھی۔۔۔ تو پھر وہ کیا کہتا۔۔۔؟؟؟

" Excuse me "

وہ آہستگی سے کہتا ہوا وہاں سے اٹھتا ہوا چلا گیا تھا۔۔۔ جب کہ میرال نے اسے پریشانی بھری نگاہوں سے دیکھا۔۔۔!!

سب اس قدر خوش تھے اپنی خوشیوں میں انھیں وجدان کے دکھ، درد، ناراضگی، پریشانی کا پتہ ہی نہیں چلا تھا!!

آگ کا دریا ہے اور ڈوب کر جانا ہے
باز آجاؤ ظلم سے ہمدم
ورنہ ایک روز محشر کا بھی ہے

وجدان درانی ہاؤس کی بالکونی میں آ کھڑا ہوا وہاں پر چلتی ہوئی ہواؤں سے اپنا سانس بحال کرنے کی کوشش کرنے لگا۔۔۔

اندر تو جیسے اس کا دم ہی گھٹ گیا تھا اگر وہ بالکونی میں آ کر کھڑا نا ہوتا تو شائید اس کی سانسیں بند ہی ہو جاتی !

اس نے اپنی شرٹ کے اوپر والے تین بٹن کھولے تاکہ مزید سکون حاصل کر سکے !!!

" کیوں اللہ جی؟ کیوں میرے ساتھ ہی ایسا کیوں ؟؟؟ کیوں مجھ سے ہی میری محبت دور ہو رہی ہے ؟؟ میرا کیا قصور تھا۔۔۔ میں تو کسی قسم کا افئیر بھی نہیں چلا یا اس کے ساتھ نا ہی کبھی ایسی حرکت کی جس سے اسے شرمندگی اٹھانی پڑے !

پھر بھی یہ سب میرے ساتھ ہی کیوں اللہ جی؟ "

وہ آسمان کی طرف دیکھتا ہوا اندھا دھن بولتا چلا گیا۔۔۔ اسے خود سمجھ نہیں آ رہی تھی کہ وہ کیا کہہ رہا ہے؟؟؟

" پلیز اللہ جی یہ سب کچھ جو بھی جو رہا ہے نا اس گھر میں پلیز اللہ جی اسے روک دیں!! میں نہیں برداشت کر سکتا ہوں یہ؟؟

کیسے میں یہ دیکھ لوں کہ میری محبت کسی اور کی ہونے جا رہی ہے؟؟؟؟ کیسے میں اپنی آنکھوں کے سامنے میرال کو سادان کے حوالے کر دو؟؟

مجھ سے یہ سب کچھ نہیں ہو پائے گا یا خدا کوئی ایسا معجزہ کر دے جس سے یہ سب کچھ خود بخود ختم ہو جائے ورنہ میں اتنا جانتا ہوں کہ اگر یہ کچھ بروقت ختم نا ہوا تو میں ضرور ختم ہو جاؤ گا۔۔ کیونکہ یہ سب کچھ برداشت کرنا میرے بس کی نہیں ہے۔۔۔۔۔ " !!!

وجدان نے سر اٹھا کر آسمان کی طرف دیکھ کر اللہ تعالیٰ سے دعا مانگی تھی۔۔۔!! اس کی آنکھ سے ایک آنسو بہتا ہوا زمین پر گرا تھا !!!!

وہ بہت درد میں تھا اس وقت!! بہت پریشان تھا کہ اگر سادان اور میرال کی شادی ہو گئی تو اس کا کیا ہو گا؟؟

تجھے وقت نزع میں میں نے صدائیں اس طرح دی ہیں
جو پتھر بھی کبھی سنتے قسم تیری پگھل جاتے

زندگی ہے یا کوئی طوفان
ہم تو اس جینے کے ہاتھوں مر چلے

میری قسمت میں غم اگر اتنا تھا
دل بھی یا رب کئی دیئے ہوتے

ٹوٹ جائے تو پھر جڑتا نہیں
یہ صفت آئینے میں بھی دیکھی ہے

ABDUL AHAD BUTT WRITES

زوریز گاڑی میں بیٹھا اسے فل اسپیڈ پر چلا رہا تھا۔۔۔! روڈ پر بہت کم ٹریفک یا یہ کہیے کہ نا ہونے کے برابر ہی تھی اسی لیے تو وہ اس قدر تیزی سے گاڑی چلا رہا تھا۔۔۔

اس نے ایک ہاتھ اسٹیرنگ ویل پر رکھا اور دوسرے ہاتھ سے موبائل پکڑتے ہوئے ایک نظر اس پر ڈالتے ہوئے ارسا کو فون لگایا۔۔۔

" اسلام علیکم!! کیا کر رہی ہو؟ "

دو سے تین مرتبہ رنگ ہونے کے بعد ارسا نے فون اٹھایا تو زوریز نے فوراً سلام لیتے ہوئے سوال کیا !!

" وعلیکم السلام !! کچھ بھی نہیں کیا کرنا ہے میں نے ؟ بس بیٹھ کر پڑھ ہی رہی ہوں میں اور تم ؟؟ "

ارسا نے ایک ہاتھ سے فون کان سے لگائے ہوئے اور دوسرے ہاتھ میں کتاب پکڑے ہوئے نظریں کتاب پر گاڑھے اس سے بڑے ہی مہزب طریقے سے سلام کا جواب دیتے ہوئے سوال کیا۔۔۔

" کچھ خاص نہیں گاڑی ڈرائیو کر رہا ہوں !! اچھا مجھے بتاؤ تمھارے لیے کچھ لے آؤ؟ کچھ منگوانا تو نہیں ؟ "

زوریز نے مسکراتے ہوئے اس کے سوال کا جواب دے کر مزید ایک سوال اس سے پوچھا۔۔۔

" نہیں !!! چلو ٹھیک ہے زوریز میں فون رکھ رہی ہوں میرا ٹیسٹ ہے۔۔۔ بعد میں بات ہوتی ہے "

زوریز کی بات کا جواب دیتے ہوئے ایک ہی لمحے میں ارسا نے ساری بات کہی۔۔۔

" ارے ارے اتنی بھی کیا جلدی ہے ؟ بات تو کر لو پوری پھر پڑھ بھی لینا " !!!

زوریز نے اس کی بات فوراً جزبات سے بھرپور لہجے میں کہا تو وہ ہلکا سا مسکرا گئی۔۔۔ ابھی بھی گاڑی فل۔ اسپیڈ پر تھی۔۔۔

وہ دونوں آپس میں باتیں کرنے میں مصروف ہو گئے تھے۔۔۔۔ !!! جب ہی زوریز کی نظر سامنے سے آتی ہوئی بائک پر گئی جس پر ایک بوڑھا سا شخص تھا۔۔۔

وہ شخص اس کی طرف آہستگی سے ہی آرہا تھا لیکن زوریز کی گاڑی فل اسپیڈ میں ہونے کی وجہ سے اس کے بہت قریب پہنچ گئی تھی۔۔۔ زوریز نے فوراً گاڑی کی سپیڈ سلو کی بریک لگائی !

لیکن اس کا کوئی فایدہ نہیں ہوا وہ اسپیڈ سلو کرتا کرتا بھی اس موٹر سائیکل سے جا ٹکرایا جو شائید اپنا راستہ بدلنے ہی والی تھی۔۔۔

" زوریز " !!!

ایک دم موبائل کی دوسری طرف سے شور آیا تھا۔۔۔ ارسا نے پریشانی سے زوریز کو آواز لگائی لیکن فون کٹ چکا تھا۔۔۔

" یااللہ خیر "

ارسا نے پریشانی سے کہا جب کہ دوسری طرف زوریز نے گاڑی میں ہی سے سامنے پڑی بائک جس کا کافی برا حال تھا اسے، اور پھر سامنے پڑے اس شخص کی طرف دیکھا۔۔۔ !!!

جو لہولہان ہو چکا تھا۔۔۔ آس پاس کے لوگ اس جگہ اکٹھا ہونا شروع ہو گئے تھے۔۔۔

زوریز فورا گاڑی سے اترا اور اس اڈھیر عمر کے شخص کو گاڑی کے پچھلے حصے میں لٹاتا ہوا ہاسپٹل کی طرف بڑھا۔۔۔ یہ سب اس کی لاپرواہی کا نتیجہ تھا۔۔۔

اور یہ زندگی کا پہلا معاملہ تھا جس میں زوریز درانی کی وجہ سے کسی کو کوئی نقصان پہنچا تھا۔۔۔ اس شخص کی حالت بہت خراب تھی۔ زوریز کا دل گھبرائے جا رہا تھا۔۔۔۔

ABDUL AHAD BUTT WRITES

دروازے پر بل بجتی ہوئی سن کر نور جسے ڈان اپنی منہ بھولی بہن بلاتا تھا وہ دروازے پر گئی اس نے پوچھا کون؟ لیکن کسی کی آواز نہیں آئی۔۔۔ وہ سمجھی کہ شائید کوئی بچہ شرارت کر کے بھاگا ہو گا۔۔۔ !

وہ واپس جانے کے لیے مڑی تھی ہی کہ جب ہی دروازے پر دوبارہ بیل ہوئی تو وہ رک گئی۔۔۔ اور اب کی مرتبہ اس نے دروازہ کھولا دیا۔۔۔

" بیٹا! ایک گلاس پانی ملے گا کیا؟؟؟ "

نور نے جیسے ہی دروازہ کھولا تو سامنے ہی ایک ادھیڑ عمر کا شخص کھڑا تھا۔۔۔ جس کے ماتھے پر پسینا چھایا تھا۔۔۔ کڑک دھوپ تھی نور جو اسے واپس بھیجنا صحیح نہیں لگا۔۔۔

" جی میں لاتی ہوں "

نور کہتے ہوئے دروازہ کھلا چھوڑ وہی سے اندر کی طرف بڑھ گئی تا کہ اس شخص کو پانی دے سکے۔۔۔ !!!

جب ہی زوہیب پاشا جو پیچھے گاڑی کھڑی کیے ہوئے کھڑا تھا ایک جھٹکے سے گاڑی سے اترتا ہوا نور کے گھر کی طرف بڑھا۔۔۔

" اب میں تمھیں بتاؤ گا ڈان کہ کسے کس سے ڈرنا چاہیئے" !!!

وہ غصے سے کہتا ہوا اس شخص کے پاس پہنچا !!!

" جاؤ تمھارا کام ہو گیا "

زوہیب پاشا نے پچاس ہزار روپے اس شخص کے ہاتھ میں رکھے اور اسے جانے کے لیے کہا۔۔۔

وہ شخص اس کے ساتھ مل گیا تھا!! غربت کی وجہ سے اسے یہ سب کرنا پڑا۔۔ کیونکہ غربت انسان کو لے ڈوبتی ہے چند پیسوں کے لیے انسان کچھ بھی کرنے کے لیے تیار ہو جاتا ہے !!

یہی وجہ تھی کہ وہ شخص بھی اس کام کے لیے مان گیا تھا۔۔۔!

اسے پیسے دیتے ہوئے زوہیب پاشا اندر کی طرف بڑھا اور اندر سے دروازے کو لاک کر دیا تھا۔۔

جب کہ سامنے سے آتی ہوئی نور جو اس شخص کے لیے پانی لائی تھی زوہیب پاشا کو اندر آتا ہوا دیکھ وہ اندر کی طرف بھاگی۔۔۔ زوہیب پاشا چہرے پر شیطانی مسکراہٹ سجائے ہوئے اندر کی طرف بڑھنے لگا۔۔۔ !!

نور بھاگتے بھاگتے اپنے کمرے میں پہنچ گئی تھی۔۔۔! اس نے ہڑبڑی میں ادھر اُدھر دیکھا۔۔۔ وہ بہت گھبرا گئی تھی۔۔۔ اس نے سائیڈ ٹیبل پر اپنا موبائل پڑا ہوا دیکھا تو فوراً اسے وہاں سے اٹھالیا !!

اور ڈان کو کال ملائی لیکن اس نے فون نا اٹھایا۔۔۔ نور نے دوبارہ اسے کال کی لیکن پھر بھی اس نے کال نہیں اٹھائی !!!

اس سے پہلے کہ وہ کچھ اور کرتی پیچھے سے زوہیب نے اس کے سر پر ڈنڈا برسایا۔۔۔!! نور کے ہاتھ سے موبائل نیچے گر گیا۔۔۔ وہ سر تھامے کچھ ہی لمحے کھڑی رہ سکی اور پھر زمین بوس ہو گئی"

نور نے ڈان کو کال ملائی لیکن اس نے فون نا اٹھایا۔۔۔ نور نے دوبارہ اسے کال کی لیکن پھر بھی اس نے کال نہیں اٹھائی !!!

اس سے پہلے کہ وہ کچھ اور کرتی پیچھے سے زوہیب نے اس کے سر پر ڈنڈا برسایا۔۔۔!! نور کے ہاتھ سے موبائل نیچے گر گیا۔۔۔ وہ سر تھامے کچھ ہی لمحے کھڑی رہ سکی اور پھر زمین بوس ہو گئی"

زوہیب نے شیطانی قہقہہ لگایا !

" چلو بھئی ڈان تمھاری بربادی کا وقت آگیا ہے۔ میں بھی دیکھتا ہوں کہ اپنی منہ بھولی بہن کو بچانے کے لیے تم کس حد تک جاتے ہو ؟؟؟؟

اب تمھارا گھٹنے ٹیکنے کا وقت آگیا ہے !

Now it's your turn "

زوہیب کے چہرے پر شیطانی مسکراہٹ چھا گئی تھی اس نے نہایت ہی سفاکیت یہ الفاظ ادا کیے تھے۔۔۔!!!! اسے بالکل بھی خیال نہیں تھا کسی کا۔۔۔۔ !

وہ نور کے بےہوش وجود کو اٹھائے ہوئے باہر کی طرف بھاگا تھا کہ کہیں ڈان موقع پر آ کر اسے پکڑ ہی نا لے !!!!

باہر پہنچتے ہوئے اس نے نور کو گاڑی میں ڈالا اور گاڑی تیز رفتار سے اپنی منزل کی راہ پر ڈال دی۔۔۔

لیکن وہ نہیں جانتا تھا کہ وہ ایک بہت بڑی غلطی کر چکا ہے۔۔۔۔۔!!!!

اس کے جانے کے ٹھیک پانچ منٹ بعد ہی ڈان کی گاڑی نور کے گھر کے سامنے آ رکی تھی۔۔۔! وہ گاڑی سے اترتا ہوا دروازے پر پہنچا تو دروازہ کھلا ملا۔۔۔ اسے یہ دیکھ بہت حیرانگی ہوئی تھی کہ نور نے گھر کا دروازہ کھلا چھوڑ دیا ہے وہ بالکل بھی لاپرواہ نہیں تھی لیکن پھر آج کیسے اس نے اتنی بھری لاپرواہی برت دی؟؟

وہ تیز قدم لیے ہوئے اندر کی طرف بڑھا اور لاؤنج میں پہنچا۔۔۔! لیکن وہاں پر نور نہیں تھی اس نے ایک ایک کے گھر کا ہر حصہ چھانا لیکن اسے کہیں بھی نور نہیں ملی!

"نور بچے" !!!

بالآخر اس نے نور کو آواز لگائی تھی۔۔۔۔۔ سب سے آخر میں اس کے ذہن میں یہی خیال آیا تھا کہ کہیں نور سوئی تو نہیں ہوئی!! وہ اس کے کمرے کی طرف بڑھا۔۔۔۔

کمرے کے کھلے دروازے کو دیکھ ہی اسے پتہ چل گیا کہ نور وہاں پر بھی نہیں ہے۔۔۔ اب اسے نور کی فکر ہونے لگی تھی۔۔۔۔

"نور"

ڈان نے ایک مرتبہ پھر سے اسے آواز لگائی اور وہ آہستگی سے اس کے کمرے کے اندر پہنچا۔۔۔ وہ کمرے میں جیسے ہی پہنچا تو اس کی نظر نیچے زمین پر پڑے ہوئے کارپٹ پر گئی جس پر خون لگا تھا۔۔۔ جو شائید اس وقت لگا تھا جب نور چکر کھاتی ہوئی زمین بوس ہوئی تھی!!! ڈان نے حیرانگی و غصے سے اسے دیکھا۔۔۔۔

" Oh My God !!!! "

اس کی نور کے لیے پریشانی مزید بڑھ گئی تھی۔۔۔۔ !! لیکن وہ ابھی بھی جان سکتا تھا کہ نور کہاں ہے یہاں کیا ہوا تھا؟؟؟

کیونکہ نور کے گھر میں سی سی ٹی وی کیمراز لگے ہوئے تھے۔۔۔ !!! اور ان کی ریکارڈنگ سے وہ صاف پتہ لگا سکتا تھا کہ یہاں حقیقت میں ہوا کیا تھا۔۔۔۔

گھر کے کونے کونے پر سی سی ٹی وی کیمرے لگے ہوئے تھے !!!!

ان کیمروں کی فوٹیج سے ڈان کو یہ معلوم ہوا کہ کیسے نور بیل بجنے پر باہر اس شخص نے اس سے کچھ کہا نور دروازہ کھلا چھوڑتی ہوئی اندر چلی گئی، اور اس کے بعد زوہیب پاشا گھر میں داخل ہوا، اس نے نور پر حملہ کیا اور پھر اسے بے ہوشی اپنے ساتھ لے گیا۔۔۔

یہ سب دیکھ کر ڈان کی رگیں تن گئیں تھی۔۔۔۔! وہ غصے سے لال ہو چکا تھا۔۔۔۔ وہ ہر چیز برداشت کر سکتا تھا مگر اپنی بہن پر وہ کسی کی نظر بھی برداشت نہیں کر سکتا تھا۔۔۔۔

" Your time is came Zohaib pasha, I forgive you last time but now you had crossed your limits and I can't beg you for this "

(تمھارا وقت آگیا ہے زوہیب پاشا! ! میں نے تمھیں پچھلی دفعہ معاف کیا تھا لیکن اب تم نے اپنی حدود کو پار کیا ہے اور اس کے لیے میں تمھیں معاف نہیں کروں گا) "

وہ غصے سے لال انگارہ ہوتے ہوئے چہرے پر دو سفید آنکھوں میں خون اتارتا ہوا ہر لفظ شدت سے کہہ گیا۔۔۔ اس کے فوراً بعد ڈان گاڑی لیے ہوئے اپنی منزلِ مقصود کی طرف رواں دواں ہو گیا۔۔۔

ABDUL AHAD BUTT WRITES

زوریز اس شخص کو لیے ہوئے ہسپتال پہنچ گیا تھا۔۔ اس شخص کا خون کافی بہہ گیا تھا!!!!! ان کا ایکسیڈینٹ بہت سخت ہوا تھا۔۔۔۔ !!! گاڑی فل اسپیڈ میں بریک لگانے پر بھی وہ بہت سختی سے جا سامنے کھڑی موٹر سائیکل سے ٹکرا گئی تھی۔۔۔ !!!

جس کی وجہ سے وہ شخص زمین بوس ہوا تھا۔۔۔۔ !!!! اور اس کے سر کا پچھلا حصہ زمین سے ٹکرایا تھا۔ یہی وجہ تھی کہ ان کا ایکسیڈینٹ بہت سخت ہوا تھا۔۔۔

اس شخص کے گھر سے ایک لڑکی آئی تھی جب اس کے گھر اس ایکسیڈینٹ کے بارے میں اطاع دی گئی تھی۔۔۔ شائید وہ لڑکی کوئی اور نہیں بلکہ اس شخص کی بیٹی تھی !!!

زوریز ابھی تک ہسپتال میں ہی تھا۔۔۔ !! وہ آپریشن تھیٹر کے سامنے کھڑا اس کے چکر کاٹ رہا تھا۔۔۔ ! جب کہ اس شخص کی بیٹی بھی کبھی بیٹھ کر اللہ سے دعائیں مانگ رہی تھی تو کبھی یونہی آپریشن تھیٹر سے اپنے باپ کو دیکھ رہی تھی !!!

جب ہی آپریشن تھیٹر سے ایک ڈاکٹر باہر نکلا!! اور ان کی طرف بڑھا وہ دونوں فوراً اس کی طرف متوجہ ہوئے تھے!!!!

" I am sorry he is no more !! "

ڈاکٹر کے کہے ہوئے الفاظ ان دونوں پر کسی پہاڑ کی مانند گرے تھے۔۔۔! اس شخص کی بیٹی تو جیسے کسی صدمے میں ہی آگئی تھی۔۔۔ !!!

" What ?? "

زوریز نے بہت ہی حیرانگی سے کہا۔۔۔ تو ڈاکٹر نے انھیں بتایا کہ سر کے پچھلے حصے پر چوٹ لگنے کی وجہ سے، اور ان کا خون بہت زیادہ بہہ جانے کی وجہ سے، ان کی حالت بہت زیادہ کریٹیکل ہو گئی تھی۔۔۔۔ !!!!!!!!

انھوں نے اپنی طرف سے انھیں بچانے کی بہت کوشش کی لیکن ناکام رہے اور وہ اس فانی دنیا سے رخصت ہو گئے۔۔۔۔ !!!

زوریز درانی نے سختی سے آنکھیں میچ لی تھی۔۔۔ جب کہ اس لڑکی جس کا نام علیشہ تھا۔۔۔ اس نے کچھ دیر صدمے میں رہنے کے بعد آنسوؤں سے بھری ہوئی آنکھیں لیے ہوئے زوریز درانی کی طرف مڑ کر دیکھا !!!!

" I am sorry"

علیشہ کے یوں دیکھنے پر زوریز نے اس سے آہستگی سے کہا۔۔۔۔ !

" چٹاخ "

غصے میں اس نے نا آؤ دیکھا نا تاؤ دیکھا بس اپنے ہاتھ کا نشان زوریز کے چہرے پر چھوڑ دیا۔۔۔

" شرم نہیں آتی تمھیں ؟؟ میرا باپ تمھاری وجہ سے مر گیا اور تم ہو کہ یہاں پر مجھ سے کہہ رہے ہو کہ آئم سوری ؟

کیا کروں میں تمھاری اس سوری کا ؟ ہمم بولو ؟ کیا تمھارے یوں مجھ سے معافی مانگنے سے میرا باپ اس دنیا میں واپس آجائے گا ؟ کیا اس کی روح اس کے جسم میں پھر سے لوٹ آئی گی ؟ کیا اس کا جو اتنا خون بہا ہے وہ واپس آجائے گا ؟ کیا تم نے جو کیا ہے وہ ٹھیک ہو جائے گا ؟؟ "

علیشہ نے اس کے چہرے پر اپنے ہاتھ کی چھاپ کو چھوڑتے ہوئے غصے سے اس سے سوالات کیے جن کے جوابات زوریز درانی کے پاس قطعی نہیں تھے !!! وہ کیا جواب اس کے سوالوں کے جب کہ وہ اپنے سوالات کے جواب خود ہی جانتی ہے !!!

" تم امیر لوگ نا جانے خود کو سمجھتے کیا ہو ؟ تم لوگوں کو اپنے سوا کوئی اور نظر نہیں آتا !! تم لوگ انسان ہو کر بھی انسان نہیں ہوتے !!!!

ہم جیسے غریبوں کی جان سے کھیلنا تو تم لوگوں کا مشغلہ ہے!! تم لوگوں کو کیا معلوم کہ جان کیا ہوتی ہے ؟؟ تم لوگ بس جبر کرنا جانتے ہو!!! اپنی ہی زندگی میں کھوئے رہتے ہو جو کچھ بھی کرتے ہو اپنے فائدے اپنے مفاد کے لیے کرتے ہو اور ایسے میں نا جانے کتنے ہی معصوم لوگوں کی جان چلی جاتی ہے؟؟ کتنے ہی لوگوں کے دل ٹوٹتے ہوں گے!!! لیکن نہیں تم لوگوں کو کیا فرق پڑتا ہے؟ پر خیر میرے اب یہ کہنے کا کیا فایدہ؟؟ میرا بات رو اس دنیا میں نہیں رہا نا وہ تو اس فانی دنیا سے چلا گیا !!!! "

علیشہ ہچکونے لیتے ہوئے بولنے پر آئی تو بولتی چلی گئی!! زوریز اس کے سامنے لاجواب کھڑا تھا۔۔۔

سامنے کھڑی علیشہ کی آنکھوں سے بہتے آنسو رکنے کا نام ہی نہیں لے رہے تھے!!! ایک باپ ہی تو تھا اس بیچاری کے پاس وہ بھی اس دنیا سے چلا گیا!!! ماں تو اس بیچاری کی اس کے بچپن میں ہی چلی گئی تھی اور آج اس کا باپ بھی بے موت مر گیا تھا۔۔۔ !!!

وہ زوریز کو سناتی ہوئی وہاں سے چلی گئی تھی۔۔۔

جبکہ زوریز کو اپنی غلطی کا شدت سے انتظار ہوا تھا۔۔۔!! وہ صدمے میں آ گیا تھا۔۔۔۔!! وہ پیچھے ہوتا گیا۔۔۔ ہوتا گیا اور پیچھے دیوار سے ٹکرا گیا۔۔۔

اسے قطعی اس بات کی ہوش نہیں تھی کہ وہ اس وقت ہے کہاں پر !!

" ی۔۔ہ یہ ی۔۔ہ م۔۔یں نے کیا ک۔۔رد۔۔یا؟"(یہ یہ یہ!! میں نے کیا کر دیا؟؟)

زوریز کی سمجھ سے باہر ہو رہی تھی یہ بات!!! وہ تو وہ شخص تھا جس سے کبھی کسی جانور کو نقصان نہیں پہنچا تھا!! لیکن آج اس سے ایک شخص انتقال کر گیا تھا۔۔۔ !!!

اس کے ذہن میں بار بار صرف علیشہ کے کہے ہوئے الفاظ ہی گھوم رہے تھے !!!!

وہ دیوار سے لگتا ہوا پوری طرح سے زمین پر بیٹھ گیا تھا۔۔۔ وہ خود میں ہی سمٹنے لگا تھا۔۔۔!

(کیا تمھارے یوں مجھ سے معافی مانگنے سے میرا باپ اس دنیا میں واپس آ جائے گا؟ کیا اس کی روح اس کے جسم میں پھر سے لوٹ آئی گی؟)

اس کے کہے گئے الفاظ اس کے سینے پر کسی خنجر سے کم وار نہیں کر رہے تھے!!! اس کی آنکھیں نم ہو گئی تھی !!

(ہم جیسے غریبوں کی جان سے کھیلنا تو تم لوگوں کا مشغلہ ہے!! تم لوگوں کو کیا معلوم کہ جان کیا ہوتی ہے؟؟)

علیشہ کے کہے ہوئے الفاظ اس کا سینہ چیر رہے تھے !!!!

" یااللہ مجھے معاف کر دینا "

وہ ایسے تھا کہ جیسے کوئی ڈرا ہوا شخص ہوتا ہے۔۔۔!!! بہت ڈر سا گیا تھا وہ!! سہم گیا تھا وہ!! اس نے آسمان کی طرف نظریں اٹھا کر دیکھتے ہوئے اللہ سے معافی مانگی!!

کافی دیر تک یونہی بیٹھنے کے بعد وہ جلدی سے اٹھتا ہوا باہر کی طرف بڑھا۔۔۔!!! اور جا کر گاڑی میں بیٹھ گیا!!!

ABDUL AHAD BUTT WRITES

" آگئی تم " !!!!

ہوٹل کے کمرے کا دروازہ کھولتے ہوئے اس نے مسکرا کر کہا۔۔۔۔!! جس پر سامنے کھڑی لڑکی بھی مسکرا گئی تھی!! اور وہ کمرے میں داخل ہوئی! .....

" کہاں رہ گئی تھی تم؟؟؟؟؟؟ میں تمھارا کب سے انتظار کر رہا تھا " !!!

وہ لڑکی جیسے ہی کمرے میں داخل ہوئی تو پیچھے سے اس لڑکے نے دروازہ بند کر دیا۔۔۔!!! اس لڑکے نے بڑے ہی حسرت بھرے لہجے میں کہا۔۔۔!!

" یار میں تمھیں کیا بتاؤں سادان؟؟ گھر کے کاموں میں بیزی ہو گئی تھی میں!!! اسی وجہ سے جلدی نہیں آسکی " !!!!

ہاں وہ سادان درانی تھا۔۔۔۔۔!!! جو اس ہوٹل کے کمرے میں اس لڑکی کے ساتھ تھا!! ہاں وہ میرال درانی جو دھوکا دے رہا تھا بلکہ وہ کسی کے ساتھ بھی مخلص نہیں تھا!!! نا اس لڑکی کے ساتھ جو اس ہوٹل کے کمرے میں تھی اور نا اس لڑکی کے ساتھ جس کے ساتھ اس کا رشتہ طے ہوا تھا۔۔!!! ہر کسی کے جزبات سے کھیل رہا تھا۔۔۔۔!!! سب کے جزبات کے ساتھ کھیلنا اس کا مشغلہ تھا۔۔۔۔!!

" خیر جو بھی ہو! اب ہم اس کام کی طرف آتے ہیں جس کے لیے میں نے تمھیں بلایا ہے" !!!!

سادان نے آنکھوں میں شرارت لہجے میں سفاکیت لیے ہوئے کہا تو وہ ہلکا سا مسکرائی!!!! وہ اس کے لہجے کی سفاکیت کو نہیں سمجھ پائی تھی!!! وہ اسے اس کی محبت سمجھ رہیں تھی۔۔۔۔!!! لیکن یہ اس کی محبت نہیں تھی بلکہ یہ اس کے اندر کا شیطان تھا، حوس تھی!!! لیکن وہ لڑکی زلیخہ سمجھ نہیں پائی تھی اور اس کی شدتوں کا نشانہ بن گئی تھی وہ بیچاری !!!

ABDUL AHAD BUTT WRITES

" کیا وہ دونوں یہیں ہیں؟؟ "

بلیک کلر کی دریس پینٹ اور شرٹ میں ملبوس وہ ہوٹل کے کاؤنٹر پر پہنچا تھا وہ وجدان درانی تھا۔۔۔ !!! جس نے کاؤنٹر پر بیٹھے ہوئے اس لڑکے سے سوال کیا تھا۔۔۔ !

" یس سر " !!!

اس لڑکے نے اسے بتایا کہ وہ دونوں یہی ہیں !! وہ دو کوئی اور نہیں بلکہ سادان اور زلیخہ ہی تھے جو ہوٹل کے کمرے میں بیٹھے ہوئے تھے !!! وجدان نے سادان کا پیچھا کیا تھا جس سے اسے معلوم ہوا تھا کہ سادان کسی اور کے ساتھ ریلیشن میں ہے !!! اس نے یہ سب کچھ میرال کو بتانے کے لیے کاؤنٹر پر بیٹھے ہوئے اس لڑکے کی مدد لی تھی !!

" اور وہ دونوں ساتھ ہیں "

اس لڑکے نے اپنی ادھوری بات کو پورا کرتے ہوئے کہا۔۔۔۔ !

" ٹھیک ہے تھینک یو سوچ " !!!

وجدان نے اس کا شکریہ ادا کرتے ہوئے کہا۔۔۔ اور پھر اسی وقت میرال کو فون ملایا۔۔۔

" میرال کہاں ہو؟؟؟"

جیسے ہی میرال نے فون اٹھایا تو دوسری طرف سے وجدان درانی نے اس سے سوال کیا !!

" گھر پر؟ "

اس نے آہستگی سے جواب دیا۔۔۔۔ !!!!

" بغیر سوال جواب کیے میں تمھیں ایک اڈریس بھیج رہا ہوں اس پر پہنچ جاؤ " !!!

وجدان نے ایک لمحے بھی نا لگایا اسے یہ کہتے ہوئے اور کہہ کر فون رکھ دیا۔۔۔ میرال کے چہرے پر حیرت چھا گئی تھی!!! آخر ایسی بھی کیا بات ہے؟ یا کام ہے وہ کچھ سمجھ نہیں پائی تھی !!!

جب ہی اس کے موبائل پر کسی نے کوئی ایڈریس بھیجا تھا۔۔۔ اب وجدان نے اس بلایا تو جانا تو پڑنا ہی تھا اسے وہ ڈرائیور کے ساتھ گاڑی میں بیٹھتی ہوئی اس منزل پر چلی گئی !!!!!

ڈرائیور کے ساتھ وہ اس ہوٹل کے سامنے پہنچ چکی تھی جس کا اڈریس اسے وجدان نے بھیجا تھا۔۔۔۔

" وجدان نے مجھے یہاں کیوں بلایا ہے؟؟ "

اس نے حیرت انگیز تاثرات چہرے پر لیے ہوئے سامنے کھڑی بڑی عمارت کو دیکھتے ہوئے اپنے آپ سے ہی کہا تھا۔۔۔۔ !!!

اور پھر اگلے ہی لمحے وہ گاڑی سے اتری تھی۔۔۔۔ !!جب کہ گاڑی میں بیٹھا ڈرائیور گاڑی کو لیے وہاں سے چلا گیا!اس چیز پر بالکل بھی دھیان نا کرتے ہوئے میرال اندر کی طرف بڑھی تھی!!!وہ نہیں جانتی تھی کہ اس کی زندگی میں ایک بہت بڑا موڑ آنے والا ہے اب!!جو اس کی زندگی کو بدلنے والا تھا !!!!

" کیا ہوا وجدان آپ نے مجھے یہاں پر کیوں بلایا ہے؟؟ "

وہ تیز قدموں کے ساتھ اندر پہنچی۔۔۔۔ !!تو سامنے ہی اسے وجدان درانی کھڑا اس کا انتظار کرتا ہی دیکھائی دیا۔۔۔۔ !!

میرال تیز قدم لیے ہوئے اس کے پاس پہنچی اور اس سے سوال کیا !!!

" ہاں میرال!!!میں تمھیں کچھ دیکھانا چاہتا ہوں " !!!!

وجدان نے سنجیدگی سے بھرپور لہجے میں کہا تھا۔۔۔۔ !!!تو میرال نے سوالیہ نظروں سے اسے دیکھا !!!

" کیا؟؟ "

میرال نے سوال کیا!!

" چلیں میرے ساتھ !! اور ہاں پلیز جو بھی آپ کو دیکھانے جا رہا ہوں اسے بہت ہمت ، توجہ ، اور حوصلے سے دیکھیے گا !!! کیونکہ ایسا ہو سکتا ہے کہ جب وہ آپ دیکھیں تو آپ کا دل ٹوٹ جائے " !!

وجدان نے اس پہلے ہی حالات سے کافی حد تک واقف کرواتے ہوئے کہا ۔۔۔ !!! تو میرال کو مزید تجسس ہوا یہ جاننے کے لیے کہ آخر ایسا بھی کیا ہے جو وجدان اسے دیکھانا چاہتا ہے ؟

" وجدان کیوں سسپنس بنا رہے ہیں ؟؟ جو بھی دیکھانا ہے جلدی سے دیکھا دیں " !!!!

وہ تجسس خیز لہجہ اپناتے ہوئے اس سے کہہ گئی !! وجدان نے اس سے مزید کچھ بھی نا کہا اور سیڑھیوں سے اوپری منزل کی طرف بڑھ گیا میرال اس کے ساتھ ساتھ چلنے لگی تھی !!!

میرال نے اس کی یہ باتیں سریس نہیں لی تھی اسے یہی لگ رہا تھا کہ جیسے وہ کوئی مزاق کر رہا ہے !!! لیکن اب تو سادان کی حقیقت جان کر ہی اسے یہ پتہ چلنا تھا کہ وجدان نے جو کچھ بھی کہا وہ کوئی مزاق نہیں بلکہ سچ ہی کہا ہے !!!!

ABDUL AHAD BUTT WRITES

وہ دونوں ٹھیک دوسرے فلور روم نمبر 119 کے سامنے کھڑے تھے ۔۔۔۔ ! جو بظاہر لاک تھا لیکن اس کے باہر بیل لگی ہوئی تھی !! میرال نے حیرانگی سے وجدان کی طرف دیکھا !!!

" ہم یہاں کیوں آئے ہیں ؟؟ "

میرال نے ماتھے پر بل، چہرے پر سوالیہ تاثرات، اور میزاج میں سنجیدگی لیے ہوئے وجدان سے پوچھا جس نے کمرے کے دروازے کے ساتھ لگی ہوئی بیل بجائی تھی !!!

اس سے پہلے کہ وجدان میرال کے سوالات کے جوابات دیتا کمرے کا دروازہ کھل چکا تھا۔۔۔۔ !!!

" جی آپ کون ؟؟ "

سامنے سے ایک لڑکی جو زلیخہ ہی تھی اس نے دروازے پر بیل سنی تو اس نے دروازے آ کر کھولا !!!! اور اپنے سامنے کھڑے ہوئے وجدان اور میرال سے سوال کیا !!

" کیا سادان ____ "

وجدان تو اس بات سے واقف تھا کہ سادان درانی اسی کمرے میں تھا زلیخہ کے ساتھ !!! لیکن اسے یہ بات میرال کے سامنے بھی لانی تھی تا کہ وہ سادان کے سچ کو جان سکے !! ابھی اس نے سادان کا نام ہی لیا تھا کہ میرال کے ماتھے پر بل پڑے !!

لیکن اس سے بھی زیادہ حیرانگی تو اس وقت ہوئی جب پیچھے کھڑے سادان درانی کی آواز سنائی !!!

" Who is at the door, Darling ?? "

وہ کہتے ہیں نا شیطان کا نام لیا اور شیطان حاضر!! ایسا ہی کچھ ماجرا وہاں پر بھی پیش آیا تھا!

ابھی وجدان نے سادان کے متعلق پوچھا ہی تھا جب ہی پیچھے سے آتی ہوئی سادان درانی کی آواز پر وہ سب اس کی طرف متوجہ ہوئے تھے۔۔ !!!!!

" یہ ہیں " !!!

زلیخہ جو میرال اور وجدان کے سامنے کھڑی ہوئی ان دونوں کا چہرہ اپنے سراپے سے ڈھک رہی تھی وہ ایک دم پیچھے ہوئی سادان کی نظریں پھٹی کی پھٹی رہ گئیں !!!

سامنے ہی وجدان درانی جس کی نظروں میں کوئی اس کے لیے خاص شکوہ نہیں تھا۔۔۔ لیکن اس کے ساتھ کھڑی ہوئی میرال درانی کی آنکھوں میں شکوے ہی شکوے تھے !!!

دکھ تھا، اسے یقین ہی نہیں آیا تھا کہ سامنے کھڑا شخص سادان درانی ہی ہے۔۔۔۔ !

وہ دونوں ہلکے ہلکے قدم لیے ہوئے اندر کی طرف بڑھے۔۔۔ میرال نے ماتھے پر بل لیے ہوئے ایک مرتبہ بیڈ پر پڑے ہوئے اس لڑکی کے دوپٹے کو، ایک نظر سادان درانی کی آدھی شرٹ کے کھلے بٹنوں کو دیکھا۔۔۔ چہرے پر پھر سے حیرانگی اتر آئی تھی۔۔۔۔ !

" یہ لڑکی کون ہے؟؟ "

میرال نے ایک لمحہ میں ہی اس بے یقینی کو چہرے سے ختم کرتے ہوئے، سنجیدگی اور سرد مہری میں اس سے سوال کیا تھا۔۔۔

وجدان شوخ نگاہوں سے اسے دیکھ رہا تھا جیسے کہ شائید وہ یہی چاہتا تھا کہ وہ اس کی سچائی جان کر اسے چھوڑ دے۔۔۔۔!!

" یہاں کیا کر رہے ہو تم؟؟ "

میرال نے اپنے لہجے میں مزید سنجیدگی سجائے ہوئے اس سے سوال کیا۔۔۔

" تم یہاں کیسے آئی اور وہ بھی اس شخص کے ساتھ!!! جب کہ میں نے تمھیں منع کیا تھا "_____

" شٹ اپ " !!!

وہ جانتا تھا کہ اب وہ پھنس چکا تھا۔۔۔! اگر وہ اپنے بارے میں کچھ بھی بیان کرنے کی کوشش کرتا تو میرال اس کا یقین بالکل بھی نہیں کرنے والی تھی !!

اسی وجہ سے اس نے اپنے صفائی میں کچھ بھی نہیں کہا تھا بلکہ وہ وجدان اور میرال کی ہی باتیں کرنے لگا تھا تاکہ وہ میرال کو اپنے دباؤ میں لے سکے!! اس سے پہلے کہ وہ اپنی بات کو پورا کرتا میرال نے دو لفظ کہتے ہوئے اس کا منھ بند کروا دیا تھا۔۔۔ میرال کے پیچھے کھڑا ہوا وجدان ہلکا سا مسکرایا !!!

" یہ!!! میرے سوال کا جواب نہیں ہے!! میں نے تم سے پوچھا ہے کہ یہ لڑکی کون ہے؟؟ اور تم اس کے ساتھ یہاں پر کیا کر رہے ہو؟ "

میرال نے لہجے میں شدت، غصہ لیے ہوئے اس سے سوال کیا۔۔۔ وہ بہت غصے میں تھی اس وقت! وہ اس وقت ساداں کی کوئی بھی کسی بھی قسم کی بات برداشت نہیں کرنے والی تھی !!! آج سے پہلے میرال کا یہ لہجہ، ایسا غصہ، لہجے کی یہ شدت آج تک کسی نے بھی نہیں دیکھی تھی۔۔۔!!!! وجدان بھی اب حیران ہونے لگا تھا !!

پیچھے کھڑے وجدان درانی کو مسکراتا ہوا دیکھ کر ساداں درانی سختی سے اپنی مٹھیاں بھیج گیا تھا !!

(" تم نے اچھا نہیں کیا وجدان تم جان بوجھ کر میرال کو یہاں پر لائے تاکہ وہ یہ سب دیکھ کر مجھ سے شادی سے انکار کرتے ہوئے تمھارے لیے راستہ صاف کر دے!!! بہت ہی پکے کھلاڑی ہو تم!!!! میں تمھیں اس کے لیے کبھی بھی معاف نہیں کروں گا ")

سادان درانی نے غصے سے اپنے جبڑے بھینچ لیے تھے !!

" میرال میری بات " !!

اس نے کچھ کہنا چاہا۔۔۔

" خبردار جو اپنی زبان سے میرا نام لینے کی کوشش بھی کی ہو تم نے ورنہ تمھارا منھ توڑ دوں گی میں !! میں ہی بیوقوف تھی، پاگل تھی، ناداں تھی، جو تمھاری ان میٹھی میٹھی باتوں کو اپنے لیے میں محبت سمجھ بیٹھی تھی !!!

ناجانے اس وقت میں کیوں یہ سمجھ نہیں پائی اس معصوم چہرے کے پیچھے ایک درندہ، ایک جلاد چھپا ہوا ہے !! جسے صرف اپنی ہوس پوری کرنا آتا ہے !

تم نے مجھ پر ہر قسم کی پابندی لگائی !!!! لیکن کیا وہ پابندیاں تم پر عائد نہیں ہوتی ؟؟ کیا کبھی خود نہیں سوچا کہ میرے وجدان جو وجدان بھائی نا بلانے سے تمھیں تکلیف ہوتی ہے تو کیا تمھاری اصلیت جان کر مجھے تکلیف نہیں ہو گی ؟؟

بے حیا شخص !!! مجھے تو شرم آ رہی ہے کہ تم میرے منگیتر ہو "

میرال کی آنکھوں میں آنسو نہیں آئے تھے!!!دل ٹوٹا ضرور تھا لیکن وہ بہادر تھی!!!کسی سے بھی ڈرنا نہیں سیکھا تھا اس نے، بلکہ اس نے ہر کسی کا ڈھٹ کر مقابلہ کرنا سیکھا تھا۔۔۔!!!اب اس کی باتیں سنتا ہوا وجدان درانی بھی سریس موڈ میں آگیا تھا۔۔۔

" ارے تم ہو کون یار کیوں فضول میں اتنا بولے جا رہی ہو؟؟آخر ہو کون تم؟ "

میرال کی باتیں سنتی ہوئی پاس کھڑی زلیخہ بہت چڑ گئی تھی اس نے برا سا منھ بناتے ہوئے کہا۔۔۔۔ !!!

" I am his Feouancy!!! "

کرخت لہجے میں وہ چلائی تھی۔۔۔!!وجدان دخل اندازی نہیں کر رہا تھا ان کی بات میں!!کیونکہ وہ یہ بات اچھے طریقے سے جانتا تھا سادان درانی جیسے شخص کے لیے میرال درانی ہی کافی تھی !!!!

" What ???? "

زلیخہ کے ماتھے پر بل پڑے تھے!!!!اس پر تو جیسے آسمان ہی گر گیا تھا۔۔۔یہ سن کر !!

" میرال میری بات سنو جیسا تم سمجھ رہی ہو ویسا کچھ بھی نہیں ہوا ہے!!!!اور میں تم سے محبت "____

" چٹاخ " !!!

سادان نے زلیخہ کو مکمل طور پر اگنور کرتے ہوئے میرال سے اظہارِ محبت کرنے کی کوشش کی تھی لیکن میرال اب اس کی یہ بکواس سننے کی ہمت نہیں رکھتی تھی اس نے ایک زوردار تھپڑ اس کے چہرے پر دے مارا تھا۔۔۔۔۔

اپنے چہرے پر لڑنے والی ہاتھ کی چھاپ سے سادان درانی ایک طرف لڑکھڑایا تھا!! وجدان نے پہلے تو آہستگی سے اپنی آنکھیں بند کی تھی لیکن پھر وہ ہلکا سا مسکرا گیا تھا!!!! اپنی مسکراہٹ چھپانے کے لیے اس نے اپنے لبوں پر ہاتھ رکھ لیا تھا۔۔۔

" خبردار!!! خبردار جو محبت جیسے لفظ کو تم نے اپنے منھ سے میرے لیے استعمال بھی کیا تو جان نکال دوں گی تمھاری " !!!

وہ کسی بپھری شیرنی کی طرح اس پر ڈھاری تھی۔۔۔ جب کہ سامنے کھڑا سادان درانی اپنے چہرے ہاتھ نیچے لاتا ہوا سختی سے بھینچ گیا تھا۔۔۔۔ !!

" How dare you? "

غصے سے لال پڑتے چہرے، لال انگارہ ہوتی آنکھوں کے ساتھ وہ میرال کو دیکھتے ہوئے غرایا تھا!!!

" Don't You Dare to take a step in front of Meeral"

(" میرال کے سامنے ایک قدم بھی بڑھانے کی کوشش مت کرنا")

سادان نے ابھی ایک قدم غصے سے میرال کی طرف بڑھایا تھا ہی کہ جب ہی وجدان اس کے سامنے آتا ہوا، میرال کی ڈھال بنتا ہوا سادان درانی کے قدم وہی پر روکتا ہوا سرد مہری سے بولا تھا!! سادان نے آنکھیں پھاڑ کر اسے دیکھا۔۔۔ میرال اس کے پیچھے چھپ سی گئی تھی!! زلیخہ اپنا دوپٹہ اٹھاتی ہوئی اور بیگ لیتی وہاں سے نکل گئی اسے ڈر تھا کہ کہیں سادان کے ساتھ ساتھ وہ بھی نا پھنس جائے!! اس کے جانے یا رکنے سے کسی کو بھی فرق نہیں پڑتا تھا !!

" تمھارا فیصلہ اب گھر والے ہیں کریں گے جن کے سامنے یہ رشتہ طہ ہوا تھا!!! کیونکہ مجھے اب تمھارے جیسے گھٹیا شخص کے ساتھ کوئی رشتہ نہیں رکھنا ہے " !!!!

میرال وجدان کے پیچھے سے آگے آتے ہوئے سامنے کھڑے ہوئے سادان کو قہر برساتی نگاہوں سے دیکھتے ہوئے بولی !!!

اور کمرے کے دروازے سے باہر کی طرف نکل گئی تھی !!!

" Enjoy your time!!! "

اس کے کندھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے وجدان نے آنکھ ونک کر کے اس کی طرف دیکھتے ہوئے کہا اور اپنے جیب سے کالے رنگ کا چشمہ نکالتے ہوئے آنکھوں پر ڈالتے ہوئے سادان درانی کو طیش دلاتے ہوئے کہا اور میرال کے پیچھے باہر کی طرف قدم بڑھا دیے !!!

یہ سب دیکھتے ہوئے سادان درانی نے سختی سے جبڑے بھینچ لیے تھے۔۔۔۔۔۔ !!!!!

اس کا سب کچھ دیکھتے ہی دیکھتے اس کے سامنے ہی تباہ ہو گیا تھا۔۔۔۔۔ !! صرف اور صرف اپنی نادانیوں اور غلطیوں کی وجہ سے !! وہ بھی باہر کی طرف بڑھ گیا تھا !!!

ABDUL AHAD BUTT WRITES

وہ تیز تیز قدم لیے ہوئے نیچے پارکنگ ایریا میں پہنچی تھی۔۔۔ اس کے پیچھے وجدان بھی آر کا تھا۔۔۔۔

" وجدان میں گھر جانا چاہتی ہوں " !!!!

اس نے مڑ کر پیچھے کھڑے ہوئے وجدان سے دکھ سے بھرے لہجے میں کہا تو وہ گاڑی نکالنے چلا گیا۔۔۔ اس کے سامنے گاڑی لا کر کھڑی کی تو وجدان نے نگاہیں اس کی طرف دوڑائی تو دل بھر آیا۔۔۔ !!!!

وہ ٹوٹ سی گئی تھی حالت ایسی تھی کہ جیسے ابھی رو دے گی۔۔۔۔۔ !!! محبت میں دھوکا کھانا آسان نہیں ہوتا۔۔۔ وہ چپ چاپ کھڑی تھی جب کہ میرال وہ لڑکی تھی جو کبھی خاموش نہیں رہی تھی۔۔۔۔ ہمیشہ ہنستی رہتی تھی مسکراتی رہتی تھی !!!

لیکن آج بہت خاموش سی تھی وہ !!!!

میرال دوسری طرف سے گاڑی میں بیٹھ گئی تھی۔۔۔۔

" I am sorry Meeral I didn't Want to Hurt you"

وجدان نے اس کی بکھری حالت کو دیکھتے ہوئے آہستگی سے کہا۔۔۔۔ تو وہ طنزیہ مسکرائی !!

" اس میں سوری کی کوئی بات نہیں وجدان بلکہ مجھے تو آپ کا شکر گزار ہونا چاہیئے۔۔۔۔۔ !!! آپ کی وجہ سے مجھے ساداں درانی کی حقیقت کے بارے میں پتہ چل سکا !!! یو نو واٹ مجھے نا دکھ سے زیادہ خوشی ہے !!! میں اللہ تعالٰی کی شکر گزار ہوں کہ انھوں نے یہ سچ یہ حقیقت میرے سامنے عیاں کر دی تھی۔۔۔۔۔ !

ورنہ اگر مجھے آج نا پتہ چلتا تو شائید میں کبھی بھی یہ حقیقت نہیں جان پاتی " !!!

وہ بہت حوصلے والی تھی !!! بہت ہمت والی تھی !!! اگر یہاں پر اس کے سوا کوئی اور لڑکی ہوتی تو شائید وہ یہ دکھ برداشت نا کر پاتی رو رو کر برا حال کر لیتی اپنا !!

لیکن وہ میرال درانی تھی جو اس حقیقت کو جان کر اپنی قسمت پر رشک کر رہی تھی !!!!

اس کی ہمت، اس کے حوصلے پر وجدان کو فخر تھا وہ گاڑی چلاتا ہوا گھر کے راستے پر چل پڑا تھا !!!!

ⒶⒷⒹⓊⓁ ⒶⒽⒶⒹ ⒷⓊⓉⓉ ⓌⓇⒾⓉⒺⓈ

ڈان نے اپنے گاڑی زوہیب پاشا کی پرانی فیکٹری جو پچھلے دو سال سے بند تھے اس کے سامنے روکی تھی !!! وہ ابھی ابھی کچھ کام نمپٹاتا ہوا آیا تھا اسی وجہ سے دیر ہو گئی ورنہ وہ کب کا آجاتا !!!!

وہ ساری معلومات نکلوا چکا تھا کہ زوہیب پاشا نے نور کو اغواہ کیسے اور کیوں کیا ؟؟؟ اور وہ اسے اغواہ کر کے لایا کہاں ہے ؟

وہ گاڑی سے اترتا ہوا مین گیٹ کو ٹانگ مار کر کھولتا ہوا اندر کی طرف بڑھا تھا !!! اس کے ہاتھ میں پستول تھی !!!

وہ اکیلا تھا کوئی بھی نہیں تھا اس کے ساتھ !!! غصے چہرہ سرخ ہوا پڑا تھا، آنکھیں لال انگارہ ہو چکی تھی، ان میں خون اتر آیا تھا، جنون سوار تھا اس پر زوہیب پاشا کو زندہ نا چھوڑنے کا !!!

مین گیٹ سے آگے نکلتا ہوا فیکٹری کا لان پر کرتا جب وہ داخلی دروازے پر پہنچا تو دو آدمی کھڑے دیکھائی دیے جنھوں نے گارڈ کی وردی پہن رکھی تھی !!!

" ہم آپ کو اندر نہیں جانے دے سکتے "

ان کی بات سنتے ہوئے ڈان کے چہرہ مزید سرخ ہوا، لال انگارہ آنکھوں میں مزید خون اتر آیا اس نے اپنے ہاتھ میں موجود پستول سے ان میں سے ایک کی ٹانگ پر گولی چلائی جس سے وہ شخص درد سے کراہتا ہوا زمین بوس ہو گیا۔۔۔

اور جو دوسرا گارڈ تھا ان کی چہرے پر پریشانی چھا گئی ڈان نے ابھی اس کی طرف آنکھیں موڑ کر دیکھا ہی تھا کہ وہ شخص دروازے کے سامنے سے خود بخود ہی ہٹتا ہوا وہ اپنے ساتھی کی طرف بڑھا۔۔۔ اور اسے سہارا دینے لگا جب کہ ڈان دروازہ کھولتا ہوا فیکٹری کے اندر پہنچا !!!

وہ اندر پہنچا تو ایک عجیب سا احساس اس پر طاری ہوا۔۔۔! فیکٹری مکمل طور پر خالی تھی شائید دو سال سے بند پڑی ہوئی تھی اس وجہ سے ! جگہ جگہ جالے لگے ہوئے تھے، کیرے مکوڑوں کے چلنے کی آواز اس کے کانوں میں گونج رہی تھی !

دوسرا یہ کہ فیکٹری میں صرف اندھیرا ہی اندھیرا تھا ٹھیک سے کچھ بھی دکھائی نہیں دے رہا تھا بس ایک روشن دان ہی کچھ روشنی کو اندر آنے کی اجازت دے رہا تھا !!

اور اتنی روشنی ڈان کے لیے کافی تھی۔۔۔۔!!! اسے معلوم ہو رہا تھا کہ یہاں پر کوئی بھی نہیں ہے!!

اگر کوئی ہے تو وہ اندھیرے میں ہی چھپا ہوا ہے۔۔۔۔!!

" کوئی ہے ____ "

اس نے بظاہر تو ایک ہی مرتبہ کہا تھا لیکن اس کی یہ غصیلی آواز پوری فیکٹری میں کئی مرتبہ گونجی تھی!

پہلے بہت اونچی پھر اس سے کم اس سے کم اور آخر میں وہ آواز ختم ہو گئی !!

ڈان ابھی کھڑا ہی تھا کہ اسے محسوس ہوا کہ اس کے پیچھے کوئی ہے!!! اس نے چور نگاہوں سے پیچھے دیکھا !!!

اس سے پہلے کہ وہ مڑتا یا کچھ بھی کرتا پیچھے سے گولی چلائی گئی تھی !

وجدان اور میرال گھر پہنچے تھے! وجدان نے گاڑی درانی ہاؤس کے اندر جا کر روکی تو میرال فوراً گاڑی سے اترتی ہوئی اندر کی طرف بڑھی!!! جب کہ اسی وقت وجدان کی نظر وہی کھڑی ہوئی سادان درانی کی گاڑی پر پڑی۔۔

یعنی کہ وہ ان سے پہلے ہی گھر پہنچ چکا تھا۔۔۔ وجدان حیرت انگیز انداز میں میرال کے پیچھے اندر کی طرف بڑھا۔۔۔

وجدان قطعی اس کا کوئی بھی ڈرامہ برداشت کرنے کے موڈ میں نہیں تھا۔۔۔

وہ دونوں اندر پہنچے تو انھیں لاؤنج میں بیٹھے ہوئے درانی ہاؤس کے لوگوں کی آوازیں سنائی دی وہ فوراً لاؤنج کی طرف بڑھ گئے تھے۔۔۔۔ !!!!!!

وہ دونوں وہاں پہنچے تو سارے درانی ہاؤس کے لوگ وہی پر کچھ کچھ فاصلے کی دوری پر بیٹھے ہوئے تھے !!!

میرال نے ایک قہر برساتی نگاہ سامنے بیٹھے سادان درانی جو اپنا حلیہ درست کر چکا تھا اس پر ڈالی!! وہ اس کے بابا کے ہی بالکل قریب بیٹھا ہوا تھا!!! شائید ان سے کوئی بات کرنے میں مصروف تھا۔۔۔

اسے دیکھ وجدان کے ماتھے پر بھی بل پڑے ہوئے تھے۔۔۔۔۔۔ !!

" بابا مجھے !! آپ سے کچھ ضروری بات کرنی ہے " !!

میرال نے آگے بڑھتے ہوئے ان سے بات کرنے کا کہا۔۔ زوریز درانی کے سوا وہاں پر سب لوگ موجود تھے۔۔۔ !!

اس کی آواز سنتے ہی سادان درانی کھڑا ہوتا ہوا اس کی طرف بڑھا۔۔۔۔۔ !

" پہلے تم تو سب کو یہ بتاؤ کہ تم کہاں تھی ؟؟ "

سادان نے ایک نئی گیم کھیل لی تھی ! خود بچنے کے لیے اس نے ساری درانی فیملی کا دھیان وجدان اور میرال کی طرف کروایا تھا۔۔۔۔

" بابا مجھے آپ سے بات کرنی ہے " !!!

میرال نے بلند آواز میں المیر درانی کو اپنی طرف متوجہ کرتے ہوئے کہا۔۔۔۔

اس دوران میرال نے سامنے کھڑے سادان درانی کو مکمل طور پر اگنور کیا تھا جو سادان درانی کو ایک آنکھ بھی نہیں بھایا تھا۔۔۔۔ !

" وہ تو تم سے اس وقت بات کریں گے جب تم ہمیں یہ بتاؤ گی کہ تم وجدان کے ساتھ کہاں گئی تھی؟؟ "

سادان نے کرہت لہجے میں کہا!!! تو میرال کا میٹر شارٹ ہوا۔۔ وہاں پر موجود سب لوگ سادان درانی کو غصے کی نگاہ کے علاوہ کسی بھی اور طریقے سے نہیں دیکھ رہے تھے۔۔۔ !!!

" تم جیسی لڑکیاں ہوتی ہیں جو منگیتر تو کسی اور کی ہوتی ہیں۔۔۔ لیکن افئیر کسی _____ "

" چٹاخ " !!!

سادان نے اپنی گھٹیا زبان سے گھٹیا الفاظ بکنا شروع کیے تھے ہی کہ میرال اپنا آپا کھوتی ہوئی غصے سے اس کے چہرے پر اپنے ہاتھ کی چھاپ چھوڑ گئی تھی۔۔۔

وہ سادان درانی کو ایک ہی دن میں دوسرا تھپڑ مار گئی تھی!! جس پر وجدان کے چہرے پر نیم مسکراہٹ رونما ہوئی۔۔۔

وہ چہرے پر ہاتھ رکھے ہوئے اپنے مسکراہٹ چھپانے کی کوشش کرنے لگا تھا۔۔۔ !

" میرال " !!

المیر درانی کو بیٹی کی یہ حرکت بالکل بھی پسند نہیں آئی تھی۔۔۔ البتہ انھیں سادان درانی کا رویہ، اس کا لہجہ، اس کی باتیں اور اس کا انداز بھی پسند نہیں آیا تھا۔۔۔

" Shut up!!! Just Shut up!!! "

میرال غصے سے کسی بپھری شیرنی کی طرح اس پر غرائی تھی۔۔۔ اس کا یہ روپ دیکھ درانی فیملی اتنا تو سمجھ ہی گئی تھی کہ آخر کوئی نا کوئی بات تو ضرور ہے جو میرال اس قدر غصے میں ہے!!!!!

راحیلہ درانی نے آگے بڑھتے ہوئے میرال کو سمجھانے کی کوشش کی لیکن وجدان نے ماں کا ہاتھ پکڑتے ہوئے انھیں روک دیا۔۔۔ کیونکہ وہ تو یہ بات جانتی تھی کہ میرال حق پر ہے، وہ جو بھی کر رہی ہے صحیح کر رہی ہے۔۔۔!!!

" تم ہوتے کون ہو مجھ سے یہ سوال کرنے والے؟ ایسے سوالات وہ لوگ کریں جن کا کردار پاک ہو تو ہی اچھا لگتا ہے نا کہ تمھارے جیسے کریکٹر لیس دوسروں کے کریکٹر پر انگلی اٹھائیں " !!!

میرال نے غصے سے بھرپور لہجے میں کہا تو وہ پھٹی پھٹی نگاہوں سے اسے دیکھنے لگا۔۔۔

اس نے کبھی بھی نہیں سوچا کہ میرال یہ سب جان کر ایسا ری ایکشن دے گی۔۔۔ لیکن اب وہ بت بنے خاموش تو نہیں بیٹھ سکتی ہے!

عائشہ درانی سے یہ سب برداشت نہیں ہوا تھا وہ میرال کی طرف بڑھی تھی۔۔۔۔ !

" میرال بیٹا !!! کیا ہوا ہے ؟ ایسے کیوں کر رہی ہو ؟ کیا تم دونوں کا کوئی جھگڑا ہوا ہے ؟؟ "

عائشہ درانی میرال کو اپنی طرف متوجہ کرواتے ہوئے بولی !! وہاں پر باقی سب بھی موجود تھے۔۔۔ لیکن یہ سب دیکھ وہ حیرت کی زد میں تھے !!!!!!!!!

" جھگڑا ؟؟ "

وہ طنزیہ مسکرائی۔۔۔۔

" چچی جان جھگڑا تو وہاں ہوتا ہے جب دو لوگوں کے درمیان کوئی تعلق کوئی رشتہ ہو، چاہے وہ دشمنی کا ہی ہو ! لیکن ہمارے درمیان جھگڑے جیسا کچھ بھی نہیں بچا ؟؟ ہمارے درمیان تو کوئی بھی کسی بھی قسم کا تعلق ہے ہی نہیں ہے " !!!!

میرال کی بات پر سب لوگ دنگ ہوتے ہوئے انھیں دیکھنے لگے !!!

" میرال !!! یہ کیا کہہ رہی ہو تم ؟ شائید بھول رہی ہو تم کہ تمھاری منگنی ہو چکی ہے سادان درانی سے "

المیر درانی اس کی طرف بڑھے اور غصیلے لہجے میں اپنی بیٹی میرال درانی سے کہا جو غصے میں نا جانے کیا کیا بول رہی تھی !!!

" کوئی تعلق نہیں ہے میرا اس شخص کے ساتھ !! کوئی منگیتر نہیں ہوں میں اس کی !!! اور رہی بات اس انگھوٹی کی تو اسے تو میں ابھی اتار پھینکتی ہوں "

میرال تھوڑا سا پیچھے ہوئی۔۔ اور غصے سے بھرپور لہجے میں کہتی ہوئی وہ انگھوٹی نیچے زمین پر پھینک گئی تھی۔۔۔ !!!

(مزید ناول پڑھنے کے لیے اس لنک کو سرچ کریں)

For more novel kindly Google this link

READERS CHOICE

اسلام علیکم !

ہمارے ادر گرد بہت سے کردار ہیں جن کو ایک لکھاری ہی جان سکتا ہے اگر آپ ایک لکھاری ہیں اور ان کرداروں کو بخوبی لکھ سکتے ہیں تو اٹھائے قلم اور لکھ دیجئے ایک ایسی کہانی جو دلوں کو چھو لے اور ان کرداروں کے ساتھ انصاف کرتے ہوئے اپنی صلاحیت کو بھی اجاگر کریں۔ ریڈرز چوائس

https://ezreaderschoice.com/ آپ کو ایک ایسا پلیٹ فارم مہیا کر رہا ہے کہ جہاں آپ اپنی قابلیت کا لوہا منوا سکیں۔ آج ہی ہمیں اپنی تحریر ارسال کریں جس کو ہم ایک ہفتے کے اندر اپنی ویب سائیٹ اور دیگر سوشل میڈیا گروپ میں شامل کریں گے۔

مزید تفصیلات کے لئے ہم سے رابطہ کریں۔

واٹس ایپ نمبر کے لیے ابھی میل کیجئے

Facebook ID: https://www.facebook.com/mubarra1

Email address: mobimalik83@gmail.com

READERS CHOICE

Facebook groups : Readers Choice,

اس پر وجدان درانی کے دل کو اصل سکون پہنچا تھا۔۔۔! جب کہ میرال کے سامنے کھڑے ہوئے ساداان درانی کے تن بدن میں آگ لگ گئی تھی۔۔۔۔ !!!

اس نے آنکھوں میں خون اتر آیا تھا۔۔۔

اس کی بات پر مکمل طور پر لاؤنج میں خاموشی چھاگئی تھی۔۔۔ میرال نے جیسے ہی انگھوٹی نیچے پھینکی تو وہ ایک باریک سی آواز ان سب کے کانوں کو چھو کر غائب ہو گئی۔۔۔ انگھوٹی وہی کہیں گر گئی تھی !!!

" میرال ! کیا ہے یہ سب ؟ یہ کوئی مزاق نہیں چل رہا "

المیر درانی نے غصے سے بھرے ہوئے، سنجیدگی سے بھرپور، سرد مہری سے بھرے لہجے میں کہا۔۔۔

" بابا وہ شخص جو ہوٹل کے کمرے میں کسی اور لڑکی کے ساتھ ہو !!! اس کے ساتھ رشتہ بنایا نہیں جاتا بلکہ رشتہ توڑ دیا جاتا ہے " !!!

میرال کی آواز ان سب کو دنگ کر گئی تھی ! سوائے میرال، وجدان کے سب کے چہروں پر حیرت انگیز تاثرات چھا گئے تھے !!!

" کیا؟؟ "

التمش درانی کی آواز گونجی تھی اس جگہ !!

" جی بالکل آپ سب کے اس لاڈلے، ہونہار بیٹے کو میں کچھ دیر پہلے رنگے ہاتھوں کسی اور لڑکی کے ساتھ ہوٹل کے کمرے میں پکڑ کر آرہی ہوں "

میرال نے ان سب کو حقیقت سے آشنا کروایا تھا۔۔۔ اپنا سچ سب کے سامنے آجانے پر ساداں کو بہت ہی زیادہ غصہ آیا تھا۔۔۔۔! اس نے قہر برساتی نگاہوں سے ان دونوں کو دیکھا !!!

" میرال بالکل ٹھیک کہہ رہی ہے!!! میں بھی وہی تھا۔۔۔ ساداں وہی تھا اس لڑکی کے ساتھ "

وجدان کی کہی گئی بات پر سب کو میرال کی بات پر بھی یقین کرنا پڑا۔۔۔!! اندر سے تو وہ خوش تھا لیکن باہر سے اسے سب کو سنجیدگی ہی دیکھائی پڑی تھی !!!!

" کیا یہ سب سچ ہے ساداں؟؟؟ "

یہ سن کر باقی کسی میں تو اتنی بھی ہمت نہیں رہی تھی کہ وہ ساداں سے سوال کر پاتے یا اسے کچھ بھی کہتے !!

لیکن اس کی والدہ عائشہ نے آگے بڑھتے ہوئے حیرت انگیز لہجے میں اس سے سوال کیا تھا۔۔۔ !

" امی وہ " !!!

وہ کچھ کہنے کے قابل نہیں بچا تھا۔۔ اب وہ سب کے سامنے ایکسپوز ہو چکا تھا۔۔۔ اس کی حقیقت درانی ہاؤس کا ہر فرد جانتا تھا۔۔۔

کسی سے بھی نظریں ملانے کے قابل نہیں بچا تھا۔۔۔ اس کی یہ خاموشی ہی اس کا جواب سب پر عیاں کر گئی تھی !!

" تم ہی آئے تھے نا میرے اور تمھارے ابو کے پاس یہ کہتے ہوئے کہ تم میرال کو پسند کرتے ہو؟ تم شادی کرنا چاہتے ہو اس کے ساتھ ؟ تو پھر کیا ہے یہ سب ؟ "

عائشہ درانی نے اس کے لیے آنکھوں میں بے یقینی لیے ہوئے کہا تو وہ نظریں جھکا گیا۔۔۔۔ لیکن دل میں آگ کے شعلے جنم لے رہے تھے !

" شرم آنی چاہئیے تمھیں سادان " !!!!

سادان کے ابو کمال درانی نے آگے بڑھتے ہوئے کہا۔۔۔ انھیں بہت شرمندگی محسوس ہو رہی تھی۔۔۔۔ !!!!

"   بابا!!! آپ نے فیصلہ لیا تھا نا یہ میرے لیے! یہ اچھے طریقے سے جانتے ہوئے کہ یہ لڑکا کس قدر ایاش طبعیت کا مالک ہے پھر بھی آپ نے مجھ سے ایک مرتبہ پوچھا تک نہیں کہ مجھے اس شخص سے شادی کرنی بھی ہے کہ نہیں؟

تو میں آپ کو بتاتی کہ مجھے اس شخص سے شادی نہیں کرنی ہے۔۔۔۔۔۔!!!! لیکن پھر بھی میں نے اپنے دل و دماغ کے خلاف کا کر یہ فیصلہ لیا تھا

لیکن یہ کہتے ہیں نا دیر آئے درست آئے اب تو آپ کو اس کی حقیقت معلوم ہو گئی ہے نا "

اس کی بات سنتے ہوئے المیر درانی نظریں جھکا گئے تھے کیا کہتے وہ اپنی بیٹی کو اس کے جواب میں !!

"   مجھے بھی تم سے کوئی رشتہ نہیں رکھنا۔۔۔۔!!!!!!!! یہ جھوٹ بول رہی ہے"

سادان نے ایک آخری حربہ استعمال کیا خود کو بچانے کے لیے !!!

"   جھوٹ میں بول رہی ہوں کہ جھوٹ تم بول رہے ہو مسٹر سادان درانی!!!! تم جیسا گھٹیا ننچ، بے حیا، بے غیرت شخص میں نے اپنی پوری زندگی میں نہیں دیکھا " !!

میرال غصے سے اس کا منھ بند کرواتی ہوئی اس کو مختلف القاب سے نوازتے ہوئے بولی تو سادان سختی سے مٹھیاں بھینچ گیا اب اس سے مزید برداشت نہیں ہوئی تھی اپنی یہ بے عزتی !

" میرال " !

اس نے غصے سے اپنا ہاتھ ہوا میں لہرایا۔۔۔ لیکن اس کا ہاتھ کسی نے ہوا میں ہی روک دیا تھا۔۔۔

وہ میرال درانی تھی اس نے سادان کا ہاتھ ایک طرف جھٹکا ہوا اسی طرف سے الٹے ہاتھ کا تھپڑ اس کے منھ پر دے مارا!!!

" چٹاخ " !!

" ہاتھ اٹھانا مجھے بھی آتا ہے "

وہ دن کے تین تھپڑ مار چکی تھی اسے!! لیکن سادان کی یہ حرکت دیکھ وجدان اور المیر درانی طیش میں آ گئے تھے۔۔۔ اس سے پہلے کہ وجدان آگے بڑھتا المیر درانی نے سادان کو اپنے طرف کھینچتے ہوئے پیچھے کی طرف دھکا دیا۔۔۔۔

جس سے سادان بیلنس برقرار نا رکھتے ہوئے ایک طرف لڑکھڑایا۔۔۔۔

" How Dare You ??? "

المیر درانی نے اس کے سینے پر سختی سے ہاتھ مارتے ہوئے اسے بار بار پیچھے کی طرف دھکیلا!!

" سادان!!! تم نے جو بھی کیا بالکل بھی اچھا نہیں کیا ہے! اب تمھاری بہتری اسی میں ہے کہ تم یہ گھر چھوڑ کر ہمیشہ ہمیشہ کے لیے چلے جاؤ " !!!!

اس کے والد کمال درانی آگے کی طرف بڑھتے ہوئے بولے تو اس نے بے یقینی سے انھیں دیکھنے لگا اور پھر ایک مرتبہ اپنی ماں کو دیکھا جو غصے سے رخ موڑ گئی تھی !!!

وہ بھی ماتھے پر تیوری چڑھاتا ایک قہر برساتی نگاہ وجدان، میرال درانی پر ڈالتا ہوا وہاں سے نکل گیا۔۔۔ کیونکہ ابھی اسے اپنا وہاں سے چلے جانا ہی بہتر لگا تھا۔۔۔ ابھی وہ سب لوگ بہت ہی زیادہ غصے میں تھے!

اس نے جاتے ہی المیر درانی اپنی بیٹی کی طرف چہرے پر شرمندگی سجائے ہوئے بڑھے !!

" مجھے معاف کر دینا میرال میری وجہ سے یہ سب کچھ ہوا!!! میری وجہ سے تمھیں یہ دھوکے کی تکلیف سہنی پڑی! مجھے تم سے پہلے ہی بات کرنی چاہیئے تھی۔۔۔ اس وقت نہیں پوچھنا چاہیئے تھا جس وقت تم سے یہ سب کچھ میں نے پوچھا کیونکہ اس وقت تو تمھارے پاس ہاں کے سوا کوئی اور جواب نہیں تھا۔۔۔ " !!

ان کی بات سنتے ہوئے میرال سر نفی میں ہلا گئی۔۔۔

"کوئی بات نہیں بابا!! جو بھی ہوتا ہے اچھے کے لیے ہی ہوتا ہے"

وہ مسکرا کر کہتی ان کا سر فخر سے بلند کر گئی!

"کیا ہوا؟؟"

پیچھے کھڑے زوریز درانی نے سوال کیا وہ ابھی بھی ہی گھر آیا تھا۔۔۔ پہلے ہی وہ اتنی ٹینشن میں تھا اور اب جب گھر واپس آیا تو یہاں پر الگ ہی محاظ کھلا ہوا تھا۔۔۔

وجدان اسے ایک طرف لے جاتا ہوا ساری بات سمجھانے لگا۔۔۔ کمال درانی اور ان کی بیوی عائشہ درانی المیر درانی اور میرال سے بہت شرمندہ تھے! جب کہ باقی سب لوگ ابھی صدمے میں تھے!!!! یہ کوئی اتنی عام بات نہیں تھی ان سب کے لیے بہت بڑا جھٹکا تھا یہ!!

ABDUL AHAD BUTT WRITES

ڈان ابھی کھڑا ہی تھا کہ اسے محسوس ہوا کہ اس کے پیچھے کوئی ہے!!! اس نے چور نگاہوں سے پیچھے دیکھا!!! رات کا پہر تھا وہ اسے دیکھ نہیں پایا تھا۔۔۔!

اس سے پہلے کہ وہ مڑتا یا کچھ بھی کرتا پیچھے سے گولی چلائی گئی تھی!

اس سے پہلے کہ وہ گولی ڈان کے قریب پہنچتی یا اسے کسی بھی قسم کا نقصان پہنچاتی!! ڈان نیچے جھک گیا جس سے پیچھے کھڑے شخص کا نشانہ چوک گیا۔۔۔

" افف !! بہت تیز ہو تم ڈان !! بڑی جلدی تمھیں پتہ چل گیا "

اندھیرے سے باہر آتے ہوئے زوہیب پاشا نے اس سے کہا تو ڈان ہلکا سا مسکرایا۔۔۔

" تم جیسے جو پیٹھ پر وار کرتے ہیں ان کے ہاتھوں تو کبھی بھی نہیں مروں گا میں "

ڈان نے مسکرا کر، فخریہ لہجہ اپناتے ہوئے کہہ کر سامنے کھڑے زوہیب پاشا کو تپا دیا۔۔۔۔

" اب سیدھے سیدھے بولو کہ میری بہن کہاں ہے ؟؟ "

ڈان کا لہجہ سخت پڑا تھا۔۔۔۔ لہجے میں غصیلہ پن صاف جھلکنے لگا۔۔۔۔۔

لیکن زوہیب پاشا کو ڈر نہیں لگا تھا کیونکہ اس کی سب سے قیمتی چیز اس کے قبضے میں تھی !

" واہ بھئی بڑی جلدی پتہ لگ گیا تمھیں کہ میں نے ہی تمھاری اس سو کالڈ بہن نور کو اغواہ کیا ہے " !!

وہ طنزیہ مسکراتے ہوئے کہتا ڈان کو طیش دلا گیا تھا۔۔۔۔

" بکواس بند کرو یہ اپنی !! یہاں تمھارے ساتھ گپے ہانکنے نہیں آیا ہوں میں !! سیدھے سیدھے مجھے بتاؤ کہ میری بہن کہاں ہے ؟؟؟؟؟؟ "

وہ غصے سے لال انگارہ ہوتی نگاہوں سے اسے دیکھتے ہوئے بولا۔۔۔۔

" O Relax Don!!! It is not time to have a angry mood !!!! "

زوہیب پاشا نے آہستگی سے زچ کرنے والے لہجے میں کہا تو ڈان کو مزید غصہ آیا۔۔۔ لیکن فلحال ابھی اسے غصے نہیں بلکہ عقل سے کام لینا تھا۔۔۔۔۔!!

" یہ دشمنی تم نے شروع کی تھی میرے گھر آ کر مجھے اور میرے باپ کو دھمکا کر! میں تو صرف اور صرف اس دشمنی کے ایک پہلو کا ایک اہم کردار نبھا رہا ہوں !! اب جو کیا ہے اسے بھگتو بھی تو "

زوہیب پاشا کے لفظوں میں سفاکیت صاف جھلک رہی تھی۔۔۔۔۔!!!

" او جسٹ شٹ اپ!! یو باسٹرڈ!! یہ دشمنی میں نے شروع کی تھی یا تم شائید بھول رہے ہو کہ اپنی اکڑ، انا اور غرور کے چکر میں تم نے پہلے میرے ایک خاص آدمی کی جان لینے کی کوشش کی ورنہ ڈان کبھی بھی کسی ایسے شخص سے دشمنی مول نہیں لیتا جسے وہ جانتا نا ہو ! میں نے اس وقت بھی تمھیں کچھ نہیں کہا کیونکہ تم اپنے باپ کی ایک ہی اولاد ہو اتنا رحم کرنے والا تو میں ہوں اس کے بعد جب تمھیں اس بات کا یقین ہوا کہ تمھاری کسی بھی حرکت پر ڈان تمھیں کچھ بھی

نہیں کہے گا تو تم نے اس آدمی سے کہا کہ وہ نور کے ساتھ بدتمیزی کرے میں نے اس کی جان لے لی!

لیکن پھر اس وقت بھی تمھیں صرف سمجھایا۔۔۔

میرا ایک اصول ہے زوہیب پاشا کہ میں ہر کسی کو دو مواقع ضرور دیتا ہوں!!! لیکن جب تیسری مرتبہ کوئی مجھ سے پنگا لیتا ہے تو اس کی جان بھی اس کے جسم نکالنا جانتا ہوں میں !

اور اسی اصول کے مطابق تمھیں میں نے دو دفعہ چھوڑ دیا لیکن تم باز نہیں آئے۔۔۔!!! اب تیسری مرتبہ بھی زندہ بچو گے یہ تمھاری بھول ہے زوہیب پاشا "

لال انگارہ آنکھوں میں خون اترا تھا۔۔۔ وہ اس کی طرف بڑھتا ہوا اس کے چہرے پر پنچ مارتا ہوا اسے زمین بوس کر گیا۔۔۔

اسے زمین سے اٹھاتا ہوا اسے گھٹنوں کے بل بیٹھائے ڈان اس کی گردن اپنے بازو کے شکنجے میں لے گیا !

" مجھے مار دو گے تو اپنی بہن تک کبھی بھی نہیں پہنچ پاؤ گے " !!!!

وہ ڈھیٹوں کی طرح اپنے لب کے کنارے سے بہتا ہوا خون صاف کرتے ہوئے ڈان کو دھمکانے لگا۔۔۔۔

" نور کو میں دنیا کے کسی بھی کونے سے ڈھونڈ نکالوں گا لیکن تمھیں تو میں آج جان سے مار کر ہی دم لوں گا "

ڈان غصے سے اس پر پر امید لہجے میں غرایا۔۔۔

" ٹھیک ہے مار دو مجھے ! پھر ہم تینوں ساتھ ہی مریں گے کیونکہ مجھے مارنے تک یہاں پر لگا ہوا بوم پھٹ جائے گا !! پھر میں، تم اور تمھاری بہن تینوں اکٹھے مریں گے " !!!

اس کی بات پر ڈان نے حیرانگی سے اسے دیکھا !!

" کیا بکواس کر رہے ہو تم ؟ "

ڈان نے اس کی گردن کو مزید دبایا زوہیب اپنی گردن پر سے اس شخص کی گرفت ختم کرنے کے لیے بے تاب تھا۔۔۔

" میں سچ کہہ رہا ہوں " !!!!

اس کے کہتے ہی ڈان نے اس کی گردن ایک جھٹکے سے چھوڑی تو منہ کے بل زمین بوس ہوا "

" کافی ڈرپوک ہو تم ڈان "

زوہیب نے اس کی کھلی اڑاتے ہوئے کہا تو وہ بھی طنزیہ مسکرایا۔۔۔

" ہمم!!اور تم کیا ہو؟؟ جھوٹے " !!

وہ قہقہ لگا گیا۔۔۔

" بیوقوف شخص!!!تم اب تک یہ نہیں سمجھ پائے کہ جو مزہ سامنے کھڑے شخص کو گولی مارنے کا ہے وہ مزہ پیچھے سے گلا دبانے میں نہیں

مجھے معلوم تھا کہ تم جھوٹ بول رہے ہو!!!تم کیوں اپنی جان خطرے میں ڈالو گے؟؟ "

اس کے جھوٹ کو فوراً پہنچان گیا تھا جس پر زوہیب کے چہرے کی مسکراہٹ ہوا ہو گئی جب ڈان نے اس پر بندوق تان لی !

" بولو زوہیب پاشا میری بہن کہاں ہے؟؟ "

ڈان نے غصے سے اس پر بندوق تانے ہوئے کہا۔۔۔

" بندوق نیچے کرو " !!

زوہیب نے ڈرتے ہوئے کہا۔۔۔

" تم مجھے بتادو کہ نور کہاں ہے؟ بندوق خود بخود نیچے ہو جائے گی "

وہ اسے سمجھاتا ہوا بولا۔۔۔

" تمھاری بہن کے بارے میں تمھیں کبھی نہیں " ______

اس کے جملے کو بھانپتا ہوا ڈان طیش میں آتا اس کے پیچھے پڑے بھانس کو اپنا نشانہ بناتا ہوا اس پر گولی چلا گیا۔۔۔

اس ایک دم ہونے والی افتاد پر زوہیب ڈر گیا لیکن پیچھے ہو نا سکا۔۔۔ !!!!!

اس نے فوراً آنکھیں بند کر لی! لیکن اسے گولی کہیں بھی نہیں لگی تھی۔۔۔ "پچھے پڑا بھانس ٹکروں کی شکل میں زمین پر گرا۔۔۔"

" یہ ابھی صرف ایک ٹریلر تھا۔۔ یاد رکھنا میرا نشانہ بہت اچھا ہے اگلا نشانہ تمھاری کھوپڑی ہو گی "

ڈان کے کہے گئے جملوں پر اس نے اپنی آنکھیں کھولیں! وہ کافی حد تک ڈر چکا تھا۔۔۔۔ !!!

" میں تمھیں سچ نہیں بتاؤ گا "

وہ ڈر کے عالم میں بھی اسے حقیقت بتانے کے لیے تیار نہیں تھا۔۔۔ جب ہی ڈان کی اگلی گولی اس کا بازو چیر گئی تھی وہ درد سے کراہتا ہوا زمین بوس ہوا۔۔۔

" فضول میں وقت مت برباد کرو میر انور کو میں خود ہی ڈھونڈ لوں گا "

وہاں پر موجود ایک دروازے پر ڈان کی نظر پڑی۔۔۔ وہ اسے غصے سے کہتا ہوا وہاں سے نور کو ڈھونڈنے کے لیے نکل گیا تھا۔۔۔! جبکہ زوہیب پاشا وہی درد سہہ رہا تھا اور درد سے کراہ رہا تھا اس میں اٹھنے تک کی بھی ہمت باقی نہیں بچی تھی۔۔۔۔!!! ابھی تو صرف بازو کو گولی لگی تھی موت تو باقی تھی اس کی !! کیونکہ اس کی حرکت کے لیے ڈان اسے قطعی معاف نہیں کرنے والا تھا۔۔۔۔! اس کی موت تو ڈان کے ہاتھوں پکی تھی۔۔۔ اس کی اکڑ اس کا غرور سب مٹی میں مل گیا تھا۔۔۔۔!!

ABDUL AHAD BUTT WRITES

وہ کالے رنگ کے کرتے پاجامے میں ملبوس جمعے کی نماز ادا کرتے ہوئے سٹی ہوسپٹل کے سامنے کھڑا تھا۔۔۔

اس کے پیچھے ہی ایک چمکتی سفید رنگ کی گاڑی کھڑی ہوئی تھی۔۔۔۔۔ !!!!

وہ اپنی آنکھوں سے کالے رنگ کا چشمہ اتارتے ہوئے اندر کی طرف بڑھا۔۔۔ !!

اور سیدھا ایک کمرے کی طرف قدم بڑھانے لگا۔۔۔ دوسرے فلور پر ایک کمرے کے سامنے جا کر اس نے اپنے قدم روکے تھے !!!!

وہ کمرے میں داخل ہوا تھا۔۔۔۔!!! وہ دروازہ لاک کرتا ہوا کچھ قدم کے فاصلے پر آگے آیا۔۔۔

تو سامنے ہی ایک وجود مختلف تاروں اور مشینوں سے گرا پڑا تھا۔۔۔! دایان وہی پر ساتھ ہی پڑے صوفے پر بیٹھ گیا تھا۔۔۔ !

اور اس عورت کے ہاتھوں کو چومتا ہوا آنکھوں میں آنسو بھرے انھیں دیکھنے لگا۔۔۔ !

" ماں!!! کب تک؟ پلیز آنکھیں کھولیں ماں! کتنے سال گزر گئے ماں آپ کو یوں!!! یوں کب تک کومہ میں رہیں گی! پلیز ماں آپ کا بیٹا آپ کی آواز سننے کے لیے ترس رہا ہے

ماں۔۔۔ !!!!

میں آپ سے وعدہ کرتا ہوں ماں کہ جس کی وجہ سے آپ کی یہ حالت ہوئی ہے اسے میں چھوڑو گا نہیں !! بدلہ ضرور لوں گا اس سے "

وہ اپنے گال ان کے ہاتھوں سے لگائے ہوا بولا۔۔۔ دایان آنکھوں میں اتنے سال کے بعد بھی امید کی کرن تھی کہ اس کی ماں آنکھیں ضرور کھولے گی!!!

ڈان اس دروازے کو کھولتا ہوا ایک نئی جگہ پر پہنچ گیا تھا۔۔۔ یہ بہت خراب جگہ تھی۔۔۔ جگہ جگہ کیڑے مکوڑے، مکڑیوں کے جالے لگے ہوئے تھے، چوہے تک گھوم رہے تھے!!

نور کے لیے فکر ڈان کے دل میں مزید بڑھتی جارہی تھی۔۔۔۔!!! وہ تیز قدم لیے ہوئے اندر کی طرف بڑھ رہا تھا جب ہی اسے ایک دروازہ دیکھائی دیا۔۔۔۔! جو بہت ہی زیادہ خوفناک قسم کا تھا۔۔۔ ڈان نے جا کر تحقیقی طور پر وہ دروازہ کھولا تو دیکھا کہ آگے ایک الگ ہی دنیا ہے۔۔۔۔ یہ شائید فیکٹری کا تے خانہ تھا۔۔۔۔ اور وہ کافی بڑا بھی تھا۔۔۔

وہ انڈر گراؤنڈ بنا ہوا تھا وہاں تک جانے کے لیے ڈان کو پہلے سیڑھیاں عبور کرنی تھی۔۔۔۔ !

سیڑھیاں سے تیزی سے نیچے اترتے ہوئے وہ جیسے ہی نیچے پہنچا تو سامنے پڑے وجود کو دیکھ کر اس کے رونگھٹے کھڑے ہو گئے تھے۔۔۔۔۔

نور بے ہوش پڑی ہوئی تھی سامنے، ماتھے سے خون نکل رہا تھا۔۔۔ بہت ہی بے دردی سے اسے مارنے کی کوشش کی گئی تھی۔۔۔ !!!

ڈان بنا تاخیر کیے ہوئے اس کی طرف بڑھا۔۔۔۔ اور اسے اٹھانے کی، اسے ہوش میں لانے کی کوشش کرنے لگا۔۔۔۔

" نور! ! نور بیٹا دیکھو بھائی! ! بچے آنکھیں کھولو " !!!

ڈان نے آہستگی سے اس کے گال کو تھپتھانا شروع کیا۔۔۔۔ اور نرم لہجے میں کہا۔۔۔

اس کے لہجے کے کسی بھی انگل سے یہ واضع نہیں ہوتا ہے کہ وہ ایک بہت بڑا ڈان ہے جس سے ایک حد تک دنیا ڈرتی ہے!!! وہ اس وقت بہت ڈرا ہوا تھا۔۔۔

" نور "

لہجے میں تھوڑی سی سنجیدگی اور آواز میں بھاری پن پیدا ہوا تھا۔۔ لیکن نور نے آنکھیں نہیں کھولیں تھیں!!!

وقت کو ضائع نا ہونے دینے کے لیے وہ اس اٹھاتا ہوا فوراً اس راستے پر الٹا بھاگنے لگا جس راستے سے وہ آیا تھا۔۔۔!

تیز تیز قدم لیے ہوئے وہ فیکٹری کے اس پار آچکا تھا۔۔۔! دروازے کے قریب وہ کچھ وقت کے لیے رکا۔۔ وہی پرزوہیب پاشا درد سے تڑپ رہا تھا۔۔۔ ڈان نے سرسری سی نظر اس کر ڈالی اور پھر آگے کی طرف بڑھ گیا۔۔۔

اس کی پرواہ کب تھی اسے جو وہ وہاں رکتا؟ فلحال ڈان کے دل میں صرف اپنی بہن نور کے لیے پریشانی تھی۔۔۔۔!!!

وہ باہر فوراً گاڑی کے پاس پہنچا اور گاڑی کی پچھلی سائیڈ جادروازا کھولتے ہوئے وہ نور کو گاڑی کی پچھلی سائیڈ پر لٹا گیا۔۔۔ !!!

" ن۔۔ہیں تم اسے نہیں کے جا سکتے ڈان رک جاؤ "

پیچھے سے درد کی شدت سے بولتے ہوئے زوہیب پاشا کی آواز اس کے کانوں میں پڑی تو ڈان ماتھے کر تیوری چڑھائے اس کی طرف مڑا۔۔۔اس کے ارادے کچھ ٹھیک نہیں تھے !!!

" تم ابھی تک زندہ ہو؟ مجھے تو لگتا تھا کہ اب تک درد سہہ سہہ کر مر چکے ہو گے لیکن بھئی بہت ہی ڈھیٹ نسل کے ہو تم! پر کوئی بات نہیں ڈان کو ڈھیٹ نسل بھی بہت پسند ہے "

زوہیب پاشا بالکل اس کے سامنے کھڑا تھا۔۔۔ڈان نے چہرے پر جھوٹے حیرانگی کے تاثرات لیے ہوئے کہا اور اس پر بندوق تان لی جسے دیکھتے ہوئے زوہیب پاشا کے رونگھٹے کھڑے ہو گئے !!

" ویسے ایک بات تو میں نے تمھیں نہیں بتائی زوہیب پاشا۔۔۔۔!!! تم نے تو مجھ سے بوم والا جھوٹ بولا تھا۔۔ لیکن ہاں میں جھوٹ نہیں بولتا ہوں میں نے حقیقت میں اس فیکٹری میں ایک بوم لگا دیا ہے جو ٹھیک پانچ منٹ کے بعد پھٹ جائے گا۔۔۔۔ "

ڈان نے فخریہ لہجے میں کہا تو وہ حیران رہ گیا۔۔۔ نور کو واپس لاتے ہوئے ڈان نے اس دروازے کے اندرونی حصے میں ایک جگہ بوم لگا دیا تھا۔۔۔ جب وہ رہا تھا تو اس نے بوم ہی لگایا تھا۔۔! !

" ک۔۔یا؟____آہھہ "

زوہیب پاشا نے کچھ کہنے کی کوشش کی تھی پر ہائے رے اس کی قسمت ڈان نے اسے کچھ بھی بولنے کی اجازت دی ہی نہیں تھی۔۔۔! ! ! ! وہ اپنی بندوق کی گولی اس کے سینے میں گاڑھ گیا تھا۔۔ جس پر وہ تڑپ اٹھا۔۔۔

بنا تاخیر کیے ڈان نے دوسری گولی بھی اس کے سینے میں ہی پیوست کر دی تھی۔۔۔! جس پر وہ مزید درد سے کراہنے لگا۔۔۔ اور ایک دم زمین بوس ہو گیا۔۔۔

وہ تڑپ رہا تھا جس سے ڈان کو سکون مل رہا تھا! اس کی یہ حرکت ناقابل معافی تھی۔۔۔ اور اب اس کی سزا تھی کہ جب بوم پھٹے گا وہ اس میں جل کر راکھ ہو جائے گا ! !

" خدا حافظ زوہیب پاشا مجھے امید ہے کہ ہم کبھی بھی نہیں ملیں گے "

ڈان مسکرا کر کہتا ہوا ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھتا چہرے پر نیم مسکراہٹ لیے ہوئے گاڑی کو ہاسپٹل کے راستے پر چڑھا گیا۔۔۔

جب کہ اس کے کہے ہوئے ٹھیک پانچ منٹ کے بعد وہ بوم پھٹ گیا۔۔۔۔۔!! بہت بڑا دھماکہ ہوا وہاں پر!!! اور آگ پوری فیکٹری کو اپنی لپیٹ میں لے گئی تھی۔۔۔۔

ڈان نے گاڑی کے سائیڈ مرر (شیشے) سے ہی یہ سارا منظر دیکھا وہ بہت خوش ہوا تھا۔۔۔۔ فیکٹری جل کر راکھ ہو گئی تھی !!!

" ڈان سے الجھنے والوں کا انجام یہی ہوتا ہے "

یہی حقیقت تھی اس کی زندگی کی کہ جو شخص بھی ڈان سے پنگا لینے کی کوشش کرتا تھا وہ مٹی میں مل جاتا ہے! اور یہی حال زوہیب پاشا کا بھی ہوا تھا۔۔۔۔ !!!

ڈان گاڑی کو ہسپتال کی راہ پر تیزی سے چلانے لگا تھا۔۔۔

ABDUL AHAD BUTT WRITES

رات کے گہرے سائے دن کے اجالے کو اپنی لپیٹ میں لیتے ہوئے مکمل طور پر اس پر چھا گئے !!!

دن سے رات ہونے کو آئی تھی مگر مجال ہے کہ میرال نے کھانے کا ایک نوالہ بھی لیا ہو!!! اسے سادان درانی کا دیا ہوا دھوکا نہیں بھول رہا تھا۔۔۔۔۔

چاہے وہ جتنی ہی بہادر، اسٹرونگ کیوں نا بن لے لیکن تھی وہ اس کی منگیتر نا۔۔۔۔ وہ شائید اب اسے اپنا ہونے والا شوہر سمجھ کر اسے اپنے دل میں جگہ دینے لگی تھی۔۔۔۔

لیکن پھر یہ سب اچانک اس کا دھوکا سامنے آجانا۔۔۔!!! پھر وہ سب!!! میرال کو بہت دکھ ہو رہا تھا۔۔۔!

وہ خاموشی سے گارڈن میں بیٹھی ہوئی تھی۔۔۔۔۔! ہوائیں چل رہی تھی۔۔۔۔ چاند کی ہلکی ہلکی کرنیں اس کے چہرے پر پڑ رہی تھی۔۔۔!!

وہ رات کی تاریکی میں اپنے دکھ کو کم کرنے کی کوشش کر رہی تھی۔۔۔۔!!!

جب ہی ماہ پارا درانی اس کے پاس آکر اس کے سامنے بیٹھی تھی۔۔۔!!!

" میرال کب تک یونہی رہو گی؟ عشق کے دیے ہوئے زخم بہت گہرے ہوتے ہیں میں جانتی ہوں لیکن تم یوں خود کو روگ تو مت لگاؤ "

ماہ پارا درانی کچھ دیر تک خاموشی سے اس کے سامنے بیٹھی رہی لیکن پھر وہ اس خاموشی کو توڑتے ہوئے بولی!!

" عشق نہیں تھا وہ میرا!! اور نا ہی اس سے محبت تھی مجھے۔۔۔۔۔!! میں تو بس ابھی اسے اپنے دل میں جگہ دینے کی کوشش کر رہی تھی آپی۔۔۔

اس کے ساتھ ایڈ جسٹ ہونے کی کوشش کر رہی تھی۔۔۔۔! دکھ مجھے اس بات کا نہیں ہے آپی کہ اس نے مجھے دھوکا دیا ہے بلکہ دکھ تو مجھے اس بات کا ہے اس نے یہ رشتہ خود جوڑا مجھ سے اور پھر اس میں بغاوت کرنے والا بھی وہ خود ہی تھا۔۔۔۔

میرا کیا قصور تھا اس میں اگر وہ کسی اور کے ساتھ ریلیشن میں تھا تو وہ پھر میرے ساتھ رشتہ جوڑنے کیوں آیا؟؟"

رابطے راستے واسطے سب بدل گئے

دل اداس ہے اور بہت اداس ہے

بہت آہستگی بھری آواز تھی یہ اس کی! جیسے میرال درانی اندر سے پوری طرح سے ٹوٹ چکی تھی۔۔۔۔

ماہ پارا نے اسے بے بسی سے دیکھا۔۔۔۔

" خیر اس کا معاملہ اللہ پر چھوڑ دو تم اور جو بھی ہے تم ان باتوں کو چھوڑو اور چلو شاباش کھانا کھا لو صبح سے تم نے کچھ نہیں کھایا "

ماہ پارا نے اسے دلاسہ دیتے ہوئے کہا تو وہ سر نفی میں ہلا گئی!

" نہیں ماہ پارا آپی!! مجھے بھوک نہیں لگی ہے آپ جا کر کھا لیں "

میرال کے منع کرنے پر بھی ماہ پارا نے اس سے بار بار کہا کہ وہ کھانا کھالے لیکن میرال نے ایک دفعہ بھی اس کی بات نہیں مانی!!

اسی وقت ماہ پارا کی نظر پیچھے لاؤنج میں کھڑے ہوئے وجدان پر گئی! جو اشارتاً اس سے پوچھ رہا تھا کہ کیا میرال نے کھانا کھانے کے لیے رضامندی دی؟ جس پر ماہ پارا سر نفی میں ہلا گئی تو وجدان نے آہستگی سے اسے وہاں سے اٹھنے کا اشارہ کیا تو وہ میرال کو دلاسہ دیتی ہوئی وہاں سے اٹھ گئی!!!

" کافی؟؟ "

تقریباً پانچ منٹ کے بعد وجدان اس کے پیچھے کھڑا تھا اپنے دونوں ہاتھوں میں کافی کے کپ لیے ہوئے !!اس نے میرال کی طرف ایک کپ کرتے ہوئے اس سے سوال کیا تو وہ سر نفی میں ہلا گئی!! جب ہی وجدان اس کے ساتھ والی کرسی پر بیٹھ گیا۔۔۔۔

" بہت برا ہوں نا میں "!!!

وجدان نے ایک نظر اس پر ڈالتے ہوئے کہا تو وہ فوراً اپنی گردن موڑتی ہوئی اسے دیکھنے لگی!!

" کس نے کہا؟ کیوں کہہ رہیں آپ یہ؟ "

میرال نے سوالیہ لہجے میں دریافت کیا۔۔۔۔ !!!

" تمھارے لہجے نے "

وہ منھ بناتے ہوئے بڑے ہی لاڈ سے کہتا ہوا اسے حیرانگی میں مبتلا کر گیا تھا۔۔۔

" ایسا کچھ بھی نہیں ہے " !!

میرال نے سمجھانے کی کوشش کی۔۔۔۔۔

" نہیں یار اگر میں اچھا ہوتا تو تم یوں میرے سے کافی لینے سے انکار نہیں کرتی !! شائید تم مجھ پر غصہ ہو اسی وجہ سے مجھ سے بول بھی نہیں رہی ہو !!! تمھاری زندگی میں یہ موڑ میری وجہ سے ہی تو آیا ہے ! یہ دکھ یہ تکلیفیں بھی تو میری وجہ سے ہی ہیں " !!

وہ دکھ بھرے لہجے میں گردن جھکائے ہوئے اپنی بات جاری رکھتا ہوا م بولا۔۔۔ جب ہی میرال نے اس کے ساتھ سے کافی کا کپ پکڑا !!!

" ویسے نا ایک بات بتاؤ کافی اچھی بنانے کے ساتھ ساتھ آپ باتیں بھی بہت اچھی بنا لیتے ہیں "

وہ کافی کا سپ لیتے ہوئے آہستگی سے بولی تو وجدان نے آئبرہ آچکا کر اسے دیکھا۔۔۔ !

" بہت چالاک ہو گئی ہو تم !! سب جان جاتی ہو " !!!

وجدان نے آنکھیں چھوٹی چھوٹی کر کے اسے دیکھ کر کہا۔۔۔ وہ اس کا دل بہلانے کی کوشش کر رہا تھا۔۔۔

" اس دنیا میں جینے کے لیے چالاک رہنا پڑتا ہے، وجدان اگر آپ معصوم ہونگے تو یہ دنیا آپ کو نوچ کھائے گی " !!

وہ نیم مسکراہٹ لیے ہوئی بولی تو وجدان نے اسے حیرانگی سے دیکھا کیسے وہ اتنی بڑی بڑی باتیں کرنے لگی تھی !!!

میرال نے اپنی بات جاری رکھی۔۔۔

" اور رہی بات آپ پر غصہ ہونے کی اور آپ کے برا ہونے کی !! تو نا ہی مجھے آپ پر غصہ ہونے کی ضرورت ہے اور نا ہی آپ برے ہیں۔۔۔

بلکہ آپ تو بہت اچھے ہیں وجدان ! میں آپ کی شکر گزار ہوں کہ آپ نے اتنی بڑی دلدل میں گرنے سے مجھے بچایا ہے۔۔۔۔

اگر آپ اسے نہیں دیکھتے تو کیا میں کبھی اس کا سچ جان پاتی ؟؟؟ شائید میں اپنی پوری زندگی اسی بات کے آسرے پر گزار دیتی کہ وہ مجھ سے محبت کرتا ہے جب کہ ایسی کوئی بھی بات ہے ہی نہیں "

میرال کے الفاظ اسے سنجیدہ ہونے پر مجبور کر گئے تھے !!!

" چلو کوئی بات نہیں !! تم نے خود ہی تو کہا تھا کہ جو بھی ہوتا ہے وہ اچھے کے لیے ہی ہوتا ہے،،، ہم اس شخص جو یاد کر کے اپنا موڈ خراب نہیں کرتے " !!

وجدان نے اسے سمجھاتے ہوئے کہا تو وہ سر اثبات میں ہلا گئی۔۔۔ !!!

" چلو چل کر کھانا کھاتے ہیں میں نے صبح سے کچھ بھی نہیں کھایا ہے اور تم بھی بھوکی ہو چلو شاباش "

وجدان نے کہا تو وہ منھ بناتی ہوئی سر نفی میں ہلا گئی !!!

" نہیں وجدان میرا دل نہیں کر رہا ہے آپ جا کر کھا لیں میں بعد میں کھا لوں گی" !!!!

میرال نے کہا تو وہ اسے گھور کر دیکھنے لگا۔۔۔

" میرال !! اچھے بچو کی طرح چل کر میرے ساتھ کھانا کھاؤ ورنہ میں غصہ ہو جاؤ گا۔۔۔۔ " !!!!

وجدان نے غصے سے اس کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔

" اچھا اچھا چل رہی ہوں یہ آنکھیں دیکھا کر مجھے ڈرائیں مت " !!!!!

وہ دانت پیستی ہوئی ایک ایک لفظ چبا کر کہتی ہوئی وہ اٹھی تو وجدان بھی مسکراتا ہوا اس کے پیچھے چل دیا۔۔۔

اس سے اپنی بات منوانا آتا تھا وجدان درانی کو!!! وجدان کے ساتھ اس کا وقت کیسے گزرتا تھا میرال درانی خود نہیں جان پائی تھی کبھی !!!

وہ جس موڈ میں بھی ہو وجدان اسے منا ہی لیتا ہے اس کے دکھوں کو اس سے اس طرح دور کرتا ہے کہ وہ انھیں دوبارہ یاد بھی نہیں کرتی۔۔۔۔!!!!

ABDUL AHAD BUTT WRITES

وہ رات کے تقریباً نو بجے اپنے کمرے سے باہر لاؤنج میں کھڑا گہری سوچ میں مبتلا تھا! وہ سمجھ ہی نہیں پا رہا تھا کہ اس سے جو کچھ بھی ہو گیا ہے اب وہ اس کا مداوا کیسے کرے گا؟

زوریز اسی فکر میں مبتلا تھا۔۔۔ اور سب سے بڑھ کر یہ اب وہ یہ بھی جانتا تھا کہ علیشہ کے گھر میں اس کے بابا کے سوا کوئی بھی نہیں تھا۔۔۔ !!!

ایک اس کا باپ ہی تھا جس کا آسرا تھا اسے لیکن اس کی وجہ سے وہ بھی آسرا چھین لیا گیا تھا اس سے !!! یہ سب جان کر اسے مزید شرمندگی ہو رہی تھی !!

جب ہی وہاں پر ارسا اس کے پاس آئی تو اس کی حالت دیکھتے ہی کچھ لمحوں کے لیے دنگ رہ گئی کیا حالت ہو گئی تھی اس کی ! بکھرے بال، آنکھوں میں سرخی وہ کئی راتوں سے سویا نہیں تھا، آستینیں چڑھی ہوئی، عجب ہی حالت تھی اس کی آج سے پہلے ارسا نے اس کی ایسی حالت کبھی نہیں دیکھی۔۔۔۔ !!

" زوریز کیا ہوا کیوں پریشان ہو؟؟ "

اس کے پاس پہنچتے ہوئے ارسا نے آہستگی سے اس سے سوال کیا تو وہ ارسا کی طرف مڑا اور اپنی سرخ آنکھوں سے اسے دیکھا جو اس کے سامنے چہرے پر پریشانی سجائے کھڑی تھی !!!

" کچھ نہیں " !!!

زوریز نے رخ موڑتے ہوئے چہرے پر سرد مہری سجائے ہوئے کہا تو ارسا طنزیہ مسکرائی۔۔۔

" کیوں چھپا رہے ہو؟ جب کہ تم یہ بات اچھے طریقے سے جانتے ہو کہ مجھے تمھارے ہر انداز کے بارے میں اچھے طریقے سے پتہ ہے " !!

ارسا نے اس کا رخ اپنی طرف کرتے ہوئے کہا وہ نم آنکھوں اس کے گلے لگا تھا۔۔۔

" زوریز کیا ہوا یوں کیوں پریشان ہو تم؟؟؟ "

ارسا درانی اس کی یہ حالت دیکھتے ہوئے بہت ہی زیادہ گھبرا سی گئی تھی۔۔۔۔۔ اسے سمجھ ہی نہیں آیا کہ وہ اس سے کیا کہے کیسے پوچھے اس سے کہ وہ کیوں پریشان ہے !!!

زوریز اسے بتا کر تنگ نہیں کرنا چاہتا تھا۔۔۔۔ اس کی دل آزاری، دکھ نہیں دینا چاہتا تھا گھر پر پہلے کم ٹینشن تھی جواب ایک اور ٹینشن وہ اسے دے دیتا !!

وہ اپنی جزبات پر، احساسات پر قابو پاتا ہوا، اپنا سر جھٹکتا ہوا ایک دم سے پیچھے ہوا۔۔۔۔ اور سختی سے آنکھیں میچ گیا!

" Why are you Looking so Upset? "

ارسا نے اس کے گال پر ہاتھ رکھتے ہوئے ایک مرتبہ پھر سے دریافت کرنے کی کوشش کی۔۔۔۔!!!!

" کچھ بھی نہیں رات کافی ہو گئی ہے سو جاؤ تم " !!!

وہ سرد مہری سے پیچھے ہوتے ہوئے بولا!! تو ارسا نے اسے حیرانگی سے دیکھا۔۔۔۔۔

آج سے پہلے اس نے کبھی بھی اس سے یوں بات نہیں کی تھی۔۔۔۔۔! لیکن آج وہ اسے خود سے دور کر رہا ہے۔۔۔۔

" تم ایسے کیوں بیہو کر رہے ہو زوریز؟ "

ارسا نے آہستگی سے سوال کیا۔۔۔ !

"   جو بھی کر رہا ہوں اپنی مرضی سے کر رہا ہوں جب میں نے تم سے ایک مرتبہ کہا ہے کہ تم یہاں سے جاؤ تو اس کا مطلب جاؤ ! ! فضول میں میرا دماغ خراب کر رہی ہوں ہٹو میرے راستے سے "

وہ غصے، شدت، سرد مہری سے بھرے میں یک جان ہوتا بولا اور اسے کندھوں سے پکڑتے ہوئے پیچھے کر کے خود وہاں سے قدم کمرے کی طرف بڑھا گیا جب کہ وہ ارسا کی آنکھوں میں آنسو بھر گیا تھا۔۔۔

ارسا بھی آہستگی سے اپنے کمرے کی طرف بڑھ گئی !

ABDUL AHAD BUTT WRITES

ٹھک ٹھک ٹھک !!!

دروازے پر دستک ہوئی تھی ! دایان آفس کے کمرے میں بیٹھا ہوا اپنے لیپ ٹاپ پر کچھ کام کرنے میں مصروف تھا۔۔۔

"   آجاؤ "

دایان نے لیپ ٹاپ پر ہی کام میں مصروف لہجے میں کہا تو اس کا سیکرٹری آفتاب اس کے آفس میں داخل ہوتا قدم اس کی طرف بڑھانے لگا !

"   آؤ آفتاب بتاؤ کیا کام ہو گیا ؟ "

دایان نے جیسے ہی نظر اٹھا کر آفتاب کی طرف دیکھا تو وہ مکمل طور پر اس کی طرف متوجہ ہوا۔۔ جیسے کام کی پرواہ ہی نہیں رہی تھی۔۔۔۔۔۔

" Yes sir !! I took all the Information"

آفتاب کی بات اس کے چہرے پر شیطانی مسکراہٹ چھا گئی تھی۔۔۔۔۔!!!!

" یہ تو تم نے بہت اچھا کام کیا ہے آفتاب!! اس کا انعام تمھیں ضرور ملے گا !!!

Now, it's Time to take Revenge from Durani Family "

وہ کچھ سوچتا ہوا مسکرا کر بولا تھا آخر کیوں وہ بدلہ لینا چاہتا تھا درانی فیملی سے؟ کیا بگاڑہ تھا انھوں نے دایان کا؟ بہت انتظار کیا تھا اس نے اس وقت کا دس سال بعد وقت نے اس کے حق میں کچھ کام کیا تھا۔۔۔ وہ خود میں ہی مگن کہتا ہوا آفتاب کے ہاتھوں وہ فائل لیے ہوئے ساری انفارمیشن چیک کرتے ہوئے ایک زوردار شیطانی قہقہہ لگا گیا!!

ڈان تیز رفتار گاڑی چلاتا ہوا ہسپتال پہنچ چکا تھا۔۔۔ نور اب تک بے ہوش تھی اس کے سر پر بہت سخت چوٹ آئی تھی۔۔۔ اس چوٹ کی وجہ سے اس کا خون بھی کافی بہہ گیا تھا! ڈان اسے اٹھائے فوراً اندر کی

طرف بڑھنے لگا اور اندر پہنچتے ہی اس نے زور زور سے ڈاکٹر کو آوازیں لگائیں اس کی آوازیں سنتا ہوا ڈاکٹر فوراً وہاں پر پہنچا۔۔۔ تو ڈان نے اسے نور کے ساتھ ہونے والے واقع کے متعلق آگاہ کیا تھا!

کچھ وارڈ بوائز وہاں پر وینٹیلیٹر لائے تو ڈان نے آہستگی سے نور کو وینٹیلیٹر پر لٹایا۔۔۔ نور کے سر سے بہتا ہوا خون تھوڑا سا نیچے وینٹیلیٹر پر موجود سفید کپڑے پر لگ گیا تو وہ سرخ ہو گیا۔۔۔

"دیکھیں مسٹر یہاں پر زیادہ شور مچانے کی ضرورت نہیں ہے۔۔۔۔۔!!! کچھ دیر بعد ہم ان کا علاج کریں گے"

ڈاکٹر نے ڈان کے رویے کو دیکھتے ہوئے کہا تو ڈان نے فوراً اپنی جیب سے پستول نکالی اور اسے ڈاکٹر کے ماتھے پر رکھ دیا جس کی وجہ سے ڈاکٹر کے رونگھٹے کھڑے ہو گئے!! اس کے لیے سانس لینا محال ہو گیا تھا۔۔۔

"تم جانتے نہیں ہو میں کون ہوں؟؟ اگر میری بہن کا علاج اگلے دو منٹ کے اندر شروع نا ہوا تو ڈاکٹر تمھارے سمیت اس پورے ہوسپٹل کو بوم بلاسٹ سے اڑا کر رکھ کر دوں اور تم بھی کچھ نہیں کر پاؤ گے اور اگر میری بہن کو کچھ بھی ہوا تو تمھیں زندہ گاڑھ دوں گا"

ڈان نے کچھ لمحات اس کے ماتھے پر بندوق رکھ کر غصے، سرد مہری اور شدت سے کہا تو اس کے سامنے کھڑا ہوا ڈاکٹر بہت ہی زیادہ سہم گیا۔۔۔۔ !!! ڈاکٹر کے ماتھے پر پسینے کی بوندیں آنے لگی تو ڈان نے فوراً بندوق نیچے کر لی!!

"اسی لیے تمھیں پیار سے سمجھا رہا ہوں کہ میری بہن کا علاج شروع کرو! ورنہ مرنے کے لیے تیار ہو جاؤ"

ڈان نے چہرے پر مسکراہٹ لیے ہوئے کہا تو وہ فوراً سر ہاں میں ہلا گیا۔۔۔ !!!

"آپ کیوں فکر کرتے ہیں ابھی کے ابھی میں آپ کی بہن کا علاج شروع کر دیتا ہوں!!!"

ڈاکٹر کی بات پر وہ مسکرایا! ڈاکٹر کا کہا گیا ہر ایک لفظ ڈر، خوف سے بھرپور تھا۔۔

"انھیں فوراً آپریشن تھیٹر لے چلیں!!!"

ڈاکٹر کے کہنے پر وہ بنا تاخیر کیے ہوئے نور کو آپریشن تھیٹر کی طرف بڑھ گئے!! ڈر تو وہ پہلے ہی بہت گئے تھے۔۔۔ اب بس انھیں فوراً نور کا علاج شروع کرنا تھا۔۔۔۔

وہ اسے آپریشن تھیٹر لے گئے تھے جب کہ ڈان وہی باہر ہی کھڑا رہا تھا۔۔۔ ! وہ بہت گلٹ محسوس کر رہا تھا اس وقت! نور کی حالت کا زمہ دار وہ خود کو ٹھہرا رہا تھا۔۔۔ !!

"اگر آج میں نے اتنی بڑی لاپرواہی نا برتی ہوتی !!! تو شائید نور کی یہ حالت بھی نا ہوئی ہوتی کرنا بڑا بیوقوف ہوں میں کیسے اتنی بڑی لاپرواہی برت سکتا ہوں میں اپنی بہن کی طرف سے !

وہ تو نیک دل ہے جو بھی کرتی ہے وہ کسی کے اچھے کے لیے ہی کرتی ہے۔۔۔ !! اس سے کسی کو بھی کوئی بھی نقصان نہیں پہنچتا لیکن یہ دنیا بہت ظالم ہے اور نور ان مظالم سے انجان ہے"

وہ آپریشن تھیٹر کے سامنے چکر کاٹتا ہوا خود میں ہی مگن بولتا جا رہا تھا جب ہی آپریشن تھیٹر سے اسے ڈاکٹر ل نکلتا ہوا دیکھائی دیا تو ڈان فوراً اس کی طرف بڑھا۔۔۔

"سر اب وہ بالکل ٹھیک ہیں ! اللہ کے کرم سے ان کا زیادہ خون نہیں بہا تھا ڈرنے کی کوئی بات نہیں ہے !!! آپ فکر مت کریں ! شی از فائن آپ ان سے مل سکتے ہیں ! وہ ہوش میں آچکی ہیں۔۔۔ آپ خوامخواہ ڈر رہے تھے انھیں بس مرہم پٹی کی ضرورت تھی !!!!"

ڈاکٹر کی بات سنتا ہوا ڈان کھلکھلا کر مسکرایا تھا ایسی مسکراہٹ نا جانے کتنی دیر بعد اس کے لبوں پر چھائی تھی !

اسے لگا تھا کہ نور کا زیادہ خون بہہ گیا ہے لیکن ڈاکٹر نے اسے بتا دیا تھا کہ اس کا خون کم ہی بہا تھا جس پر وہ مسکرا گیا !

"!!!Thank you Doctor"

ڈان نے مسکراتے ہوئے کہا تو ڈاکٹر بھی مسکراتا ہوا دوسرے پیشنٹس کو دیکھنے کے لیے چلا گیا جب کہ ڈان کے قدم آپریشن تھیٹر کی طرف تھے۔۔۔۔!

دروازہ کھولتا ہوا وہ اندر آیا تو سامنے ہی نور بیڈ کراؤن سے ٹیک لگائے ہوئے ماتھے پر پٹی کروائے بیٹھی ہوئی تھی!!!

"بھائی!!"

نور نے اسے دیکھتے ہوئے مزید سیدھا ہو کر بیٹھنے کی کوشش کی!!!

"نہیں نہیں تم اسی طرح بیٹھی رہو ورنہ کہیں درد نا ہو"

ڈان نے اسے ہاتھ سے اشارہ کرتے ہوئے کہا۔۔

"اب کیسی ہے میری گڑیا؟"

ڈان نے مار بھرے لہجے میں اس سے سوال کیا۔۔۔

"میں بالکل ٹھیک ہوں بھائی لیکن آئم سوری بھائی____"

نور نے اپنا حال احوال بتاتے ہوئے آگے بھی کچھ کہنے کی کوشش کی لیکن ڈان نے اس کی بات کاٹتے ہوئے چپ کروادیا۔۔۔

"نہیں نور بچے تم ایسے کیوں کہہ رہی ہو؟ سوری کیوں بول رہی ہو تم؟ بچے نا تو تمھارا اس سب میں کوئی قصور کیا تمھارا کوئی قصور ہے اس میں؟ یہ جو کچھ بھی کیا دھرا یہ سب تو اس زوہیب پاشا کا کیا دھرا ہے!!! تم کیوں معافی مانگ رہی کو؟ بلکہ معافی تو مجھے مانگنی چاہئیے تم سے بچے!!! میں ہی تمھارا خیال نہیں رکھ پایا شائید"

ڈان نے نظریں جھکاتے ہوئے کہا تو نور نے سر نفی میں ہلایا۔۔۔

"ایسی کوئی بات نہیں ہے بھائی!!! آپ بہت اچھے ہیں! آپ نے ہمیشہ میرا خیال رکھا ہے ہمیشہ میرا ساتھ دیا ہے اور آج بھی تو مجھے آپ نے ہی بچایا ہے اگر آپ نے مجھے نا بچایا ہوتا تو شائید زوہیب پاشا کے قبضے سے میں کبھی بھی نکل نہیں پاتی!!!"

نور نے کہا تو وہ ہلکا سا مسکرا گیا!!!

"زوہیب پاشا کا کیا ہوا؟؟؟"

نور کچھ دیر کے لیے خاموش ہو گئی تھی۔۔۔۔!!! لیکن پھر وہ کچھ سوچتے ہوئے اس خاموشی کو توڑتے ہوئے بولی تو ڈان نے مسکرا کر اس کی طرف دیکھا۔۔۔

"وہ بھاگ گیا لیکن جلد پولیس اسے پکڑ لے گی"

ڈان اسے سچ بتاتا کہ اس نے زوہیب پاشا کے ساتھ کیا کیا ہے؟ تو شائید نور اس کا سٹریس لے لیتی کیونکہ نور کو یہ مار پیٹ وغیرہ بالکل بھی پسند نہیں تھی! اسی وجہ سے ڈان نے اسے سارے سچ سے انجان رکھا اور ڈان کی بات سنتے ہوئے وہ بھی پر سکون ہو گئی تھی!!

ABDUL AHAD BUTT WRITES

"صاحب باہر پولیس والے آئیں ہیں!!!"

پاشا فرید کے دروازے پر پولیس کھڑی تھی۔۔۔ پاشا فرید اپنے گارڈن میں بیٹھا ہوا تھا۔۔۔ جب ہی یہ خبر اس تک پہنچی تھی۔۔۔ اس نے حیرانگی سے اپنے ملازم کو دیکھا جو یہ خبر اس تک لایا تھا۔۔۔

"کیوں؟"

اس نے سوال کیا!

"پتہ نہیں صاحب کہتے ہیں کہ انھیں آپ سے ملنا ہے"

جواباً کہا گیا۔۔۔

"اچھا ٹھیک ہے تم بھیج دو انھیں اندر!"

پاشا فرید نے اپنے ملازم کو حکم دیا تو وہ سر اثبات میں ہلاتا ہوا باہر کی طرف بڑھا اور پولیس والوں کو اندر آنے کا کہا۔۔۔

پولیس والے اندر آئے تو ساتھ ہی دو کانسٹیبل ایک لاش کو لیے ہوئے اس تک پہنچے تو پاشا فرید نے انھیں حیرانگی و پریشانی سے دیکھا۔۔۔ وہ لاش اس کے سامنے ہی پڑی ہوئی تھی!!

"ی۔۔ہ یہ کو۔۔ن ہے؟؟"

اس لاش کو دیکھ وہ ایک لمحے کے لیے تو سانس لینا ہی بھول گیا تھا۔۔۔!! اس کے الفاظ ٹکڑوں میں تقسیم ہو گئے تھے۔۔۔

"یہ آپ کے بیٹے زوہیب پاشا کی لاش ہے"

ایک پولیس اہلکار نے انھیں بتایا۔۔۔

"کیا بکواس کر رہے ہو تم؟؟"

وہ غصے سے کہتا ہوا اس لاش سے سفید چادر ہٹا گیا تا کہ وہ اس کا چہرہ دیکھ سکے لیکن جیسے ہی اس نے وہ چادر اٹھائی تو دل دہل گیا وہ جسم مکمل طور پر جھکا چکا تھا پاشا فرید کے رونگھٹے کھڑے ہو گئے تھے اس نے دوبارہ وہ چادر اس پر ڈال دی۔۔۔۔

"ایسا کیسے ہو سکتا ہے یہ میرا بیٹا ہو ہی نہیں سکتا ہے"

پاشا فرید نے ان کی بات جو صاف جھٹلا دیا تھا۔۔۔۔

"دیکھیں پاشا صاحب ہمیں معاف کیجئے گا معزرت چاہتے ہیں ہم آپ سے!!! ہم آپ کا درد سمجھ سکتے ہیں لیکن یہ بات سچ ہے کہ یہ لاش آپ کے بیٹے زوہیب پاشا کی ہی ہے!!!

زوہیب پاشا نے کسی لڑکی کو اغواہ کیا تھا اور اسے آپ کی فیکٹری لے کر گیا تھا۔۔۔۔

وہاں پر کسی نے اس لڑکی کو بچایا اور اسے گولیوں سے چھلنی کرتے ہوئے وہاں پر بوم بلاسٹ کروا دیا۔۔۔۔"

پولیس آفیسر کی بات سنتے ہوئے پاشا سمجھ گیا کہ اس کے بیٹے سے کس لڑکی کو اغواہ کیا تھا اور کس شخص نے اس کا ق*تل کیا تھا۔۔۔۔۔۔۔!!!!!

"ہم پتہ لگوا رہے ہیں کہ کس نے یہ ق*تل کیا ہے!!!"

وہ آنکھوں میں آنسو لے آیا تھا یا شائید آنکھوں میں آنسو خود بخود ہی آ گئے تھے!!! بیٹے کے مرنے پر وہ روتا نا تو کیا کرتا؟ رونے کے سواوہ کچھ کر بھی نہیں کر سکتا تھا!

"ک۔وئی ضر۔ورت نہ۔۔۔یں۔۔۔ہے"

پاشا فرید نے آنکھیں بند کرتے ہوئے کہا تو پولیس اہلکار وہاں سے چلے گئے جب کہ وہ اکیلا اس لاش کے پاس بیٹھتا ہوا زور و شور سے چلانے لگا تھا۔۔۔۔

"ڈان تمھیں اللہ پوچھے!! تمھیں خدا اس کے لیے کبھی بھی معاف نہیں کرو گا!!! تم نے مجھے اس دنیا کا سب سے بڑا دکھ دیا ہے میں اس کے لیے تمھیں کبھی بھی معاف نہیں کروں گا میری بد دعا ہے کہ تمھیں کبھی خوشیاں نصیب نا ہوں تم نے مجھے بہت بڑا دکھ دیا ہے!!!!"

پاشا آسمان کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔۔!! وہ زور زور سے اپنے بیٹے کی طرف دیکھتے ہوئے رونے لگ گیا تھا۔۔۔! اس کی آواز اس کے پورے گارڈن میں گونج رہی تھی!! وہ رو رہا تھا۔۔۔وہ تڑپ رہا تھا لیکن اب اس تڑپنے کے سوا اس کے پاس کوئی چارا نہیں تھا۔۔۔۔

اس کے بے جا لاڈ پیار نے اسے اس قدر نڈر اور بد تمیز بنا دیا تھا کہ اب وہ تڑپ رہا تھا اپنی اولاد کے لیے لیکن اس کے پاس اس کی اولاد نہیں رہی تھی۔۔۔۔!!!!

اسے شدت سے احساس کو رہا تھا کہ اگر وہ اسے بچپن میں ہی سمجھاتا تو شائید وہ یوں یہاں رونا رہا ہوتا۔۔۔!!!

یوں اپنے بیٹے کے لیے تڑپ نا رہا ہوتا!! وہ اکیلا رہ گیا تھا۔۔

ⒶⒷⒹⓊⓁ ⒶⒽⒶⒹ ⒷⓊⓉⓉ ⓌⓇⒾⓉⒺⓈ

"میرال بیٹا!! میں اندر آجاؤ؟"

المیر درانی اپنی بیٹی سے کچھ اہم بات کرنے کے لیے آئے تھے۔۔۔! انھوں نے دروازہ کھٹکھٹاتے ہوئے اس سے سوال کیا۔۔۔

"جی بابا آجائیں پوچھنے کی کوئی بھی بات نہیں ہے"

میرال بیڈ پر سیدھی ہو کر بیٹھتی ہوئی اپنے باپ کو اندر آنے کی اجازت دے گئی!!!

"بیٹا!!! میں تم سے اہم بات کرنا چاہتا ہوں!!!"

المیر درانی وہی اس کے پاس آتے ہوئے بیٹھے اور نظریں جھکائے ہوئے کہا۔۔۔!

"کیا بات کرنی ہے بابا؟؟ آپ کہیں میں سن رہی ہوں"

وہ نہایت ادب بھرے لہجے میں ان سے کہہ گئی تھی۔۔۔ المیر درانی نے ایک لمبی سانس خارج کی۔۔۔ اور پھر بولنا شروع کیا۔۔۔

"بیٹا وہ میں !! وہ میں تمھاری شادی وجدان کے ساتھ کرنا چاہتا ہوں !!"

وہ جھجکتے ہوئے، ہچکچاتے ہوئے بولے تو میرال ایک لمحے کے لیے ساکت پڑ گئی تھی۔۔۔!!!

اسے اپنی باپ المیر درانی کا پچھلا فیصلہ یاد آیا جب انھوں نے اس کا رشتہ اپنے مطابق سادان کے ساتھ طے کیا تھا۔۔۔!!! لیکن پھر جو کچھ بھی اس کی زندگی میں ہوا وہ بھی اس کو بھی یاد کرتی ایک سرد آہ بھر گئی تھی !!!

اس نے المیر درانی کے کہنے پر سادان سے شادی کے لیے ہاں کہہ دی تھی لیکن پھر جو سادان نے اسے دھوکا دیا وہ اسے توڑ کر رکھ گیا تھا۔۔۔!!

وہ ایک لمحے میں یہ سب کچھ یاد کرتی ہوئی ہوش میں واپس آئی تھی۔۔۔

"ب۔۔ابا پر !!!"

وہ کچھ کہنے ہی لگی تھی۔۔۔ لیکن المیر درانی نے اس کی بات کاٹی !!!

"بیٹا میں جانتا ہوں کہ میں نے جو پچھلا فیصلہ کیا تھا وہ ٹھیک نہیں تھا وہ تمھارے حق میں بالکل بھی بہتر نہیں تھا۔۔ بہت برا ہوا میری وجہ سے تمھارے ساتھ !!

لیکن میں تم سے وعدہ کرتا ہوں میرا بچا کہ وجدان سے شادی کا فیصلہ تمھارے لیے بالکل بھی کبھی بھی غلط ثابت نہیں ہو گا۔۔۔!"

المیر درانی نے اپنی غلطی تسلیم کرتے ہوئے اور اسے وجدان کے بارے میں بتاتے ہوئے کہا۔۔۔

"بابا میں نے جب کہا کہ وجدان برا ہے!! وہ بہت اچھا ہے اس میں کوئی شق نہیں ہے!"

میرال نے سر جھٹکتے ہوئے کہا۔۔۔!!!

"تو بیٹا پھر تم مان جاؤ پلیز!!!!"

المیر درانی نے کہا تو آنکھیں سختی سے میچ گئی اور ایک لمحے کے لیے اپنی ذہن میں وجدان کا خیال لانے لگی !!

"وہ بہت اچھا ہے۔۔۔ تمھارے کتنی کیئر بھی کرتا ہے!! اور ویسے بھی میں بھی یہی چاہتا تھا کہ تمھاری شادی وجدان سے ہی کرنا چاہتا تھا وہ تو عائشہ اور کمال نے تمھارا رشتہ مجھ سے مانگ کیا جب کہ میرا ارادہ ایسا تھا ہی نہیں پھر ان کے بہت اثرات کرنے پر میں نے یہ رشتہ طہ کر دیا۔۔۔

اور اس کا انجام میں اب بھگت رہا ہوں!!!!

لیکن وجدان وہ ایسا بالکل بھی نہیں ہے بیٹا تم اس سے شادی کے لیے ہاں کہہ دو!!!"

المیر درانی نے اسے سمجھاتے ہوئے کہا تو وہ ایک گہری سوچ میں مبتلا ہوتی ہوئی وجدان کے متعلق سوچنے لگی!!!

اس کی کئیر، اس کی فکر، اور پھر وہی تو تھا جس کی وجہ میرال یہ سچ جان پائی تھی سادان کس قدر دھوکے باز شخص ہے۔۔۔۔!!!!!!

"بابا میں اس کے متعلق کچھ سوچنا چاہتی ہوں!!! کیونکہ اتنی جلدی میں اپنی زندگی کا فیصلہ نہیں کر سکتی ہوں آپ مجھے کچھ دیر سوچنے کا وقت دیجئے بابا"

میرال نے کہا تو وہ سر اثبات میں ہلا گئے!!!

"ٹھیک ہے بیٹا! تم اپنا وقت لے سکتی ہو! بے فکر ہو کر، سوچ سمجھ کر اپنا فیصلہ لو اور مجھے یقین ہے کہ وجدان کی سچائی، نیک دلی، اس کا اچھا پن اس بات پر مجبور کرے گا کہ تم اس سے شادی کے لیے رضا مند ہو جاؤ!

المیر درانی اسے پیار سے سمجھاتے ہوئے، سوچ میں مبتلا چھوڑ کر باہر کی طرف بڑھ گئے تھے۔۔۔۔!!!

المیر درانی کے کمرے سے باہر نکل جانے کے بعد میرال کمرے سے باہر کی طرف قدم بڑھاتی ہوئی کچن کی طرف بڑھی!!! شائید اس کے جگ سے پانی ختم ہو گیا تھا۔۔۔۔۔!!!

وہ پانی لینے کے لیے کچن میں پہنچتی ہوئی فریج سے ٹھنڈے پانی کی بوتل نکالتی ہوئی اس میں پانی بھرنے لگی۔۔۔

جب ہی اسے پیچھے سے کسی کے بھاری قدموں کی آہٹ سنائی دی۔۔۔۔۔!!!!!

وہ فوراً مڑی تو سامنے کھڑے شخص کو دیکھ اپنی رکی ہوئی سانس بحال کرنے لگی!

"او تو آپ ہیں!!"

اس نے سامنے کھڑے ہوئے وجدان سے کہا۔۔۔ تو وہ ہلکا سا مسکرایا!!!

"کیا بات ہے رات کے اس وقت یہاں؟؟؟"

وجدان نے میرال کو سوالیہ نگاہوں سے دیکھتے ہوئے اس سے سوال کیا تو وہ سر اثبات میں ہلا گئی!

"جی! وہ پانی ختم ہو گیا تھا تو بس وہی لینے آئی تھی"

میرال نے مڑتے ہوئے اس سے کہا۔۔۔!!!

اور پھر پانی کے جگ کو پوری طرح بھرتے ہوئے وہ قدم کمرے کی طرف بڑھانے لگا۔۔۔۔!!!

جب کہ وجدان درانی اس کے کمرے کی طرف بڑھتے ہوئے قدموں کو دیکھ رہا تھا۔۔۔ !! وہ شائید اس سے کچھ کہنا چاہتا تھا۔۔۔

لیکن کہہ نہیں پا رہا تھا۔۔۔

"کیا جواب دیا تم نے چاچو کو؟؟"

وہ ابھی کچن کے دروازے کے قریب ہی پہنچی تھی جب ہی وجدان کی کی آواز نے اس کا تعاقب کرتے ہوئے اس کے قدم کچن کے دروازے کے قریب ہی روک دیے تھے !!!

اس کی بات پر وہ نگاہیں چھوٹی چھوٹی کرتی، چہرے پر حیرانگی سجائے اس کی طرف مڑی !!

"مطلب؟"

وہ بے خودی میں اس سے سوال کر تو بیٹھا تھا۔۔۔۔ !! لیکن میرال کے پوچھنے پر اب اسے سمجھ نہیں آ رہی تھی کہ وہ اس کے سوال کا کیا جواب دے !

"انھوں نے تم سے رشتے کی بات کی ہے"

وہ جھجکتے ہوئے لہجے میں اس سے کہہ گیا تھا، میرال نے اسے مسکراہٹ دبائے دیکھا۔۔۔

"تو یعنی کہ آپ جانتے ہیں اس بارے میں !!!"

میرال نے حیرانگی سے اس کی طرف دیکھتے ہوئے کہا تو وہ سر کھجا گیا۔۔۔

"جی"

وہ آنکھیں باریک کرتے ہوئے اس سے کہہ گیا تو میرال کے چہرے پر مزید حیرانگی چھا گئی تھی! وہ کچھ دیر کے لیے نظریں جھکا گئی!!!

"آپ نے بتایا نہیں کہ آپ نے کیا جواب دیا؟؟"

کچھ دیر بعد اس خاموشی کو توڑتے ہوئے وجدان نے کہا تو وہ نظریں جھکا گئی اور دوسرے تین لمحات بعد اسے نظریں اٹھا کر دیکھا۔۔۔

"کیا میرے جواب سے آپ کو کوئی بھی فرق پڑتا ہے؟"

میرال نے ایک مرتبہ پھر سے نظریں جھکائے ہوئے کہا تو وہ ہلکا سا مسکرایا!

"پڑتا ہے بالکل پڑتا ہے فرق مجھے نہیں فرق پڑے گا تو اور کسی کو پڑے گا کیونکہ میں تو تم سے م___"

میرال کی بات سنتے ہوئے وجدان بے خودی میں ہی کہنے پر آیا تو کہتا چلا گیا۔۔۔! لیکن پھر وہ میرال کے متعلق کچھ ہی کہنے لگا تھا کہ پھر اس کے چہرے پر پھیلتی حیرانگی کو دیکھ اس کے ہلتے لب ایک دم سے چپ ہو گئے تھے۔۔۔!!!

میرال نے اسے حیرانگی سے دیکھا۔۔۔۔!!!

"میرا جواب ایک راز ہے! جو میں بعد میں کھولوں گی!!!!"

اس کے ہلتے ہوئے لبوں کو رکتا ہوا دیکھ کر میرال نے دلکشی بھری نگاہوں سے اسے دیکھتے ہوئے تو وہ حال میں لوٹتا ہوا مسکرا گیا۔۔۔

"پر میرال____"

وہ اسے پکار کر کچھ کہنے ہی لگا تھا جب ہی وہ بھاگتے ہوئے کچن سے اپنے کمرے کی طرف بڑھ گئی!!!

وجدان کے چہرے پر خوبصورت مسکراہٹ نے بسیرا کر لیا۔۔۔

اسے امید تھی کہ میرال اس سے شادی کے لیے انکار نہیں کرے گی!!!

پہلے کچھ دنوں کے لیے تو اسے لگا تھا کہ جیسے اس نے میرال کو کھو ہی دیا ہے لیکن پھر اللہ تعالیٰ کا اس پر کرم ہوا تھا۔۔۔!!!

رب کی لاٹھی بے آواز ہے اس نے سادان کی حقیقت سب پر عیاں کرتے ہوئے ان کی زندگی کو ایسے نئے موڑ لایا کہ جس میں میرال درانی وجدان درانی کی ہو جائے!!!

وہ خوش نہیں بہت خوش تھا اور اب صرف وہ میرال کے مثبت جواب کا منتظر تھا۔۔۔

"آفتاب کو فوراً بھیجو اندر!!!"

آفس کے کمرے میں بیٹھے ہوئے شخص کو دایان نے کہا تو وہ سر ہاں میں ہلاتا ہوا فوراً آفتاب کو بلانے کے لیے چلا گیا۔۔۔!

"!!!Sir May I come in"

کچھ لمحات بعد ہی باہر سے آفتاب نے دروازہ کھٹکھٹاتے ہوئے ہلکا سا دروازا کھولتے ہوئے سوال کیا۔۔۔!

"Come Aftab"

دایان نے اس کی طرف دیکھتے ہوئے اسے فوراً اندر کی طرف بلایا۔۔۔۔!! تو آفتاب نے قدم اس کی طرف بڑھائے۔۔۔۔

"?Yes sir"

آفتاب نے سوالیہ نگاہوں سے اس کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔ اور اس سے سوال کیا۔۔۔

"میں نے تم سے کہا تھا کہ مجھے التمش درانی کی سب سے چھوٹی بیٹی کیا نام تھا اس کا ارسا درانی کی ساری انفارمیشنز چاہیئے کیا بنا ان کا؟"

دایان نے کرسی پر ٹیک لگاتے ہوئے سیدھے ہو کر بیٹھتے ہوئے کچھ سوچ کر کہا تو وہ آفتاب نے اس کی طرف دیکھا۔۔۔!!!

"سر میں نے ساری معلومات لے لی ہے!! اور میں آپ کے پاس ہی آ رہا تھا اور میں تو پہلے ہی آنے لگا تھا لیکن اس وقت آپ میٹینگ میں بیزی تھے۔۔۔!"

آفتاب نے اسے پر سکون لہجے میں کہا!

"ٹھیک ہے ان باتوں کو چھوڑو اور یہاں بیٹھ کر مجھے بتاؤ کہ کیا انفار میشن حاصل کی ہے تم نے ارسا درانی کے متعلق!!"

"پر سر آپ تو بدلہ_____"

آفتاب نے کچھ کہنا چاہا تو دایان نے اس کی بات کاٹی!

"مجھے پتہ ہے مجھے کس سے بدلہ لینا ہے تم یہاں پر بیٹھو اور مجھے بتاؤ کہ ارسا درانی ہے کون؟"

دایان نے آفتاب کو سامنے پڑی ہوئی کرسی کی طرف بیٹھنے کا اشارہ کرتے ہوئے کہا تو آفتاب اس کے سامنے بیٹھتا ہوا اسے سب کچھ بتانے لگا!!!!

"اس کا نام ارسا درانی !! اس کی عمر انیس سال ہے اور وہ ابھی یونیورسٹی کے فرسٹ سمیسٹر میں ہے ! التمش درانی کی بیٹی ہے وہ ! ! ! ! ! ! !

درانی ہاؤس میں اس کا کزن جو پچیس سال کا ہے زوریز درانی !! وہ اسے پسند کرتا ہے،،، اور ارسا عموماً باہر بھی اس کے ساتھ ہی آتی جاتی ہے۔۔۔۔۔ ! ارسا درانی بھی زوریز درانی کو پسند کرتی ہے ! ! اور شائید ان کے رشتے کی بھی بات چل رہی ہے "

آفتاب نے پر سکون لہجے میں اسے بتایا تو وہ ایک شیطانی لگا گیا۔۔۔۔ !

"شش !!! نہیں آفتاب نہیں !! سب ارسا درانی دایان کی ہو گئی ہے ہمیشہ ہمیشہ کے لیے !!! کیونکہ اب میرے بدلے کی شروعات تو ارسا درانی سے نکاح کے بعد ہی ہو گی !

اس کے ذریعے ہی میں درانی ہاؤس میں داخل ہو سکوں گا !!! اس کے ذریعے ہی تو میں بدلہ لے سکوں گا جو انھوں نے میری ماں کے ساتھ کیا اس کا بدلہ لے سکوں گا میں !!! ایسے تو میں ان کو بخشنے نہیں والا ! ! ! ! ! ! ! "

اس نے شیطانی مسکراہٹ چہرے پر لیے ہوئے کہا تو آفتاب ہلکا سا ہی مسکرا پایا۔۔۔

"جاؤ! آفتاب عیش کرو!!! تمھارے حصے کی رقم میں نے تمھارے اکاؤنٹ میں جمع کروادی ہے! جاؤ عیش کرو اور اپنے باس کی شادی کی تیاری بھی کرو"

اس نے شیطانی لہجے میں ہنوز مسکراتے ہوئے ہی کہا تو آفتاب بس سرہاں میں ہی ہلا پایا تھا۔۔۔!

اسے یہ بالکل بھی پسند نہیں تھا لیکن اپنے بچوں کو پالنے کے لیے اسے یہ کام بھی کرنے پڑتے تھے!!!

دایان کے انتقام کی شروعات ہو چکی تھی درانی فیملی نے اس کی ماں کے ساتھ جو کیا تھا وہ اسے بالکل بھی بخشنے والا نہیں تھا۔۔۔"

ABDUL AHAD BUTT WRITES

"میں نے سوچ لیا ہے کہ میں نے کیا کرنا ہے!! علیشہ کی زندگی میری وجہ سے برباد ہوئی ہے تو میں ہی اسے سدھاروں گا اس نے ہنستے بستے گھر کو نظر میری وجہ سے لگی ہے!!!

غلطی میری ہے تو اس کا مداوا بھی میں ہی کروں گا۔۔۔! اپنی ہر غلطی کا ازالہ کروں گا میں!!

میری وجہ سے ہی اس کے والد اس دنیا سے چلے گئے! میری وجہ سے ہی اس کا سب سے مظبوط سہارا اس سے چھن گیا۔۔۔!!

تو اس کا سہارا بھی میں ہی بنوں گا نکاح کروں گا اس سے میں"

زوریز نے ایک فیصلہ لیا تھا خود سے ہی! بہت ہی زیادہ سوچنے کے بعد وہ ایک ہی نتیجے پر پہنچا تھا اور اس نے یہ فیصلہ بھی کر لیا تھا کہ وہ علیشہ کو مرد کا مظبوط سہارا دے گا اس سے نکاح کر کے اس کے شوہر کے روپ میں!!

اس معصوم کا باپ زوریز کی وجہ سے ہی اس دنیا سے چلا گیا تھا لیکن اب وہ اپنی غلطی کا مداوا کرنے والا تھا علیشہ سے نکاح کر کے!!

لیکن اس دوران اس نے ایک مرتبہ بھی ارسا کا نہیں سوچا تھا اس کا خیال اس کے ذہن میں آیا تھا ہی نہیں!

وہ اس سے محبت کرتا تھا لیکن اس کا فیصلہ، اس کی سوچ اس کی مردانگی پر حاوی ہو رہی تھی۔۔۔ وہ دور ہو رہا تھا ارسا سے!!! اسے اس بات کی بالکل بھی پرواہ نہیں تھی کہ یہ کچھ دیکھ کر درانی فیملی کیسے رایکٹ کرے گی؟

بس اس نے ایک فیصلہ کر لیا تھا خود سے اور اس پر عمل پیرا ہونے کے لیے وہ وہاں سے نکل گیا تھا۔۔۔۔

ABDUL AHAD BUTT WRITES

صبح نو بجے کا وقت تھا۔۔ آدم اور اس کی والدہ ملکہ درانی ہاؤس آئے تھے۔۔۔۔! انھیں المیر درانی نے کسی خاص مقصد کی وجہ سے بلایا تھا۔۔۔!!!

ملکہ درانی اندر چلی گئی تھی جب کہ آدم سب سے ملنے کے بعد باہر لان میں کھڑا ہوا کسی سے فون پر بات کر رہا تھا۔۔۔

جب ہی ماہ پارا اس کے لیے جوس کا گلاس لیے ہوئے اس کے پاس پہنچی۔۔۔!

"Juice!!!"

آدم جیسے ہی فون پر بات کرتا ہوا پیچھے ہوا تو ماہ پارا نے اس سے کہا جس پر آدم نے مسکراتے ہوئے اس کے ہاتھ سے جوس کا گلاس پکڑ لیا تھا۔۔۔۔

"Thank you"

آدم نے مسکراتے ہوئے اس کے ہاتھ سے جوس کا گلاس پکڑتے ہوئے کہا۔۔۔! تو ماہ پارا کے چہرے پر مسکراہٹ چھا گئی!

"کیسی ہو؟"

آدم نے جوس کا گلاس پکڑتے ہوئے ایک سپ لیتے ہوئے اس سے سوال کیا!!!!

"ٹھیک ہوں!!"

اس نے بہت ہی روکھے لہجے میں کہا۔۔

"کیا ہوا ہے پریشان لگ رہی ہو؟"

آدم نے اس کے روکھے پن کو دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔ وہ کافی حد تک خود بھی جانتا تھا کہ وہ کیوں پریشان ہے لیکن پھر بھی اس سے پوچھ بیٹھا۔۔۔۔!

"میرال کی وجہ سے پریشان ہوں!! بیچاری کے ساتھ بہت برا ہوا ہے۔۔۔۔!!! سادان نے بہت غلط کیا ہے اس کے ساتھ!"

ماہ پارا نے نہایت ہی دکھ بھرے لہجے میں کہا۔۔۔۔

"اچھا جو بھی ہوا تم اسے بھول جاؤ جو بھی ہوتا ہے اچھے کے لیے ہی ہوتا ہے!! تم پریشان مت ہو!! اللہ سب اچھے کے لیے ہی کرتا ہے۔۔۔۔۔!!!!"

آدم نے اسے ہمت و حوصلہ دیتے ہوئے کہا تو ماہ پارا سر ہاں میں ہلاتی ہوئی ہلکا سا مسکرائی!

"Hello guys!!"

سادان جو ابھی ہی درانی ہاؤس آیا تھا انھیں لان میں دیکھتا ہوا ان کے پاس آتا ہوا کہہ گیا۔۔۔

"تم ؟؟"

اسے دیکھ ماہ پارا اور آدم دونوں کھڑے ہوئے اور آدم نے حیرت انگیز تاثرات چہرے پر لیے ہوئے کہا۔۔۔

"ارے ہاں میں ! ! آپ لوگ ایسے حیران کیوں ہو گئے ؟ یہ میرا گھر ہے جب چاہے میں یہاں پر آ جا سکتا ہوں ! ! !"

سادان نے کہتا ہوا انھیں کچھ بھی کہنے کا موقع دیے بغیر وہاں سے چلا گیا۔۔۔۔ ! ! ! جب کہ ماہ پارا اندر ہی اندر گھبرانے لگی۔۔۔۔ ! ! !

ABDUL AHAD BUTT WRITES

میرال ماہ پارا اور آدم کے پاس جا رہی تھی جب ہی اس کی نظر سامنے سے آتے ہوئے سادان درانی پر پڑی تو وہ حیران رہ گئی۔۔۔ میرال کو جیسے اپنی آنکھوں پر یقین ہی نہیں آیا تھا۔۔۔

"ارے میرال تم یہاں"

وہ اس کے پاس پہنچتا ہوا اسے پکار جو اسے دیکھ وہی سے مڑ کر واپس جانے لگی تھی لیکن اب اس کی آواز سنتے ہوئے اس کے قدم وہی رک گئے۔۔۔۔۔ !

"مجھے تم سے کچھ بات کرنی ہے میرال ! !"

وہ اس کے پاس آتا ہوا اس سے سوال کر گیا جب کہ میرال نے اسے گھور کر دیکھا۔۔۔

"لیکن مجھے کوئی بات نہیں کرنی ہے"

میرال نے اسے قہر برساتی نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا اور مڑی جب ہی سادان نے اس کا ہاتھ پکڑتے ہوئے اسے روکنا چاہا۔۔۔

"چٹاخ!!!!!!!!"

"خبردار جو مجھے چھونے کی کوشش بھی کی تو اب تم مجھے چھو بھی نہیں سکتے جو سمجھے!!!"

اس کے چہرے پر اپنے ہاتھ کی چھاپ چھوڑتے ہوئے میرال نے غصے کی شدت سے بھرپور لہجے میں کہا۔۔۔۔

اور پھر وہاں سے قدم اندر کی طرف بڑھا گئی جب کہ سادان درانی اس کی پشت کو گھورتا ہوا سختی سے اپنی مٹھیاں بھینچ گیا تھا۔۔۔۔۔!!!!!

اور خود بھی اندر کی طرف بڑھا۔۔۔۔"

"تم یہاں؟؟؟"

وہ لاؤنج میں پہنچا تو المیر، التمش اور کمال درانی بیٹھے ہوئے تھے۔۔۔۔۔!!! المیر درانی نے اس سے سوال کیا۔۔۔

"مجھے آپ سے بات کرنی ہے!!"

اس نے آہستگی سے کہا۔۔۔

"لیکن ہمیں کوئی بات نہیں کرنی ہے اب بات کرنے کے لیے کچھ بھی نہیں بچا"

کمال درانی نے غصے سے کہا۔۔۔

"میں آپ سب سے معافی مانگنا چاہتا ہوں"

اس نے کہا تو المیر درانی کے چہرے پر حیرانگی چھا گئی!!!

ABDUL AHAD BUTT WRITES

وہ کمرے سے قدم بڑھاتے ہوئے گھر کے عقبی حصے میں آ رکی تھی۔۔۔!! جہاں اس کے گھر والے موجود تھے۔۔۔ جو شائید کسی اہم موضوع پر بات کر رہے تھے۔۔۔ لیکن میرال درانی یہاں پر صرف اپنے بابا کو اپنا فیصلہ سنانے آئی تھی۔۔۔

"بابا"

اس کے پکارنے پر وہاں پر موجود ہر شخص وجدان درانی، سادان درانی اس کے تایا، تائی امی ابو،، چچا، چچی سب جو وہاں پر آ گئے تھے اس کی طرف متوجہ ہوئے تھے۔۔۔ سادان درانی جو کچھ کہنے ہی لگا تھا میرال کی آواز اس کے الفاظ اس کے حلق میں ہی روک گئی تھی۔۔۔

"میں وجدان سے شادی کے لیے تیار ہوں"

یہ وجدان درانی کے لیے کسی معجزے سے کم نہیں تھا۔۔۔!!! اسے یقین ہی نہیں آیا تھا کہ میرال نے یہ کہا ہے۔۔۔ وہ بے یقینی سا اسے دیکھنے لگا۔۔۔!!!! یہی تھا وہ راز جس کے بارے میں میرال نے اس سے کہا تھا۔۔۔!!!!!

صرف وہی نہیں بلکہ سادان درانی جو اس کی اور اپنی شادی کی بات کرنا چاہتا تھا اس کی بات سنتا ہوا حیرانگی سے اسے دیکھنے لگا جس کے چہرے پر سنجیدگی چھائی ہوئی تھی۔۔۔۔!

"یہ تو بہت اچھی بات ہے۔۔۔۔!!! مجھے پورا یقین تھا کہ تمھیں کوئی اعتراض نہیں ہو گا۔۔۔"

اس کی تائی جان اس کی طرف بڑھی اور پیار سے کہا تو میرال بھی ہلکا سا مسکرائی!!! وجدان کے چہرے کر مصنوعی مسکراہٹ رونما ہوئی۔۔۔!

"وجدان تمھیں کوئی مسئلہ تو نہیں اس رشتے سے؟؟"

وجدان کے والد التمش درانی نے اس سے پہلے ہی سوال کیا تھا کہ کیا اسے اس رشتے سے کوئی اعتراض تو نہیں ہے؟ کیونکہ وہ سادان کا کیا بھولے نہیں تھے۔۔۔۔ سادان ان سب کو غصے کی نگاہ سے دیکھ رہا تھا جیسے ابھی ان کی جان لے لے گا۔۔۔

"ن۔۔ہیں نہیں مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے۔۔۔ جیسے آپ کی مرضی ہو۔۔۔!!! جو آپ کو بہتر لگے بابا۔۔۔"

وجدان نے جیسے ہی اپنے والد صاحب کی بات سنی تو وہ چہرے سے مسکراہٹ ہٹاتا ہوا آہستگی سے بولا۔۔۔ سادان نے اسے آنکھیں پھاڑ کر دیکھا۔۔۔۔! وجدان کی بات سنتے ہوئے سب مسکرائے تھے۔۔۔ ان میں ایک مرتبہ پھر سے امید کی کرن پیدا ہوئی تھی۔۔۔۔!!!

المیر درانی اور ان کی بیوی ماہ رخ درانی کو اس رشتے سے کوئی بھی مسئلہ نہیں تھا۔۔۔ کیونکہ ان کی بیٹی کی زندگی سنورنے جا رہی تھی۔۔۔ میرال ان سب کو دیکھتی ہوئی ہلکا سا مسکرائی۔۔۔۔!!!

اور پھر ایک قہر برساتی نگاہ سامنے کھڑے سادان کی طرف بڑھائی جو اسے گھور گھور کر دیکھ رہا تھا۔۔۔!! اور پھر ایک نگاہ اس نے سامنے کھڑے وجدان کی طرف بڑھائی جو اس کی طرف دیکھتا ہوا مسکرا رہا تھا۔۔۔ میرال درانی بھی ایک مرتبہ پھر سے مسکرائی۔۔۔

"(یہ تم نے اچھا نہیں کیا میرال!!! میں نے تو صرف شادی سے انکار کیا تھا لیکن تم نے تو اپنی راہ ہی بدل لی مجھے چھوڑ کر وجدان سے شادی کے لیے خامی بھر لی۔۔۔ یہ تم نے اچھا نہیں کیا مجھے یہ امید نہیں تھی تم سے۔۔۔)"

ان کی خوشیاں جیسے سادان درانی کے اندر آگ بھڑکا رہی تھی۔۔۔ اس نے قہر برساتی نگاہوں سے وجدان اور میرال کے مسکراتے ہوئے چہروں کی طرف دیکھا۔۔۔ اور اپنے دل کے اندر ہی سوچا۔۔۔ کیا میرال کا یہ فیصلہ سہی تھا؟؟ سادان نے جو اس کے ساتھ کیا اس کی بعد یہی صحیح تھا۔۔۔ کہ وہ اس ساتھ کو چھوڑ دے جو اس کا کبھی تھا ہی نہیں!! وجدان درانی کے چہرے پر فخر یہ مسکراہٹ تھی۔۔۔!!

ارسا کا دل ٹوٹا 💔 💔

* * *

"(یہ تم نے اچھا نہیں کیا میرال!!! میں نے تو صرف شادی سے انکار کیا تھا لیکن تم نے تو اپنی راہ ہی بدل لی مجھے چھوڑ کر وجدان سے شادی کے لیے خامی بھر لی۔۔۔ یہ تم نے اچھا نہیں کیا مجھے یہ امید نہیں تھی تم سے۔۔۔)"

ان کی خوشیاں جیسے سادان درانی کے اندر آگ بھڑکا رہی تھی۔۔۔ اسی نے غصے سے سوچتے ہوئے کہا۔۔۔!

"میں منگنی کی رسم بھی ابھی ادا کروں گی!!!!"

راحیلہ درانی مسکرا کر کہتی ہوئی میرال کی طرف بڑھی اور ایک انگھوٹی اس کے ہاتھ میں پہنا دی۔۔۔

وجدان درانی مسکرایا جب کہ سادان درانی سختی سے مٹھیاں بھینچ گیا۔۔۔

سادان نے میرال کی طرف دیکھا۔۔۔!!! جو مسکرا رہی تھی۔۔۔ سادان نے غصے سے اس منظر کو یاد کیا جب میرال کو اس کے نام کی انگھوٹی پہنائی گئی تھی تو اس وقت تو وہ منہ بنائے بیٹھی تھی لیکن اب اگر اس کی طرف دیکھیں تو وہ خوش باش تھی! چہرے پر مسکراہٹ سجائے بیٹھی ہوئی بہت مسکرا رہی تھی۔۔۔!!!

"اب سے میرال میرے وجدان کی ہے۔۔۔!!!"

راحیلہ درانی نے میرال کو انگھوٹی پہناتے ہوئے آہستگی سے کہا تو میرال شرماتی ہوئی نظریں جھکا گئی!!!

سادان درانی نے سختی سے مٹھیاں بھینچ گیا تھا وجدان نے چور نگاہوں سے سامنے کھڑی ہوئی میرال کو دیکھا۔۔۔۔!!

آج وہ اس کے نام کر دی گئی تھی۔۔۔!!! وجدان درانی کی محبت آج اس کی میرال درانی اسے مل گئی تھی۔۔۔"

سب کے چہروں پر خوشی تھی! جب کہ سادان درانی غصے سے وہاں سے چلا گیا تھا جیسے اس کی دفعہ وجدان چلا گیا تھا اور سادان مسکرایا تھا اس دفعہ سادان چلا گیا تھا اور وجدان خوش ہوا تھا۔۔۔ جب کہ باقی سب اپنی خوشیوں میں مصروف تھے!

ABDUL AHAD BUTT WRITES

میرال لاؤنج سے نکلتے ہوئے باہر کی طرف پہنچی تو سامنے ہی سادان درانی کھڑا تھا۔۔۔! میرال اسے مکمل طور پر اگنور کرتی ہوئی اندر کی طرف بڑھی۔۔۔

"رکو!!! مجھے تم سے بات کرنی ہے!!!!"

سادان نے اس کے وہاں سے جاتے ہوئے وجود پر ایک گہری نظر ڈالتے ہوئے کہا تو وہ ایک جگہ رک گئی!!! اور اس کی طرف مڑی اب اسے اس کا خوف نہیں رہا تھا۔۔۔! کوئی خوف نہیں رہا تھا۔۔۔

"کیا بات کرنی ہے؟؟"

سینے پر ہاتھ باندھتے ہوئے اس نے اسے غصے سے دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔!!!! لیکن اس کے غصے میں نہیں جھلک رہا تھا لیکن پھر بھی طنز ضرور تھا اس نے آنکھیں بڑی بڑی کر کے اس کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔

"تم نے وجدان سے شادی کے لیے ہاں کیوں کی؟"

وہ اس کے دوبدو آتا ہوا غصے سے اس سے کہہ گیا تھا۔۔۔!!! جب کہ میرال اس سے دو قدم پیچھے ہوئی تھی۔۔۔

"میری زندگی میری مرضی"

آنکھوں میں آنکھیں ڈالے ہوئے اس نے غصے سے دوٹوک انداز میں کہا تو سادان طنزیہ مسکرایا۔۔۔ اور خود بھی دو قدم پیچھے ہوا جب کہ میرال نے اسے غصے کی نگاہ سے گھورتے ہوئے دیکھا!

"محبت نہیں کرتا ہے وہ تم سے !!!!"

سادان نے اسے وجدان کی طرف سے بدگمان کرنے کی کوشش کی۔۔۔۔

"محبت چاہے نا بھی ہو لیکن کم از کم تمھاری طرح دھوکے باز تو نہیں ہے !!"

میرال ایک مرتبہ پھر سے اسے بھسم کر دینے والے انداز میں کہتی ہوئی وہاں سے چلی گئی! جب ہی ساداں کے کندھے پر کسی نے ہاتھ رکھا۔۔۔

ساداں جیسے ہی اس کے پیچھے مڑا تو اس نے دیکھا کہ وہاں پر وجدان کھڑا تھا جس نے پہلے تو اسے اپنی ہیزل نگاہوں سے غصے سے دیکھا لیکن پھر وہ طنزیہ مسکرایا۔۔۔

"وہ کیا ہے نا تمھارا جب رشتہ ہوا تھا تو تم نے مجھ سے کہا تھا کہ تمھیں پسند نہیں ہے کہ میرال کسی اور سے بات کرے!!!

تمھیں تو پسند نہیں ہے کہ لیکن اگر کوئی میری منگیتر سے بات کرے یا اس کے راستے میں آنے کی کوشش کرے تو اس کی سانسیں اس پر تنگ کر دیتا ہے وجدان درانی!!!

اور جہاں تک رہی بات محبت کی تو اس کی فکر کرنے کی تمھیں ضرورت نہیں ہے اور بہتر یہی ہے کہ تم میرال سے ڈھیر سارا فاصلہ برقرار رکھو!

مجھے امید ہے کہ تم سمجھ تو گئے ہی ہو گے"

وجدان درانی اسے اس کے ہی لہجے میں سمجھاتا ہوا غصے سے کہتا ہوا وہاں سے باہر کی طرف بڑھ گیا۔۔۔۔

جب کہ ساداں نے پاس پڑے ہوئے بھانس پر زور سے اپنا ہاتھ مارا جس سے وہ بھانس ٹوٹ گیا لیکن اس کے ہاتھ سے خوں بہا گیا وہ ایک لمحے کے لیے تو درد سے کراہا مگر پھر وہ اپنی درد کو برداشت کر گیا!!

اس نے کتنی نے محنت کی، کتنے ہی جتن کیے کہ وہ وجدان اور میرال کو ایک دوسرے سے الگ کر دے!

وہ ان دونوں کی راہ کا کانٹا بن جائے لیکن اللہ تعالیٰ کو یہ منظور نہیں تھا۔۔۔

اسی وجہ سے تو اس کا سچ سب کے سامنے خود بخود آ گیا تھا۔۔۔!! ورنہ شائید وہ یہ سب کچھ ان سے چھپا لیتا۔۔۔۔

اب وہ چاہ کر بھی وجدان درانی اور میرال درانی کو کبھی بھی الگ نہیں کر سکتا تھا۔۔۔!

کیونکہ وہ دونوں اب ایسے رشتے میں جڑنے والے تھے!! جس سے انھیں کوئی چاہ کر بھی الگ نہیں کر سکتا تھا۔۔۔۔

ABDUL AHAD BUTT WRITES

"علیشہ سرور ولد سرور ملک آپ کا نکاح زوریز درانی ولد المیر درانی کے ساتھ بعوض حق مہر پچیس لاکھ روپے کیا جاتا ہے کیا آپ کو یہ نکاح قبول ہے؟؟"

مولوی صاحب نے اجازت طلب کرتے ہوئے نکاح کی رسم کا آغاز کرت ہوئے علیشہ سے سوال کیا تھا کہ کیا اسے وجدان درانی کے ساتھ نکاح قبول ہے؟؟ اس نے ایک نظر اٹھا کر دیکھا تو وہ شائید اسی کے جواب کا منتظر تھا۔۔۔!!

"ق۔۔۔بول ہے!!!"

تمام گواہوں کی موجودگی میں علیشہ سرور نے زوریز درانی کو اپنا شوہر تسلیم کر لیا تھا۔۔۔

"کیا آپ کو یہ نکاح قبول ہے؟؟"

"قبول ہے!!!"

"کیا آپ کو یہ نکاح قبول ہے؟؟"

"قبول ہے!!!"

تینوں مرتبہ اس نکاح کو قبول کرتی ہوئی وہ اس کی ہونے کو تیار تھی۔۔۔۔!

زوریز درانی ہلکا سا مسکرایا تھا لیکن وہ مسکراہٹ بھی دکھوں، درد سے بھری پڑی تھی۔۔۔

وہ زندگی کہ اس موڑ پر کھڑا تھا جہاں پر وہ جینا بھی نہیں چاہتا تھا، اور وہ مر بھی نہیں سکتا تھا۔۔۔ آج اس نے خود اپنی محبت کو چھوڑ دیا تھا۔۔۔۔

آج وہ خودار سادرانی سے الگ ہو گیا تھا جب اس نے علیشہ سرور سے نکاح کا ارادہ کر کے اسے علیشہ درانی بنانے کا فیصلہ کیا تھا۔۔۔

"زوریز درانی ولد المیر درانی آپ کا نکاح علیشہ سرور ولد سرور ملک کے ساتھ بعوض حق مہر پچیس لاکھ روپے کیا جاتا ہے کیا آپ کو یہ نکاح قبول ہے؟؟"

"قبول ہے۔۔۔۔!!"

سنجیدگی سے جواب دیا گیا تھا۔۔۔۔!!!

"کیا آپ کو یہ نکاح قبول ہے؟؟"

"قبول ہے!!!"

"کیا آپ کو یہ نکاح قبول ہے؟؟"

"قبول ہے!!!"

اس نے تینوں مرتبہ نہایت ہی سنجیدگی، سرد مہری سے بھرپور لہجے میں کہا۔۔۔۔!!تینوں مرتبہ اسے اپنے نکاح میں قبول کرتے ہوئے وہ ایک سرد آہ بھر گیا تھا۔۔۔۔

جیسے اس کی زندگی کی سب سے بڑی خوشی اس سے چھن گئی ہو!

مولوی صاحب نے اس کے سامنے نکاح کے پیپرز کیے تاکہ وہ دستخط کرتے علیشہ دستخط کر چکی تھی۔۔۔۔۔!

وہ اپنی ہی سوچوں میں گم تھا جب ہی اسے مولوی صاحب نے پکارہ اور اسے دستخط کرنے کا کہا!

جیسے ہی اس نے دستخط کرنے کے لیے ہاتھ میں پنسل پکڑی تو اسے ایسا لگا کہ جیسے اس کا دل کام کرنا ہی رک گیا ہے جیسے اس کے دل کو کسی نے سختی سے دبوچ لیا ہے!!!!!

اس کی رگوں میں دوڑتا ہوا خون رک گیا ہے! جیسے وہ زندگی کی آخری سانسیں لے رہا ہوں۔۔۔ یہ سب ارسا درانی کی محبت کی وجہ سے تھا۔۔۔ لیکن پھر زوریز درانی نے دل کو مظبوط کرتے ہوئے اسے سنگ دل بناتے ہوئے نکاح نامے پر دستخط کر ہی دیے تھے!

آج وہ حادثہ اس کی محبت پر بھاری ہر گیا تھا۔۔۔ اس کی محبت کو چھین گیا تھا اس سے!

اس حادثے کی وجہ سے زوریز درانی اور ارسا درانی ایک دوسرے سے الگ ہو گئے تھے!

ABDUL AHAD BUTT WRITES

ماہ رخ درانی سیڑھیوں سے اتر رہی تھی جب ہی ان کی نظر سامنے سے آتے ہوئے زوریز درانی پر پڑی جس کے ساتھ کوئی لڑکی تھی۔۔۔ وہ علیشہ ہی تھی لیکن ان کے لیے تو وہ انجان تھی۔۔۔!!!

"رکو!"

وہ دونوں اندر کی طرف بڑھ رہے تھے جب ہی ماہ درانی نے انھیں آواز لگاتے ہوئے روکا تو زوریز کا دل زور سے دھڑکا وہ ایک دم وہاں پر کھڑا ہو گیا۔۔۔۔

ماہ رخ درانی چلتی ہوئی ان کے پاس آ رکی تھی۔۔۔۔

"یہ لڑکی کون ہے؟؟؟"

انھوں نے غصے سے سامنے کھڑی علیشہ کی طرف دیکھتے ہوئے اس سے کہا لیکن زوریز کی طرف سے کوئی بھی جواب موصول نہیں ہوا وہ نظریں جھکائے ہوئے خاموشی سے کھڑا رہا۔۔۔

"یہ لڑکی کون ہے؟؟"

اپنی بات کا جواب نا ملنے پر وہ بہت ہی زیادہ غصہ ہوئی تھی۔۔۔۔!!!!

ماہ رخ درانی کی طرف سے زوریز درانی سے نہایت ہی غصیلے لہجے میں سوال کیا گیا تھا۔۔۔اپنی ماں کو سامنے پا کر وہ نظریں جھکا گیا تھا۔۔۔جب کہ ماہ رخ درانی کے سامنے اور زوریز درانی کے پیچھے کھڑی ارسا درانی جو زوریز کو دیکھتے ہوئے بھاگ کر اس کی طرف آئی تھی لیکن ان دونوں کو ساتھ دیکھ کر وہ اس لڑکی کو حیرانگی سے دیکھ رہی تھی وہ زوریز کے ساتھ آئی تھی۔۔۔

"بیوی ہے میری"

زوریز نے نظریں جھکائے ہوئے آہستگی سے کہا۔۔۔ ماہ رخ درانی جو بھلے ہی سمجھ نہیں آیا تھا لیکن ارسا درانی سب سمجھ گئی تھی اس کے لیے اتنا ہی کافی تھا وہ اس کا دل چیر گیا تھا۔۔۔۔ توڑ گیا تھا۔۔! ارسا کی آنکھیں اس کی بات سنتے ہوئے ہلکی ہلکی سی نم ہونا شروع ہو گئی تھی۔۔۔۔

"کیا؟؟؟"

ماہ رخ درانی کو جیسے اپنے بیٹے کی بات سمجھ نہیں آئی تھی۔۔۔!! یا شائید وہ اس کی بات سمجھنا ہی نہیں چاہتی تھی۔

"بیوی ہے میری!!!"

اس نے ایک مرتبہ پھر سے آہستگی سے کہا تھا۔۔۔ لیکن پہلی دفعہ کی نسبت آواز میں اونچائی پیدا ہوئی تھی!

"چٹاخ!!!!"

ایک زوردار تھپڑ ماہ رخ درانی نے اس کے چہرے پر رسید کیا تھا۔۔۔ جبکہ پیچھے کھڑی ارسا جو بالکل اس کی پشت کی طرف کھڑی تھی ایک دم گرنے لگی تھی۔۔۔ اگر وہ ساتھ پڑے ہوئے ٹیبل کا سہارا نا لیتی تو

ارسادرانی اب تک وہاں سے گرتی ہوئی اسی ٹیبل پر اپنا سر نار چکی ہوتی۔۔۔! اس نے بامشکل ہی خود کو سنبھالا!!!

اس نے بے یقینی سے، زوریز کو دیکھا۔۔۔ کیسے کر سکتا تھا وہ اس کے ساتھ ایسا۔۔!!! ایک لمحے کے لیے تو اس نے خود کو تسلی دینے کی کوشش کی کہ ایسا کچھ بھی نہیں ہے مگر پھر دل کو اصل حقیقت پر یقین کرنا ہی پڑا تھا!!!

(مزید ناول پڑھنے کے لیے اس لنک کو سرچ کریں)

For more novel kindly Google this link

READERS CHOICE

اسلام علیکم!

گم ہیں ہم تیرے پیار میں   عبد الاحد بٹ

ہمارے ادر گرد بہت سے کردار ہیں جن کو ایک لکھاری ہی جان سکتا ہے اگر آپ ایک لکھاری ہیں اور ان کرداروں کو بخوبی لکھ سکتے ہیں تو اٹھائے قلم اور لکھ دیجئے ایک ایسی کہانی جو دلوں کو چھو لے اور ان کرداروں کے ساتھ انصاف کرتے ہوئے اپنی صلاحیت کو بھی اجاگر کریں۔ ریڈرز چوائس https://ezreaderschoice.com/ آپ کو ایک ایسا پلیٹ فارم مہیا کر رہا ہے کہ جہاں آپ اپنی قابلیت کا لوہا منوا سکیں۔ آج ہی ہمیں اپنی تحریر ارسال کریں جس کو ہم ایک ہفتے کے اندر اپنی ویب سائیٹ اور دیگر سوشل میڈیا گروپ میں شامل کریں گے۔

مزید تفصیلات کے لئے ہم سے رابطہ کریں۔

واٹس ایپ نمبر کے لیے ابھی میل کیجئے

Facebook ID: https://www.facebook.com/mubarra1

Email address: mobimalik83@gmail.com

readerschoicemag@gmail.com

Facebook groups : Readers Choice,

"نکاح کرکے آئے ہو تم ؟؟اس لڑکی سے اور سکون سے کھڑے ہو یہاں ؟؟"

ماہ رخ درانی کا پارہ ہائی ہوا تھا۔۔۔ وہ غصے کی شدت سے بولی!

"نکاح کیا ہے نا تو کوئی گناہ کیا ہے میں نے!!"

وہ فل ڈھٹائی سے بولا تھا۔۔۔! جس پر ارسا نے اسے حیرانگی سے دیکھا وہ تو کہتا تھا کہ وہ اس سے محبت کرتا ہے! لیکن پھر آج وہ کسی اور سے نکاح کر آیا تھا۔۔۔

"چھپ کر نکاح کرنا گناہ ہی ہوتا ہے"

ماہ رخ درانی نے غصے کا لہجہ کا اپناتے ہوئے کہا۔۔۔ زوریز نے ایک نظر اپنے مد مقابل کھڑی لڑکی کو دیکھا اور پھر پیچھے کھڑی ارسا جس کے چہرے پر بے یقینی تھی۔۔۔

ارسا اسے اپنی طرف دیکھتا ہوا دیکھ فوراً مڑتی ہوئی اپنے کمرے کی طرف بڑھ گئی تھی۔۔۔۔!!! وہ سمجھتی تھی کہ زوریز درانی اس سے محبت کرتا ہے لیکن شائید یہ صرف ایک ٹائم پاس ہی تھا۔۔۔! زوریز نے اسے جاتا ہوا دیکھ ٹوٹے دل کے ساتھ اسے دیکھا۔۔۔ اسے یقین تھا کہ جب وہ اسے اپنی کیفیت سمجھائے گا تو وہ سمجھ جائے گی!

"شرم کرو زوریز درانی شرم!!! تم تو کہتے تھے کہ تم ارسا سے محبت کرتے ہو!

پھر کہاں گئی تمھاری محبت؟ بلکہ میں تم سے محبت کے بارے میں کیا کہہ رہی ہوں۔۔۔! اس جیسی لڑکیاں جب تم جیسے لڑکوں کی زندگی میں آتی ہیں تو لڑکوں کو کسی سے محبت کرنے کے قابل چھوڑتی ہی نہیں!!!!!

لیکن اب نا تمھارا فیصلہ تمھارا بارہ ہی کرے گا"

ماہ رخ درانی نے ان نگاہوں سے سامنے کھڑی ہوئی علیشہ درانی کو دیکھا کہ جیسے وہ بہت ہی پیچ ہو، یا بیت ہی بری ہو!

اور آخر میں وہ غصے سے کہتی ہوئی وہاں سے چلی گئی تھی۔۔۔

"چلو میں تمھیں کمرے تک چھوڑ دیتا ہوں"

زوریز کی بات سنتی ہوئی وہ اس کے ساتھ چل دی۔۔۔

"مجھے کچھ کام ہے میں وہ کرلوں تمھیں کسی بھی چیز کی ضرورت کوئی تو کام والی سے کہنا! اور ریسٹ کر لوں کچھ دیر کے لیے تم!!!"

زوریز اسے تاکید کرتا ہوا کمرے کا دروازا بند کرتے ہوئے وہاں سے نکل گیا۔۔۔! علیشہ اس کی بات سنتی ہوئی سرہاں میں ہلا گئی!

جب کہ زوریز درانی ارسا درانی کے کمرے کی طرف بڑھ رہا تھا کہ جو کچھ بھی غلطیاں ہوئی ہیں! جو کچھ بھی غلط ہوا ہے!

وہ سب اسے بیان کر سکے! ساری حقیقت اس کے سامنے رکھ سکے،،، اسے یہ سمجھا سکے کی وہ جیسا سمجھ رہی ہے ویسا کچھ بھی نہیں ہے وہ دھوکے باز نہیں ہے۔۔۔!! اس کی ہر غلط فہمی کو دور کر سکے!!!

ABDUL AHAD BUTT WRITES

وہ اپنے کمرے کی بالکونی میں کھڑی تھی۔۔۔! آنکھیں نم تھی! ان میں دکھ تھے! بہت زیادہ شکوے تھے! وہ بہت زیادہ درد میں تھی اس وقت!!!

محبت میں دھوکا کھانا کسی بھی شخص کے لیے عام نہیں ہوتا اور نا ہی کسی کے بھی لیے یہ برداشت کن بات ہوتی ہے!!! پچھلے تین سال سے اسے اپنی زوریز درانی کے لیے محبت کا احساس ہوا تھا۔۔۔!!!

اور تین سال بعد جا کر محبت میں دھوکا کھانا اس کے لیے مرنے کا مقام تھا۔۔۔ آج وہ زندگی کے اس موڑ پر کھڑی تھی جہاں پر وہ مرنے سے بھی قاصر تھی اور جینے سے بھی!

اسے کچھ بھی سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ وہ کیا کرے؟ وہ اپنی نم آنکھوں کو صاف کرنے لگی تھی۔۔۔۔!!!

جب ہی کمرے کا دروازا کھولتے ہوئے زوریز درانی اندر داخل ہوا تھا۔۔۔!!!! ارسا نے مڑتے ہوئے اس کی طرف دیکھا!!!

تو آنکھیں مزید نم ہو گئیں! اس نے کہے ہوئے الفاظ یاد آئے!

"(یعنی کہ میں بہت خوش نصیب ہوں!!!)"

اس بے وفا کے کہے ہوئے لفظوں پر وہ مزید دکھی ہو گئی تھی۔۔۔ اس کی آنکھیں مزید نم ہوئی تھیں!

ارسا زوریز 💔

••┈┈•••◯◯❀❀○○•••┈┈••

جب ہی کمرے کا دروازا کھولتے ہوئے زوریز درانی اندر داخل ہوا تھا۔۔۔!!!! ارسا نے مڑتے ہوئے اس کی طرف دیکھا!!!

تو آنکھیں مزید نم ہو گئیں! اس نے کہے ہوئے الفاظ یاد آئے!

"(یعنی کہ میں بہت خوش نصیب ہوں!!!)"

اس بے وفا کے کہے ہوئے لفظوں پر وہ مزید دکھی ہو گئی تھی۔۔۔ اس کی آنکھیں مزید نم ہوئی تھیں!

وہ دھوکے باز تھا جس نے ارسا درانی کو دھوکا دیا تھا۔۔۔

"ارسا!! مجھے تم سے بات کرنی ہے!!!"

زوریز نے اس کے پاس آتے ہوئے کہا۔۔۔! تو ارسا نے مڑ کر اسے دیکھا اس کی آنکھوں کی نمی ارسا جس جواب زوریز درانی پر عیاں کر گئی تھی۔۔۔۔!!! وہ طنزیہ مسکرائی!

"اب کیا ضرورت ہے بات کرنی کی؟ ہمم!! جو تم نے کرنا تھا وہ تو تم کر چکے ہو! نیچے جو بھی تم نے کہا تھا زوریز درانی وہ سب میں نے سن لیا تھا۔۔۔ اور مجھے نہیں لگتا ہے کہ اس سب کے بعد کسی بھی جواب کی گنجائش بچتی ہے"

ارسا نے غصے سے اس کی طرف مڑتے ہوئے کہا۔۔۔ تو وہ سختی سے اپنی نظریں میچ گیا تھا۔۔۔ دکھ بھرے لہجے میں ارسا نے کہا تھا۔۔۔۔

"اب یہاں کیوں کھڑے ہو زوریز درانی! جب کہ تم سب کچھ خود ہی ختم کر چکے ہو! اب تمھارا یہاں کھڑے رہنے کا، میرے پاس ہونے کا، اپنی صفائی میں کچھ بھی کہنے کا حق نہیں ہے تمھیں"

ارسا نے نظریں میچ کر اپنی آنکھوں سے آنسو صاف کیے تھے! جب کہ زوریز درانی نظریں جھکائے ہوئے مزید اپنے دکھ، تکلیفوں اور شرمندگی کے گڑھے میں دھنستا جا رہا تھا!!

اس کی محبت، اس کی خوشی، اس کا سکون، اس کے دل کی دھڑکنیں سب کچھ اس سے چھینی جا چکی تھی۔۔۔!! وہ اب ارسا درانی کو کھو چکا تھا۔۔۔

ارسا کا لہجہ نہایت ہی سرد مہری سے بھرا ہوا تھا!!! اس کا لہجہ ہی اس کی ناراضگی کو مکمل طور پر اگنور کر رہا تھا۔۔۔

"جیسا تم سوچ رہی ہو ویسا کچھ بھی نہیں ہے ارسا تم غلط سمجھ رہی ہو۔۔۔۔"

زوریز نے اسے سمجھانے والے لہجے میں کہا تو ارسا کو اس پر بہت ہی زیادہ غصہ آیا۔۔۔ !!!!

"جو بھی ہو"

وہ کسی بپھری شیرنی کی طرح اس پر پھنکاری! اور اپنی بات جاری رکھی"

"میں نے پوچھا تم سے ہمم؟ کہ تم نے یہ سب کچھ کیوں اور کیسے کیا کس وجہ سے کیا؟ اور یوں چھپ کر نکاح کرنا محبت کے سوا کچھ بھی نہیں ہو سکتا ہے مسٹر زوریز درانی!! مجھے بھی پتہ ہے کہ یہ سب کچھ کیوں کیا گیا؟

شائید تمھارے دل کو بھا گئی تھی وہ تبھی تو تم نے اس سے نکاح کر لیا۔۔۔۔ !!!!"

ارسا نے اپنی بات کا کہا ہوا ایک ایک حرف چبا چبا کر کہا تھا اس سے! جس پر زوریز درانی نے دکھ اور درد سے بھری نگاہوں سے اسے دیکھا۔۔۔۔

"نہیں کرتا ہوں میں اس سے محبت!!! نہیں کرتا ہوں!! میں تو تم سے محبت کرتا ہوں"

زوریز کے کہے ہوئے الفاظ پر ارسا نے اسے غصے سے دیکھا!

"!o seriously"

وہ طنزیہ مسکرائی!

"محبت جن سے کی جاتی ہے انھیں بیچ چوراہے میں چھوڑ تو نہیں دیا جاتا یہ قانون تو میں نے کہیں نہیں دیکھا! لیکن تم نے اس پر عمل کیا!

اگر تمھیں مجھ سے اتنی ہی محبت ہوتی تو تم یہ سب نا کرتے! جو کچھ بھی تم نے کیا۔۔۔

تم نے اسی سے شادی کی جس سے تمھیں محبت تھی"

ارسا نے دل چیرتے ہوئے لہجے میں کہا۔۔۔۔! ارسا نے غصے سے اس کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔

جب کہ اس کی باتیں سنتے ہوئے زوریز درانی اپنی نظریں جھکا گیا تھا۔۔۔

"یہ تمھاری سوچ ہے!"

زوریز نے اسے جیسے سمجھانے کی کوشش کی ہو لیکن وہ پھر سے طنزیہ مسکرا گئی!!!

"میری سوچ!!!میری سوچ سے تمھیں کیا فرق پڑتا ہے زوریز درانی!!!!اب تمھیں کسی اور کی سوچوں پر حق جتانا چاہئیے!اب تمھارا اور میرا رشتہ نہیں بچا ہے اور نا ہی ہمارے درمیان کچھ بھی ایسا بچا ہے کہ جس سے یہ ثابت ہو سکے کہ ہمارے درمیان محبت کا کوئی تعلق ہے سمجھے مسٹر زوریز درانی"

اس کی بات سنتے ہوئے ارسا نے ایک مرتبہ پھر سے اسے ایک ایک لفظ چبا چبا کر بولا۔۔۔!آج اس کے کہے گئے الفاظ زوریز درانی کا سینہ چیر رہے تھے۔۔۔!

اسے یہ نہیں پتہ تھا۔۔کہ ہمدردی اور کسی کی عزت کو بچانے کی خاطر اٹھایا گیا یہ قدم اس کے لیے اتنی مشکلات پیدا کرے گا۔۔۔!ارسا نے غصے سے اس کی طرف دیکھا۔۔

"رکو!!!"

وہ مڑ کر وہاں سے جانے لگا ہی تھا کہ اسے ارسا درانی کی آواز نے وہی ہر روک دیا۔۔۔!!!اس کی آواز سنتے ہوئے وہ فوراً پیچھے اس کی طرف مڑا تھا۔۔۔!!

"تم اکیلے کیوں جا رہے ہو؟؟"

اس کی بات سنتے ہوئے زوریز ٹھٹک کر رہ گیا تھا۔۔۔

"مطلب؟"

زوریز نے اس سے سوال کیا!!!!

"مطلب یہ ہے کہ جب تم خود ہی یہاں سے جا رہے ہو تو ساتھ ہی ساتھ اپنی ان یادوں کو بھی کے جاؤ زوریز درانی جو میرے لیے صرف ناسور بن کر رہ جائیں گی"

اس کی بات سنتے ہوئے وہ ایک مرتبہ پھر سے سختی سے اپنی مٹھیاں بھیج گیا تھا۔۔۔!!!آنکھیں میچ لی تھی اسے جب کہ ارسا درانی اپنی الماری کی طرف بڑھی تھی۔۔۔۔

الماری کے پاس پہنچتے ہوئے اس نے کچھ صفحات کچھ تصاویر اپنی الماری سے نکالیں اور انھیں ایک نظر دیکھتے ہوئے اس نے انھیں ٹکڑوں میں تقسیم کر دیا اور ایک ہی جھٹکے میں سب کچھ اس کے اوپر اچھالتے ہوئے اسے مزید شرمندگی محسوس کروا گئی تھی۔۔۔۔!!!

"یہ کو یہ تمھارے ہیں!! جنھیں میں اپنے پاس بالکل بھی نہیں رکھ سکتی ہوں! اور رہے یہ تمھارے خطوط!!!"

اس نے اپنی الماری سے کچھ خط نکالے جو پچھلے تین سے زوریز نے ارسا کو لکھے تھے۔۔۔ ارسا نے وہ خطوط نیچے زمین پر پٹخے تھے۔۔۔۔

اور پھر پاس پڑے ہوئے لائٹر سے انھیں آگ لگا دی۔۔۔۔ زوریز نے حیرانگی سے اس کی طرف دیکھا۔۔۔۔

"کیا پاگل ہو گئی ہو کیا؟ عقل کام نہیں کر رہی ہے تمھاری!!! کمرے میں آگ لگ جائے گی!!!"

زوریز درانی نے اپنے پاؤں پر چڑھے جوتے سے اس آگے کو مدھم کرتے ہوئے کہا۔۔۔ توارسا نے اسے گھور کر دیکھا۔۔۔

کیا اب کوئی بھی کثر بچی تھی اسے پاگل کرنے میں؟ پہلے تو وہ اس کے عشق میں پاگل تھی لیکن اب تو وہ سچ مچ ہی پاگل ہونے کے دھانے پر تھی۔۔۔۔

"ہاں ہو گئی ہو میں پاگل کر دیا ہے تم نے مجھے پاگل!! محبت میں پاگل۔ تگی ارسا درانی لیکن اب تو وہ حقیقت میں بھی پاگل ہو گئی ہے"

ارسا نے آنکھوں میں آنسو لیے ہوئے ہچکچاتے ہوئے کہا تو زوریز کو لگا کہ جیسے اس کا دل کسی نے چیر دیا ہو۔۔۔۔!!

اس نے اسے خاموش کروانے کی کوشش کی تھی۔۔۔۔

"پلیز جاؤ یہاں سے"

ارسا نے آہستگی، سادگی سے بھرپور لہجے میں اس سے جانے کے لیے کہہ دیا تھا۔۔۔!

لیکن زوریز نے پھر سے اسے چپ کروانے کی کوشش کی!

"میں نے کہا جاؤ یہاں سے"

زوریز کے نا جانے پر ارسا نے پچھلی مرتبہ سے تھوڑا سا غصیلہ لیکن لہجے میں بلندی لیے ہوئے کہا۔۔۔۔!!! تو وہ نظریں جھکائے ہوئے کمرے سے نکل گیا۔۔۔

جب کہ ارسا نے اس کے جاتے ہی کمرے کا دروازہ بند کیا اور اس کے ساتھ ٹیک لگائے ہوئے وہی زمین پر ہی بیٹھتی چلی گئی!!! آنکھیں نم سے نم ترین ہو چکی تھی۔۔۔۔

وہ اس قدر روئی تھی کہ اس کی آنکھوں میں سرخی پیدا ہوئی تھی۔۔۔۔۔!! آنکھوں کا رنگ کال پر چکا تھا اور یہ سب کچھ صرف اور صرف زوریز درانی کی ہی بدولت تھا۔۔۔۔۔

ABDUL AHAD BUTT WRITES

"یہ کیا کیا تم نے؟"

زوریز درانی کے سامنے کھڑے ہوئے المیر درانی نے اس سے سوال کیا تو وہ نظریں جھکا گیا تھا۔۔۔

"کچھ پوچھ رہا ہوں میں تم سے! کیوں کیا ہے تم نے یہ سب؟؟؟"

اس کا جواب نا سننے پر المیر درانی کی ایک گرجتی ہوئی آواز زوریز درانی کے کانوں میں پڑی!!!

"بابا۔۔۔!! و۔وہ"

اس کی ہچکولے لیتی ہوئی آواز اس کے باپ المیر درانی کے کانوں میں پڑی۔۔۔!

"مجھے تمھارے یہ لڑکھڑاتے ہوئے الفاظ نہیں سننے ہیں سمجھے! جلدی سے مجھے یہ بتاؤ کہ تم نے یہ سب کچھ کیوں کیا ہے؟؟؟"

المیر درانی نے غصے سے سوال کیا۔۔۔۔!

"بابا میری زندگی ہے یہ اور اس میں میری ہی مرضی چلے گی!!"

اس نے نظر اٹھا کر المیر درانی کی طرف دیکھا۔۔۔اور ان سے اپنے یہ الفاظ ادا کیے تھے۔۔۔

"چٹاخ!!!!"

اس کی بات سنتے ہوئے المیر درانی کے چہرے پر غصے کے تاثر چھا گئے تھے اور اسی غصے کے عالم میں ان کا ہاتھ اٹھ گیا تھا زوریز درانی پر۔۔۔!!!

اپنے چہرے کی ایک گال پر اپنے باپ کی ہاتھ کی چھاپ پڑتے ہوئے وہ ایک طرف لڑکھڑا سا گیا تھا۔۔۔!!!

"تم بتاؤ کے مجھے کہ تمھاری زندگی ہے اور تم نے اس میں کیا کرنا ہے؟ اور کیا نہیں؟ اتنے بڑے ہو گئے ہو تم؟؟ کہ اپنے باپ کے سامنے زبان لڑاؤ گے؟؟

اتنے بڑے ہو گئے تم! کل تک تو چھوٹے بچے تھے جو میری انگلی پکڑ کر چلتے تھے۔۔۔! اور آج وہ انگلی پکڑ کر چلنے والا بچا اس قدر بڑا ہو گیا ہے؟؟؟ شرم کرو تھوڑی سی"

انھوں نے اس کے سینے پر ہاتھ مارتے ہوئے اسے پیچھے کی طرف دھکیلتے ہوئے کہا۔۔۔۔!!!! المیر درانی کی کہی گئی باتیں اس کی آنکھیں نم کر گئی تھی۔۔۔!! لیکن وہ اپنی آنکھوں کی نمی کو صاف کر گیا تھا۔۔۔

"بابا جو ہونا تھا وہ اب ہو چکا ہے!! اب اس کے بارے میں کچھ بھی نہیں ہو سکتا ہے!!!"

وہ آہستگی سے کہتا ہوا وہاں سے چلا گیا تھا۔۔۔! جب کہ المیر درانی وہی پر ڈھ گئے تھے!

"بھائی مجھے آپ سے یہ امید نہیں تھی"

لاؤنج کے باہر کھڑی ہوئی میرال درانی نے اپنے بھائی سے کہا لیکن زوریز میں اتنی بھی ہمت نہیں تھی کہ وہ کسی اور کو فیس کر سکے۔۔۔!!! وہ اسے اگنور کرتے ہوئے وہاں سے چلا گیا۔۔

ABDUL AHAD BUTT WRITES

وہ کمرے کا دروازا کھولتے ہوئے اندد داخل ہوا تھا۔۔۔ کمرے میں داخل ہوا تو سامنے ہی وہ کھڑی تھی جسے شائید کام والی یہاں ہر چھوڑ کر چلی گئی تھی۔۔۔

زوریز آہستگی سے کمرے کا دروازا بند کرتے ہوئے اس کی طرف بڑھا۔۔۔ علیشہ نے غصے سے اس کی طرف دیکھا۔۔۔

"کیا کہا تھا تم نے؟؟ کہ تم میری عزت کو بچانا چاہتے ہو؟ اس لیے مجھ سے شادی کر رہے ہو؟؟ میرا اسہارا بننا چاہتے ہو؟ اور یہاں پر آنے کے بعد تم تم تو میری انسلٹ کروا رہے ہو؟ یہ ہے تمھارا اسہارا؟ جو تم اپنی بیوی کی عزت بھی نہیں کروا سکتے ہو؟؟"

علیشہ غصے سے اس کی طرف بڑھتے ہوئے بولی تو زوریز نے نظریں جھکائے ہوئے ہاتھ سر پر رکھے! سر درد سے دکھ رہا تھا اس کا۔۔۔!!!

"کیوں چپ ہو اب؟ بولو بھی کچھ!!! اور ہاں میں میری ایک بات پلے باندھ لو تم کہ میرا اور تمھارا رشتہ صرف کاغذ کی حد تک ہے۔۔۔! کوئی فزیکل رشتہ نہیں قائم کروں گی میں تمھارے ساتھ!!!! سمجھے مسٹر زوریز درانی۔۔۔!!"

علیشہ نے غصے سے اس کی طرف دیکھتے ہوئے کہا جواب اٹھتے ہوئے الماری سے اپنے کپڑے نکال رہا تھا۔۔۔

"تم آرام کرو میں فریش ہونے جا رہا ہوں"

زوریز آہستگی سے کہتا ہوا اسے اور اس کی باتوں کو اگنور کرتا ہوا واش روم کی طرف بڑھ گیا جب کہ وہ وہی مسکراتے ہوئے بیٹھ گئی!

وہ کچھ قدم لاؤنج سے باہر کی طرف گارڈن میں آ گئی تھی۔۔۔! وجدان اپنے کمرے کے ساتھ بنی ہوئی بالکونی میں کھڑا تھا۔۔۔

اسی وقت اسے گارڈن میں کسی کھڑے ہوئے شخص کا سایہ دیکھائی دیا۔۔۔ اسے حیرانگی ہوئی کہ رات کے اس پہر گارڈن میں کون ہو سکتا ہے؟؟

اس نے تھوڑا سا آگے پیچھے ہوتے ہوئے دیکھا تو وہاں پر میرال کھڑی ہوئی دیکھائی دی۔۔۔! اس نے حیرت انگیز انداز میں اس کی طرف دیکھا۔۔۔۔!!!!

میرال اسے کچھ پریشان حالت میں دیکھائی دی تھی۔۔۔۔!!! وہ وہاں پر کرسیوں پر بیٹھ گئی تھی اسے دیکھتے ہوئے وجدان اس کی پاس اپنے کمرے سے قدم باہر کی طرف بڑھاتا ہوا نیچے کی بڑھ گیا تھا۔۔۔

"میرال آپ یہاں ؟اس وقت ؟"

اس کے پاس نیچے پہنچتے ہوئے اس نے سوال کیا۔۔۔ جب کہ میرال نے جیسے ہی کسی کے بھاری قدموں کی آواز سنی تو وہ پیچھے کی طرف مڑی اور اسی وقت وجدان کے ہلتے لبوں نے کچھ الفاظ ادا کیے!!

"ہاں وہ اندر دم گھٹ رہا تھا!!! اس لیے باہر آگئی!!!!"

وہ اس کے سامنے بیٹھ گیا تھا۔۔۔! اس کے پوچھے گئے سوال پر میرال نے اسے جواب دیا۔۔۔! جسے سن کر وجدان ہلکا سا سر ہاں میں ہلا گیا۔۔۔!!!

"کیا پریشان ہیں میرال ؟؟؟"

وجدان نے سامنے بیٹھی ہوئی میرال سوال کیا تھا۔۔۔ جس پر میرال ہلکا سا طنزیہ مسکرائی تھی۔۔۔

وجدان نے اسے حیرت انگیز انداز میں دیکھا۔۔۔

"آپ بھی جانتے ہیں کہ میں پریشان ہوں جو بھائی نے کیا ہے وہ صحیح نہیں کیا ہے بابا بھی پریشان ہیں ان کی وجہ سے بہت دکھ ہوا ہے انہیں اس وجہ سے تھوڑی سی اپ سیٹ ہوں میں"

میرال نے نظریں جھکائے ہوئے آہستگی اور دکھ بھرے لہجے میں کہا۔۔۔

"آپ پریشان مت ہو میرال کچھ بھی نہیں ہو گا اللہ سب بہتر کرے گا آپ فکر مت کریں انکل بھی ٹھیک ہو جائیں گے"

وجدان نے اس دلاسا دیتے ہوئے کہا۔۔۔!!!

"مجھے تو سمجھ نہیں آ رہا کہ بھائی نے ایسا کیا کیوں ہے ایسے بھی کیا مجبوری تھی کہ وہ یوں نکاح کر کے اس لڑکی کو گھر پر لے آئے؟؟ جب کہ کل تک تو اس لڑکی کا ذکر بھی نہیں تھا اس گھر میں۔۔۔!!!!"

میرال نے اس کی طرف سوالیہ انداز میں دیکھتے ہوئے کہا تو وجدان نے اسے افسوس بھرے لہجے میں کہا۔۔۔

"میرال جو ہونا تھا وہ ہو چکا ہے اب اس کے بارے میں پریشان ہونے کی کوئی ضرورت نہیں ہے یقینا کوئی ایسی مجبوری ہو گی جس کی وجہ سے زوریز نے اس لڑکی علیشہ سے شادی کی ہے اور جو بھی ہوتا ہے اس میں اللہ کی مصلحت ہی ہوتی ہے اور مجھے امید ہے کہ یہ حقیقت بھی بہت جلد سامنے آ جائے گی!!"

وجدان نے اسے سمجھانے والے لہجے میں کہا تو میرال نے سر اثبات میں ہلا دیا جیسے وہ اس کی بات سمجھ گئی ہو وہ بھی یہ جانتی تھی کہ کسی نہ کسی مجبوری کے تحت ہی زوریز نے یہ قدم اٹھایا ہے ورنہ وہی قدم کیوں اٹھائے گا اور ارسا کو اتنا بھرا دھوکا کیوں دے گا؟

"آپ ٹھیک کہہ رہے ہیں جو بھی ہوتا ہے اس میں اللہ کے مصلحت ہوتی ہے میں شائید زیادہ ہی اوور تھنک کر رہی ہوں اور ویسے بھی آپ جو ہونا تھا وہ تو ہو چکا ہے اب اسے تبدیل تھوڑی کیا جا سکتا ہے" اس کی بات سنتے ہوئے میرال نے آہستگی سے جواب دیا۔۔ جس پر وجدان سر اثبات میں ہلا گیا!!!!

"کیا آپ مجھے کبھی دھوکا تو نہیں دیں گے ؟؟"

میرال کو کچھ اور یاد آیا تو اس نے وجدان کی طرف دیکھتے ہوئے اس سے سوال کیا جس پر وجدان نے ٹھٹکتے ہوئے اسے دیکھا۔۔۔! اس کی سوال پر وہ دھنک رہ گیا تھا۔۔۔

"نہیں کبھی بھی نہیں آپ ایسا کیوں سوچ رہی ہیں میرال ؟؟ ایسا کبھی بھی نہیں ہوگا میں آپ کو نہ ہی کبھی دھوکہ دوں گا نہ ہی میں دھوکہ دے رہا ہوں اور نہ ہی کبھی دھوکہ دے سکوں گا کیونکہ جن سے محبت کی جاتی ہے انہیں دھوکہ نہیں دیا جاتا ان سے پیار کیا جاتا ہے"

اس کے کہے گئے الفاظ میرال کے لبوں کو خاموشی طاری کرنے پر مجبور کر گئے تھے وہ کچھ سوچ میں مبتلا ہو گئی تھی اور پھر اپنی سوچوں سے نکلتی ہوئی اس ٹینشن میں بھی اس کی بات سنتے ہوئے وہ مسکرا گئی!!!

"مجھے پتہ ہے آپ بہت اچھے ہیں آپ باقی مردوں سے بہت مختلف ہیں اور اپ بالکل بھی کبھی بھی ایسا کچھ بھی نہیں کر سکتے جس سے مجھے تکلیف ہو یا میرا دل ٹوٹ جائے کیونکہ آپ مجھ سے محبت کرتے ہیں "

میرال کی کہی ہوئی بات اسے مسکرانے پر مجبور کر ہی گئی تھی۔۔۔!!!!

آج وہ خود اس بات کا اقرار کر رہی تھی کہ وجدان اس سے محبت کرتا ہے۔۔۔ جن الفاظوں کا اس شدت سے انتظار تھا آج وہ اس کے سامنے میرال نے ان کا اظہار کر ہی دیا تھا!!!

"آپ ان فضول ٹینشنوں کو اپنے دماغ میں بٹھا کر اپنے سر کو درد کرنے پر مجبور نہ کریں اور رات کافی ہو چکی ہے اور جا کر سو جائیں باقی جو ہونا ہو گا وہ تو ہو چکا ہے اب باقی اگے اللہ مالک ہے ہمیں زیادہ سوچنے کی ضرورت نہیں ہے آپ جا کر اس وقت آرام کریں آپ!!! ایسے ہی بہت تھک چکی ہیں شاید صبح اپ کا ٹیسٹ بھی ہے!!!"

وجدان نے اسے سمجھاتے ہوئے کہا تو وہ سر اثبات میں ہلا گئی۔۔۔!!! اور اسے اس کے ٹیسٹ کے متعلق یاد کروایا۔۔۔!!!!!!!!!

"آپ بالکل ٹھیک کہہ رہے ہیں میرے تو ذہن سے ہی نکل گیا تھا کہ میرا صبح ٹیسٹ اور گھر میں اتنی ٹینشنیں چل رہی ہیں ایک لفظ بھی نہیں پڑھا چلیں میں اپنے کمرے میں جاتی ہوں اور جا کر کچھ پڑھ لیتی ہوں آپ ہی جا کر ارام کر لیں گڈ نائٹ"

میرال کے کہنے پر وہ سر اثبات میں ہلا گیا۔۔۔۔

"اور ویسے بھی آپ ٹینشن لیے ہوئے بالکل بھی پیاری نہیں لگتی ہیں تو تھوڑا سا ٹینشنوں سے پرہیز کریں تاکہ مجھے اچھی لگے بری نہیں!!!"

وجدان نے مڑ کر اس کی طرف دیکھتے ہوئے آنکھ ونک کرتے ہوئے کہا تو میرال ہلکا سا مسکراتی ہوئی کمرے کی طرف چلی گئی!!! جب کہ وہ وہیں بیٹھتا ہوا کسی گہری سوچ میں ڈوب سا گیا تھا۔۔۔۔!!

اس کو میرال کا ٹینشن لینا یا پریشان ہونا بالکل بھی پسند نہیں تھا کیونکہ جہاں محبت ہوتی ہے وہاں پہ کسی اور کی وجہ سے اپنے لائف پارٹنر کو ٹینشن یا دکھ میں دیکھ کر بہت دکھ ہوتا ہے اور یہی کوشش کی جاتی ہے کہ وہ اس ٹینشن اس باہر نکل آئے اور ہم اس کی زندگی کو محبت اور خوشیوں سے بھر دیں!!!

وہ خود تو اندر جا چکی تھی لیکن ساتھ ہی ساتھ وجدان کے سارے خیالات کو بھی لے کر جا چکی تھی اس کے کہے الفاظ بار بار وجدان درانی کے دماغ میں گھوم رہے تھے آج وہ بہت خوش تھا کیونکہ آج میرال

نے خود یہ بات کے اقرار کیا تھا کہ وہ اسے دھوکہ نہیں دے سکتا وہ اس سے محبت کرتا ہے جسے سن کر وجدان کی خوشیوں کی کوئی حد ہی نہیں رہی تھی۔۔۔ کافی دیر تک وہی بیٹھتے ہوئے اپنے خیالات پر مسکراتے ہوئے وہ اٹھ کر کمرے کی طرف بڑھ گیا تھا اور سونے کے لیے کپڑے چینج کرتا ہوا بستر پر لیٹتا ہوا نیند کی گہری آغوش میں چلا گیا۔۔۔۔

* * *

دن کے چڑتے دن کا اجالا رات کی تاریکی پر پوری مکمل طور پر قابض ہو گیا تھا۔۔۔! اب رات کی تاریکی کا ایک بھی سایہ آسمان پر نہیں بچا تھا۔۔۔۔!!!

زندگی کا سفر انسان کو تھکا دینے والا ہوتا ہے۔۔۔!!! اس سفر میں کوئی آپ کا ساتھ دے یا نہ دے آپ کو اسے جاری رکھنا پڑتا ہے چاہے اپ اسے جیسے مرضی جاری رکھیں اکیلے رہ کر یا کسی کا ساتھ لے کر!!!

اسی طرح سب بھی اپنی زندگی کے معمول پر واپس آگئی تھی کچھ دن تو اس نے اپنی محبت کہ دیے ہوئے دھوکے پر بہت آنسو بہائے لیکن پھر اسے یہ سمجھ آگیا کہ اب اس سے ان انسوں کا کوئی فائدہ نہیں ہے وہ

یہ آنسو فضول میں بہا رہی ہے تو وہ اپنی زندگی کے معمول پر واپس لے آئی وہ اپنی زندگی اسی طرح گزارنے لگی جیسے اس دھوکے سے پہلے گزار رہی تھی!!!

صبح یونیورسٹی کے لیے تیار ہوتی ہوئی وہ تیار ہو کر اپنے کمرے سے نکلتے ہوئے وجدان کے ساتھ یونیورسٹی چلی گئی تھی۔۔۔

ان دنوں اس نے زوریز کو مکمل طور پر اگنور کیا تھا۔۔۔!!! وجدان کو یہ معلوم نہیں تھا کہ ارسا زوریز کو پسند کرتی ہے۔۔۔۔!! اگر وہ جانتا ہوتا تو شائید زوریز پر بہت ہی زیادہ غصہ ہوتا۔۔۔ پھر بھی وجدان ارسا کے چہرے کے ہر چھائے ہوئے دکھ اور اس کی آنکھوں کی سرخی جو رونے کی وجہ سے تھی ان کو پہچان گیا تھا۔۔۔۔

لیکن درانی ہاؤس میں اس بات سے صرف چند لوگ ہی واقف تھے۔۔۔۔ اسے یونیورسٹی کے سامنے اتارتا ہوا وہ گاڑی لیے ہوئے کمپنی کی طرف بڑھ گیا تھا۔۔۔۔

ارسا نے ابھی قدم یونیورسٹی کی طرف بڑھائے تھے ہی کہ پیچھے سے کسی نے اس کے چہرے پر ماسک رکھ دیا جس پر کلوروفارم چھڑکا گیا تھا۔۔۔۔

چند لمحوں تک خود کو بچانے کی بے سود کوشش کرنے کے بعد وہ آنکھیں موندتی ہوئی بے ہوش ہو گئی تھی۔۔۔!

دور کھڑا ہوا دایان ان کی طرف دیکھتا ہوا مسکرایا تھا۔۔۔ جب کہ اس کے آدمیوں نے ارسا کو گاڑی میں ڈالا اور اسے لیے ہوئے وہاں سے گاڑی بھگا لے گئے! کیا ارسا خود کو بچا پائے گی؟

* * *

وہ رسیوں سے گھرا ہوا وجود گردونوا میں ہونے والی ہوائی آلودگی کی وجہ سے مندی مندی سی آنکھیں کھولنے لگا۔۔۔! وہ کوئی اور نہیں بلکہ ارسا درانی ہی تھی جس سے دایان نے کڈنیپ کر کے اس جگہ پر رکھا تھا۔۔۔

یہ کمرہ مکمل طور پر بند پڑا ہوا تھا یہاں پہ کوئی روشنی کسی بھی قسم کی کوئی بھی چیز نہیں تھی سوائے اس کرسی کے جس پر ارسا درانی کو رسیوں سے باندھا گیا تھا۔۔۔

ارسا نے ہلکی ہلکی سی آنکھیں کھولی تو دیکھا کہ وہ ایک بند کمرے میں قید ہے جس جگہ اندھیرے کے سوا کسی چیز کا بھی بسیرا نہیں تھا۔۔۔

اسے ایک لمحے میں اپنے ساتھ ہوا ہوا پچھلا سارا واقعہ یاد آیا کہ کس طرح اسے کڈنیپ کیا گیا تھا اور کس طرح اسے بے ہوش کیا گیا تھا لیکن اس کے بعد اسے یہاں پر کیسے لایا گیا اس کے ساتھ کیا کیا گیا اسے کچھ بھی معلوم نہیں تھا۔۔۔۔۔۔۔

"آہ"

ارسا کا سر درد سے پھٹ رہا تھا کیونکہ کلوروفوم سے اس سے بے ہوش کیا گیا تھا اس وقت اس کے سر میں بہت شدید درد کی لہریں اٹھ رہی تھی جس کا برداشت کرنا اس کی بس میں نہیں تھا وہ ایک ہی لمحے میں درد سے کراہی۔۔۔۔

"میں میں یہاں کیسے ؟"

اس نے ہچکونے لیتے ہوئے لہجے میں اپنے آپ سے ہی سوال کیا تھا۔۔۔۔اس نے ہلنے جلنے کی کوشش کی تاکہ وہ یہاں سے نکل سکے اور خود کا بچاؤ کر سکے اپنا دفاع کر سکے لیکن اس کے جسم پر موجود رسیوں جنھوں نے اسے جکڑ رکھا تھا انہوں نے ایسا ہونے سے انکار کر دیا۔۔۔

"کوئی ہے کوئی ہے"

وہ زور سے چلائی تھی ! لیکن یہاں پر اس کی مدد کرنے کے لیے کوئی بھی شخص نہیں تھا جو اسے بچا سکے اسے لگا کہ شائید کوئی ہو جو اس کا دفاع کر سکے لیکن ایسا کوئی بھی شخص نہیں تھا جو اسے بچائے !!!!

وہ اس وقت خود کو بہت ہی زیادہ بے بس محسوس کر رہی تھی۔۔۔ !

جب ہی کمرے کا دروازہ کھولتے ہوئے کوئی شخص کمرے میں داخل ہوا تھا کمرے کے باہر کے حصے سے پڑتی ہوئی روشنی اس کمرے میں اس طرح چمکی تھی کہ ارسا کی انکھوں میں درد سا ہوا تھا اس نے فوراً اپنی آنکھیں بند کر لی تھی۔۔

روشنی کی وجہ سے وہ اس شخص کا چہرہ صحیح طریقے سے نہیں دیکھ پائی تھی لیکن وہ شخص کوئی اور نہیں بلکہ نایان ہی تھا جو کمرے کا دروازہ کھلا چھوڑتے ہوئے اس کی طرف بڑھا تھا۔۔۔

اس کے پاس اکر رک گیا تھا وہ اور ایک دم اس کے قریب جھکا۔۔۔

"?how are you wife to be"

وہ گمبیر لہجے میں سرگوشی کرتا ہوا ارسا کے ماتھے پر بھر ڈال گیا تھا ارسا نے سے غصے سے دیکھا !!

"بکواس بند کرو اپنی کون ہو تم اور کیوں لائے ہو مجھے یہاں پر ؟؟؟؟"

ارسا نے بھڑکتے لہجے میں غصے سے اس کی طرف دیکھتے ہوئے کہا اس کی انکھوں میں خون اترا یا تھا جسے دیکھ کر دایان مسکرا گیا اسے ڈر نہیں ایا بلکہ وہ خوش ہوا تھا!!!

"حوصلہ رکھو ارسا نکاح سے پہلے اتنا غصہ کرنے کی ضرورت نہیں بلکہ تمہیں تو خوش ہونا چاہیے ہر لڑکی کی خواہش ہوتی ہے کہ اس کا نکاح جلد از جلد ہو جائے کسی مرد کے ساتھ جڑ جائے اور ایک مرد تمہارے پاس خود چل کر آ رہا ہے اور تم یوں کر رہی ہو دیٹس نوٹ گڈ تھنگ!!!"

دیان ایک مرتبہ پھر اس کے کانوں پہ جھکتا ہوا آہستگی سے کہتا ہوا اسے مزید غصہ چڑھا گیا تھا۔۔۔۔!

"اب اتنا غصہ کرنے کی ضرورت نہیں ہے اور نہ ہی نخرے دکھانے کی ضرورت ہے کچھ ہی دیر میں مولوی اجائے گا اور ہمارا نکاح ہو گا سمجھی تم اور اگر تمہیں اس نکاح سے انکار کرنے کی کوشش بھی کی تو اپنے حشر کی ذمہ دار بھی تم خود ہو گی اگر یہ نکاح کر لو گی تو باحفاظت اپنے گھر تک پہنچ جاؤ گی تو اپشن تمہارے پاس ہے تمہیں جو بھی کرنا ہے تم طے کر لو۔۔۔!! چوائس از یورز!!!"

دیان نے اس کے سامنے کچھ اپشنز رکھتے ہوئے کہا تو وہ دھنگ رہ گئی نہ جانے وہ کون تھا جانتی تک نہیں تھی وہ اسے اور اس سے نکاح کیسے کر لیتی وہ؟ یہ تو وہ حساب ہو گیا جان نا پہچان میں تیرا مہمان!!!!

"دیکھو پلیز مجھے جانے دو میں نے تمہارا کیا بگاڑا ہے میں تم سے نکاح نہیں کر سکتی میں تو تمہیں جانتی تک نہیں ہوں"

ارسا نے التجائیہ لہجہ اپناتے ہوئے کہا جس پر وہ قہقہ لگا گیا۔۔۔!!!!

"جاننے کی کیا ضرورت ہے ایک دفعہ نکاح تو ہو لینے دو پھر تم میرے بارے میں سب جان جاؤ گی خیر اتنا جان لو کہ میرا نام دایان ہے۔۔۔۔! اور تمہارا ہونے والا شوہر ہوں میں"

دیان نے کہا تو وہ اس کی بات پر ٹھٹک کر رہ گئی اسے سمجھ ہی نہیں ارہا تھا کہ وہ کیا کرے سب کچھ سمجھنے سے قاصر ہو چکی تھی وہ؟؟؟؟

"م۔۔یں ن۔۔کاح کیسے میں یہ نکاح____!!!!"

وہ ہچکچاتے ہوئے کچھ بول نہیں لگی تھی کہ جب ہی دیان نے اس کی بات کاٹی۔۔۔!

"تم یہ نکاح کرو گی"

وہ شیطانی مسکراہٹ چہرے پر لیے ہوئے آہستگی سے کہتا ہوا کمرے سے نکل گیا جبکہ پیچھے سے ارسا چلانے لگی۔۔۔۔!

"رکو۔۔۔رکو چ۔۔۔ھوڑو مجھے یہاں رکو مجھے چھوڑو میں تم سے نکاح نہیں کروں گی چھوڑو مجھے کھولو نکالو یہاں سے مجھے"

نم آنکھوں کے ساتھ اس نے چلاتے ہوئے کہا۔۔اس کے لہجے میں نمی تھی، ہچکو نے کھا رہی تھی وہ!! گلے میں آنسوؤں کا پھندا اٹکا تھا۔۔۔۔۔!!!

"ن۔۔۔ہیں کروں گی میں یہ نکاح!"

وہ ایک دفعہ پھر سے چلائی تھی اور اس دفعہ اس کی آواز ختم ہوگئی تھی۔۔۔۔اب صرف سسکیوں کی اواز ہی بچی تھی جو ارسا درانی کی تھی!!!

* * *

"میں تمہارے بچے کی ماں بننے والی ہوں سادان درانی"

سادان درانی کے سامنے کھڑی زلیحہ نے کہا تو سادان درانی نے اسے غصے سے دیکھا اسے یقین ہی نہیں آیا تھا کہ وہ کیا کہہ رہی ہے؟

"وٹ یہ کیا کہہ رہی ہو تم کیا بکواس کیا کر رہی ہو تم"

سادان کو لگا کہ سامنے کھڑی زلیخہ شاید اسے جھوٹ بول رہی ہے تا کہ وہ اس سے شادی کر لے کیونکہ وہ اسے پسند کرتی ہے لیکن وہ یہ نہیں جانتا تھا کہ وہ جو کچھ بھی اس سے کہہ رہی ہے وہ سب کچھ حقیقت کی بنا پر کہہ رہی ہے !!

"میں کیا کہہ رہی ہوں میں جو کچھ بھی کہہ رہی ہوں میں سچ کہہ رہی ہوں پچھلے ایک ماہ سے میں پریگننٹ سادان درانی اور اب تمہارے لیے یہی بہتر ہے کہ تم میرے گھر اپنا رشتہ بھیجو کیونکہ اب مزید میں اپنے گھر والوں سے یہ بات نہیں چھپا سکتی "

زلیخا نے اسے وارننگ دیتے ہوئے کہا تو سادان درانی کسی گہری سوچ میں کھو گیا۔۔۔

"نو نیور کبھی بھی ایسا نہیں ہو سکتا سادان درانی تم جیسی گھٹیا اور بیچ لڑکی سے کبھی بھی شادی نہیں کر سکتا "

اب وہ اس کے کریکٹر تک ان پہنچا تھا جبکہ اس کا اپنا کریکٹر بھی کچھ خاص صاف نہیں تھا۔۔۔۔

"میرا کردار جو ہے وہ ہے سادان درانی لیکن تمہارا کردار مجھ سے بھی بدتر اور گھٹیا کردار ہے اور یاد رکھنا اگر تم نے مجھ سے شادی نہیں کی تو اگلے چھ دنوں کے اندر اندر تمہارے گھر اکر تمہاری یہ اصلیت بھی میں کھول دوں گی اور پھر تمہارا کیا ہو گا وہ تمہارے گھر والے ہی طے کریں گے سمجھے تم !!!"

وہ کسی بپھری شیرنی کی طرح اس پر بھنکاری تھی جب کہ اس کی بات سنتے ہوئے ساداں درانی صدمے میں اگیا تھا اسے سمجھ ہی نہیں ائی تھی وہ کیا کرے یہ بات اس کے لیے بہت ہی زیادہ شاکنگ تھی اس نے کبھی بھی سوچا ہی نہیں تھا ایسا کہ اس پر یہ گھڑی بھی آئے گی لیکن اپ اور کو اپنانا ہی پڑے گا!

✦•················•✦•················•✦

"!!!Let's ready Irsa"

بند اندھیرے میں ڈوبے ہوئے کمرے میں داخل ہوتے ہوئے اس نے ارسا کے پاس پہنچتے ہوئے اس نے ارسا کے کانوں کے قریب جھکتے ہوئے کہا جس پر ارسا نے اسے نظریں اٹھاتے ہوئے حیرانگی سے دیکھا تھا۔۔۔!!!

"کس لیے؟؟"

نہایت ہی غصے سے یہ سوال پوچھا گیا جب کہ اس کے دو لفظی سوال پر دایان کھلکھلا کر مسکرا گیا۔۔۔

"ارے بیوی ایک تو تم بہت ہی زیادہ بھولی ہو!!! نو نو سوری بیوی نہیں ہونے والی بیوی!!! آج ہمارا نکاح ہے۔۔۔۔!!!! تمھیں میں نے بتایا تو تھا۔۔۔۔!

چلو کوئی بات نہیں ہے میں تمھیں پھر سے بتا دیتا ہوں کہ آج ہمارا نکاح ہے اور مولوی صاحب آ چکے ہیں ہونے والی بیگم "

دایان نے ایک مرتبہ پھر سے اس کے کان کے قریب جھکتے ہوئے کہا۔۔۔!!!!! ارسا کی نظروں میں ڈر، خوف اتر آیا تھا۔۔۔!!!!

"اور شائید ت۔۔م بھی ب۔۔۔ے عقل ہو!! تمھیں میں نے پہلے بھی کہا تھا کہ میں تم سے شادی نہیں کروں گی مسٹر دایان"

وہ جھجھکتے ہوئے، ہچکچاتے ہوئے، ڈر اور خوف سے بھرپور پھر بھی اس کی آنکھوں میں آنکھیں گاڑھے ہوئے بولی!!!! اس کے سر میں بھی اس کی اس ہمت کو دیکھتے ہوئے دایان کھلکھلا کر مسکرا گیا تھا۔۔۔!!!

"کیا لگتا ہے تمہیں کہ میں تمہاری بات سنوں گا تمھیں واقعی لگتا ہے کہ جو تم کہہ رہی ہو اس پر عمل درامد کیا جائے گا کہ تم مجھ سے نکاح کرنے سے انکار کرو گی اور میں مان جاؤں گا کہ تم مجھ سے نکاح مت کرو بے وقوفی ہے تمہاری یہ تمہاری یہ اکڑ تمہارا یہ گھمنڈ تمہارا غرور تمہاری انا سب کچھ مٹی میں ملا دوں گا میں سمجھی مسٹر ارسا درانی"

دایان ایک ہی لمحے میں غصے سے اسے دیکھتے ہوئے کہہ گیا اس کی آنکھوں میں خون اترایا تھا تن بدن میں ارسا درانی کے اس جملے نے آگ لگا کر رکھ دی تھی۔۔۔۔۔!!

"میں نے تمہارا کچھ بگارا ہے کیا جو تم مجھ سے یہ بدلہ لے رہے ہو اگر میں نے تمہارا کچھ نہیں بگایا تو تم مجھ سے یہ بدلہ کیوں لے رہے ہو جانے کیوں نہیں دیتے مجھے کیوں یہاں پہ اغوا کر کے رکھا ہے اور کیوں مجھ سے نکاح کرنا چاہتے ہو"

ارسا نے غصے سے اسے دیکھتے ہوئے کہا تھا۔۔۔۔اس کے کہنے پر دایان نے اسے آنکھیں اچکاتے ہوئے دیکھا۔۔۔

"یہ سوال تم نے کیا نا صحیح میں یہی تو چاہتا تھا کہ تم اسے یہی پوچھو ہے میں تمہیں فلحال اس کا جواب تو نہیں دے سکتا لیکن میں تمہیں اتنا ضرور بتا سکتا ہوں کہ تم نے میرا کچھ نہیں بگاڑا لیکن تمہارے بہت ہی قریبی نے میرا بہت کچھ بگاڑا ہے جس سے میں یہ بدلہ لینا چاہتا ہوں اور اس سے بدلہ نے کے لیے سب سے اہم مہرا تم ہو اگر تم میرے قبضے میں ہو تو اس کا مطلب ہے کہ میرا بدلہ بہت جلد پورا ہو جائے گا لیکن اگر تم میرے قبضے میں نہیں ہو یا تمہیں میں چھوڑ دیتا ہوں یہ سوچ کر کہ تم نے میرا کچھ نہیں

بگاڑا تو پھر میرا بدلہ ادھورا رہ جائے گا لیکن مجھے کیا کرنا ہے مجھے اچھے طریقے سے پتہ ہے جس سے بھی میں نے بدلہ لینا ہے سب سے اہم مہرا تم ہو اس کا"

دایان نے اسے کچھ بتایا نہیں تھا لیکن پھر بھی اس پر اتنی حقیقت ضرور عیاں کی تھی کہ وہ اس کے کسی بھی بہت ہی قریبی سے بدلہ لینا چاہتا تھا جس کی وجہ سے وہ اس سے نکاح کر رہا تھا۔۔۔۔!!!!

اس کی باتیں سنتے ہوئے ارسا کو کچھ سمجھ نہیں آئی تھی اس نے حیرانگی اور پریشانگی سے اسے دیکھا تھا اسے لگ رہا تھا کہ جیسے وہ جھوٹ بول رہا ہے اس کا ایسا کون سا اپنا ہے جو اس کا کچھ بھی بگاڑ سکتا ہے یا کچھ بھی ایسا کر سکتا ہے جس کی وجہ سے دایان کو بدلہ لینا پڑے!!!

"جھوٹ بول رہے ہو تم ایسا کچھ بھی نہیں ہو سکتا جھوٹے ہو تم اگر تم مجھے اغواہ کر سکتے ہو تو یعنی کہ تم کچھ بھی کر سکتے ہو اور جھوٹ بولنا تو تمہارے لیے پھر بہت ہی عام کام ہے"

اور کسی بپھری شیرنی کی طرح اس پر پھنکارتے ہوئے بولی تھی جس پر دایان نے ایک زوردار قہقہہ لگایا تھا۔۔۔!!!

"او تو تمھیں ایسا لگتا ہے کہ میں جھوٹ بول رہا ہوں تو میں ایسا کیوں لگتا ہے ہم؟ تمہیں یہ تو نہیں لگتا کہ کہیں میں تمہیں پسند کرتا ہوں یا تمہارے پیچھے عاشق ہوں تمہارا دیوانہ ہوں اور تمہیں اغوا کر کے یوں

نکاح کر رہا ہوں؟؟؟ نہیں نہیں ایسا بالکل بھی نہیں ہے میں تم سے نکاح سے اپنا بدلہ لینے کے لیے کر رہا ہوں اور یہ بات سچ ہے اور اس بات کا یقین دلانے کے لیے مجھے تمہیں کوئی بھی ضرورت نہیں ہے سمجھی مسٹر ارسا درانی نو نو مسسز دایان ____"

دایان نے ایک مرتبہ پھر سے اسے ساری بات کا کچھ اہم پہلو بتاتے ہوئے کہا اور اسے یہ یقین کروایا کہ وہ اس سے محبت عشق پیار اس سے کچھ بھی نہیں کرتا بلکہ وہ صرف اس کا بدلہ اور ضد ہے۔۔۔! وہ اسے سب کچھ بتا ہی رہا تھا پھر اسے بتاتے بتاتے ایک جگہ پر آتے ہوئے رک گیا جیسے کہ اس سے اگے بولا ہی نہ گیا ہو یا دل نے بولنے سے انکار کر دیا ہو!!!!!!

"اور اگر میں یہ نکاح نہ کروں تو؟؟"

ارسا نے جیسے اسے چیلنج کرنے والے لہجے میں کہا۔۔۔۔۔!

"او تو تم مجھے چیلنج کر رہی ہو ویری نائس لیکن تمہاری اطلاع کے لیے عرض ہے کہ تمہارے پاس مجھ سے نکاح کرنے کے سوا کوئی بھی آپشن نہیں ہے دیکھو میں تمہیں بتاتا ہوں صبح تم یونیورسٹی جا رہی تھی اور تمہیں ہم یہاں لے آئے اب تم مجھ سے نکاح کرو تو ہی واپس جاؤ گی جتنی جلدی نکاح کر لو گی اتنی جلدی پہنچ جاؤ گی اپنی یونیورسٹی واپس کیونکہ ابھی تمہیں یہاں صرف دو ہی گھنٹے ہوئے ہیں اور جہاں تک

مجھے لگتا ہے تمہاری یونیورسٹی ابھی مزید تین گھنٹے تک چلتی رہے گی اور اگر تم مجھ سے نکاح کر لو گی ابھی تو پھر اتنی ہی جلدی تم پہنچ جاؤ گی اور کسی کو بھی اس بات کے بارے میں پتہ نہیں لگے گا انڈرسٹڈ اور اگر تم نے اپنے بھائی میں سے کسی کو بھی بتانے کی کوشش کی تو یاد رکھنا ان کی جان لینا بھی میرے لیے کوئی مشکل کام نہیں ہے میرا ایک اشارہ اور تمہارا بھائی اس دنیا سے رخصت______"

"شٹ اپ!!!"

وہ نہایت ہی سفاکیت سے بول ہی رہا تھا جب ہی ارسا نے ان دو لفظوں سے اس کا منہ بند کروایا!

"دیکھو تمہیں برا لگا نا اور اگر تم مجھ سے نکاح نہیں کرو گی پھر یہ برا لگنا پھر تمہاری زندگی کا معمول بن جائے گا پوری زندگی تمہیں ایسے ہی برا لگتا رہے گا اور میں ایسے ہی اپنی مسز کو دکھوں میں تو نہیں چھوڑ سکتا جب تمہارا بھائی مر جائے گا تب بھی تمہیں نکاح مجھ سے ہی کرنا پڑے گا تو اس سے بہتر ہے کہ اپنے بھائی کو زندہ ہی رہنے دو کیوں اس کو مروانا چاہتی ہو اور چپ چاپ سے نکاح کر لو۔۔۔!"

دایان نے اسے دھمکاتے ہوئے کہا ارسا اس کے دھمکانے سے ڈر تو نہیں رہی تھی لیکن پھر اپنے بھائی کو کھونے سے بھی تو وہ ڈرتی تھی اگر وہ اسے کڈنیپ کر سکتا تھا اور اسے اس جگہ پہ لا سکتا تھا کسی کو بھی پتہ لگے بغیر یعنی کہ وہ کچھ بھی کر سکتا تھا لیکن اس طرح اس بات سے انجان تھی کہ اس کا بھائی بھی بہت

طاقتور ہے وہ اس کا کچھ نہیں بگاڑ سکتا لیکن وہ اس کی باتوں میں اگئی تھی اور ویسے بھی دایان صرف اسے ڈرا رہا تھا اس کا مقصد ہرگز وجدان کو کوئی بھی نقصان پہنچانے کا نہیں تھا کیونکہ اس کا مہرا وجدان نہیں تھا کیونکہ اس نے بدلا وجدان درانی سے نہیں لینا تھا بلکہ التمش درانی اور المیر درانی سے لینا تھا۔۔۔۔!

"ٹھیک ہے میں تم سے نکاح کرنے کے لیے تیار ہوں لیکن یہ مت سمجھنا کہ میں تم سے ہار گئی کہ تم نے جنگ کا آغاز کیا ہے اس کا خاتمہ میں کروں گی"

ارسا نے اس کی نظروں میں نظریں گاڑھے ہوئے ایک ایک لفظ چبا کر کہا تھا۔۔۔۔!

"یہ کی نا تم نے اچھی لڑکیوں والی بات شاباش اب میں تمہاری رسیاں کھول دیتا ہوں اور اب تم تیار رہو ہمارا نکاح جلد از جلد ہو جائے گا اب تیار ہو جاؤ مسز دایان بننے کے لیے"

سفاکیت بھری مسکراہٹ لیے ہوئے وہ اگے بھرا اور ایک ایک کر کے ارسا کے جسم کو ان رسیوں سے آزاد کروانے لگا۔۔۔!

اس نے جیسے ہی ارسا کو رسیوں سے آزاد کیا تو فوراً اس کا ہاتھ تھامنے لگا جب ہی ارسا نے فوراً اس کا ہاتھ جھٹکتے ہوئے اپنا ہاتھ اس کے ہاتھ سے چھڑوایا اور غصے سے اسے دیکھا۔۔۔۔!

"خبردار جو تم نے مجھے چھونے کی کوشش بھی کی تو ورنہ تمہاری جان نکال کر رکھ لوں گی میں سمجھے"

ارسا نے اس کی طرف انگلی اٹھاتے ہوئے اسے وارن کرنے والے لہجے میں کہا۔۔۔

"ابھی ان رسیوں سے نکلی نہیں زبان بھی اگئی تم میں خیر جو بھی ہو تمہیں لگا میں ڈالنا میرا کام ہے اور رہی بات تمہیں چھونے کی مسز میں تمہیں ابھی نہیں چھووں گا گستاخی میں پہلے کرنا بھی نہیں چاہتا!!!! میں تو تمہیں نکاح کے بعد چھووں گا ہماری ویڈنگ نائٹ کے وقت جب تم میرے قریب______"

"یہ تمہاری بھول ہے کہ میں تم سے نکاح کروں گی"

دایان اپنی ہی دھند میں بولے جا رہا تھا جب ہی ارسا نے اسے ایک ہی جھٹکے میں پیچھے کی طرف دھکا دیا۔۔۔!! اس یک دم ہونے والی افتاد پر دایان خود کو سنبھال نہیں پایا تھا اور وہ فورا سے پیچھے کی طرف گرا تھا جب ہی ارسا نے اسے بتایا کہ اس سے نکاح نہیں کرے گی اور وہ فورا وہاں سے باہر کی طرف بھاگی تھی جب کہ اسے دیکھتے ہوئے دایان مسکرا گیا تھا۔۔۔!!

"افف!!! ارسا تم خود کو کتنا چالاک سمجھتی ہو لیکن حقیقتا تم بہت ہی بھولی ہو۔۔۔۔!! ویسے ماننا پڑے گا غصہ تو تم مین کوٹ کوٹ کر بھرا ہے لیکن میں بھی دایان ہوں کسی سے کم نہیں ہوں پورے انتظامات کر کے رکھے ہیں میں نے۔۔۔۔!!"

وہ ارسا کی بھاگتی ہوئی پشت کی طرف دیکھتے ہوئے بولا اس کے چہرے پر شیطانی مسکراہٹ تھی وہ ایک جھٹکے سے اٹھتا ہوا نیچے زمین سے لگی مٹی کو اپنے جسم سے جھاڑنے لگا!!!!

ارسا تیز تیز قدم لیے ہوئے باہر کی طرف بڑھ رہی تھی یا یہ کہنا بہتر ہو گا کہ وہ بھاگتے ہوئے باہر کی طرف بڑھ رہی تھی وہ دروازے کے قریب پہنچی ہی تھی جب ہی تقریبا سات آدمی اس کے سامنے اکر رکے تھے جنھوں نے اس کے قدموں کو ایک لمحے میں بریک لگائی تھی!!!!

"کیا لگتا ہے تمہیں ارسا درانی کہ میں اتنا ہی کچا کھلاڑی ہوں کہ مجھے چکمہ دے کے یہاں سے بھاگ جاؤ گی اور میں کچھ بھی نہیں کر پاؤں گا میں بہت ہی پروپلان آدمی ہوں مجھ سے جیت پانا یا مجھ کو انکار کرنا تمہارے بس میں نہیں ہے اور میں تو تمہیں پیار سے سمجھا رہا تھا لیکن وہ تم ہی ہو جس نے مجھے تم پر سختی کرنے پر مجبور کیا اب یہ کیا ہے اس کو بھگتنا بھی تو تمہارا ہی کام ہے نا!!!!"

وہ آہستگی سے قدم ارسا کی طرح بڑھاتے ہوئے بولا۔۔۔!! ارسا کو بالکل بھی امید نہیں تھی کہ وہ اس طرح پکڑی جائے گی یا دایان اسے پکڑ لے گا لیکن اب وہ اس کے قبضے میں ایک مرتبہ پھر سے اچکی تھی ایک لمحے کے لیے تو اس کے دل کو بہت ہی خوشی ہوئی تھی تو وہ اس کے چنگل سے بچ گئی ہے لیکن اب پھر سے دل میں خوف کہ لہر دوڑ رہی تھی اس کی انکھوں میں خوف طاری ہو چکا تھا دل زور سے دھڑکنے

لگا تھا جب ہی دایان بالکل اس کے قریب اکر رکا اور غصے سے اس کے ہاتھوں کو پکڑتا ہوا اندر کی طرف بڑھنے لگا!!!!

"نہیں نہیں مجھے تم سے شادی نہیں کرنی ہے جاہل شخص چھوڑو مجھے بے وقوف، پاگل!!!"

ارسا نے لاکھ کوششیں کی کہ وہ اس سے اپنا ہاتھ چھڑوا لے لیکن اس کی ساری کی ساری کوششیں اس کی بے سود رہی وہ اسے غصے سے مولوی صاحب کے پاس لے ایا تھا!!!!

••┈┈•••◯◯❁❁○○•••┈┈••

"مولوی صاحب نکاح پڑھانا شروع کریں!!"

اس کمرے میں پہنچتے ہوئے دایان نے ایک لمحے میں مولوی صاحب کو حکم صادر کیا تھا۔۔۔

"لیکن لڑکی کی اجازت کے بغیر نکاح نہیں کیا جاسکتا"

ارسا کی حالت کو مولوی صاحب بہت اچھے سے سمجھ گئے تھے انہوں نے دایان کو بتاتے ہوئے کہا جب ہی دایان نے اپنی جیب سے پستول نکالی۔۔۔۔!

"آپ نکاح پڑھائیں گے یا نہیں؟؟؟"

اس نے ڈرا دینے والی خوف سے بھرپور آواز میں مولوی صاحب کا دل خوف سے دھڑکاتے ہوئے کہا تو مولوی صاحب فوراً سر اثبات میں ہلا گئے جان عزیز تھی انہیں اپنی !!

"پڑھاؤں گا پڑھاؤں گا ضرور نکاح پڑھاؤں گا میں"

مولوی صاحب نے ایک لمحے میں ہی سر ہاں میں ہلاتے ہوئے کہا پہلے تو ارسا کو پھر ایک مرتبہ خوشی ہوئی کہ شاید اس کا یہ نکاح نہ ہو لیکن یہ ستم گر ایسا کچھ بھی نہیں ہونے دے رہا تھا اب اسے مجبوراً اس سے نکاح کرنا ہی پر تھا اور اسی وقت ارسا کو اس کی دھمکی یاد آئی تھی جب اس نے وجدان کو مارنے کی بات کی تھی !!!!

دایان سامنے پڑے ہوئے صوفے پر بیٹھ گیا تھا اور اسی وقت اس نے ارسا کو بھی وہاں پر چپ چاپ بیٹھنے کا اشارہ کیا ارسا خاموشی سے آہستگی سے وہاں پر بیٹھ گئی۔۔۔۔ وہاں پر کچھ اور مزید لوگ تھے جو شاید وہ اس نکاح نے کہا کہ گواہ تھے۔۔۔۔ !!!!

دایان کے اشارا کرنے پر مولوی صاحب نے نکاح شروع کیا تھا !!! پہلے وہ ارسا درانی سے متوجہ ہوئے تھے !!!

"ارسا درانی ولد التمش درانی آپ کا نکاح دایان سے پچاس لاکھ بعوض حق مہر کیا جاتا ہے کہ اپ کو یہ نکاح قبول ہے ؟؟؟"

ان کی بات سنتے ہوئے وہ کچھ دیر تک خاموش رہی دل تو چاہ رہا تھا کہ اسی وقت اس نکاح سے انکار کر دے لیکن پھر اسے قبول ہے کہنا ہی پڑھا کیونکہ شاید اس پر دایان کی دی ہوئی دھمکی اثر کر گئی تھی !!!!!!!

"و۔۔۔بول ہے !!!"

"کیا آپ کو یہ نکاح قبول ہے "

"ق۔۔ق۔۔ قبول ہے"

کیا آپ کو یہ نکاح قبول ہے

"قبول ہے"

اس نے ہچکونے لیتے ہوئے جھجکتے ہوئے آہستگی سے انکھوں میں نمی لیے ہوئے کہہ دیا کہ اسے دایان سے نکاح قبول ہے !!

اس کے بعد مولوی صاحب دایان سے متوجہ ہوئے تھے !!!

"دایان آپ کا نکاح ارسا درانی ولد التمش درانی سے پچاس لاکھ بعوض حق مہر کیا جاتا ہے کہ اپ کو یہ نکاح قبول ہے ؟؟؟"

"قبول ہے"

ایک ہی لمحہ میں کہا گیا!

"کیا آپ کو یہ نکاح قبول ہے؟"

"قبول ہے"

"کیا آپ کو یہ نکاح قبول ہے؟"

"قبول ہے"

دایان نے اس نکاح کو قبول کرنے میں صرف اور صرف 40 سیکنڈ لگائے تھے اس کے بعد مولوی صاحب نے ان دونوں سے دستخط کرواتے ہوئے نکاح کی دعا پڑھائی تھی لیکن اس وقت ارسا صرف رو رہی تھی اس کی انکھوں میں نمی کے سوا کچھ بھی نہیں تھا آنکھوں میں غصہ تھا صرف دایان کے لیے تھا اس کا دل تو چاہ رہا تھا ابھی کے ابھی اس شخص کی جان لے لے لیکن اس وقت وہ بے بس تھی وہ کچھ نہیں کر سکتی تھی!!! وہ ارسا درانی سے ارسا دایان بن چکی تھی۔۔۔!

"بربادی مبارک ہو مسز"

دایان آہستگی سے اس کی طرف سرکتے ہوئے اس کے کان میں نیچے کی طرف جھکتے ہوئے سرگوشی کر گیا!!!!

"خبردار جو اس بارے میں کسی کو بھی کچھ بھی بتایا تو"

دایان نے اسے دھمکاتے ہوئے کہا!

اس کی بات سنتے ہوئے ارسا کا دل زور سے ڈرتا دھڑکا آنکھوں میں مزید نمی اترائی تھی کچھ لمحات بعد دایان نے اپنے وعدے کے مطابق اسے اس کی یونیورسٹی کے سامنے چھوڑ دیا تھا لیکن اب اس کا دل نہیں کر رہا تھا کہ وہ اندر جائے یا پڑھے اور ویسے بھی اب صرف اور صرف 15 منٹ ہی بچے تھے چھٹی ہونے میں وہ سامنے والے کیفے میں جا کر بیٹھ گئی!!!

ایک کپ چائے کا پیتے ہوئے اس نے اپنے دماغ کو سکون دیا تھا۔۔۔!!! کچھ دیر بعد چھٹی ہو گئی تھی یونیورسٹی کی اور وجدان اسے لینے آیا تھا وہ اس کے ساتھ بیٹھتے ہوئے درانی ہاؤس کی طرف چل دی تھی لیکن اندر ہی اندر گھٹ رہی تھی اس نے اس بارے میں کسی کو کچھ بھی نہیں بتایا تھا اور یہی اسی سب سے بری غلطی تھی!!!

✦•················•✦•················•✦

"کیا بات ہے ارسا پریشان لگ رہی ہو؟؟"

وہ گاڑی درانی ہاؤس کی طرف بڑھا رہا تھا۔۔۔۔ وجدان کی نظر جیسے ہی اس پر گئی تو اس نے ارسا کو کسی پریشانی میں مبتلا پایا۔۔۔۔! تو فوراً اس سے سوال کیا۔۔۔ جس پر ارسا نے اسے حیرانگی سے دیکھا کہ وہ جتنا بھی اس سے چھپا رہی تھی پھر وہ پہچان ہی گیا تھا کہ وہ پریشان ہے!!!

وجدان کی طرف دیکھتے ہوئے ارسا کا دل چاہا تھا کہ ایک ہی لمحے میں اسے ساری حقیقت بتا دے کہ آج اس کے ساتھ کیا کیا ہوا!!!!

لیکن پھر اس کے ذہن میں دایان کی بات آئی تھی۔۔۔۔!!!!

("اگر تم نے اس بارے میں کسی کو بھی بتایا تو تمھارا بھائی زندہ نہیں بچے گا۔۔۔۔!")

وہ ایک لمحے کے لیے ڈر سی گئی تھی۔۔۔۔!!! اس کا دل زور سے دھڑکا تھا لیکن پھر اس نے اپنے آپ کو وجدان کو ساری حقیقت بتانے سے روکا تھا!!!

"ارسا؟؟ کہاں کھوئی ہوئی ہو؟"

ارسا کو کسی اپنی ہی سوچ میں کھویا ہوا دیکھ کر وجدان نے اس کے سامنے چٹکی بجاتے ہوئے کہا تو ارسا فوراً ہوش میں آئی۔۔۔!!!!

"کہیں نہیں بھائی وہ بس ٹیسٹ نہیں ٹھیک ہوا آج میرا!!!!!"

اس نے ایک ہی لمحے میں اپنی پھولی کے ساتھ اس سے جھوٹ کہہ دیا۔۔۔۔!!!

وجدان کو کچھ لمحوں کے لیے تو لگا کہ جیسے وہ جھوٹ بول رہی ہے لیکن پھر اس نے سوچا کہ وہ اس کی بہن ہے اس سے کیوں جھوٹ بولے گی وہ!!! اور ویسے بھی ارسا اپنی پڑھائی کو لے کر بہت ہی زیادہ ایموشنل کو جاتی ہے!!!

اس کی بات پر وہ سر اثبات میں ہلاتا ہوا تیز روانی سے گاڑی کو درانی ہاؤس کی راہ پر ڈال گیا تھا۔۔۔۔!!!!!

"آئم سوری بھائی میں آپ سے یہ سب کچھ چھپانا نہیں چاہتی تھی۔۔۔۔!!!! لیکن میں یہ سب کچھ آپ کو بتا کر آپ کو کھو بھی نہیں سکتی تھی۔۔۔۔۔! آئم رئیلی سوری بھائی!!!!!"

ارسا نے وجدان اسے نظریں چراتے ہوئے اندر ہی اندر گھٹتے ہوئے خود سے ہی کہا تھا۔۔۔! اس کی آنکھوں سے کچھ آنسو بہتے ہوئے اس کے رخساروں پر آئے ضرور تھے لیکن وہ انھیں ایک جھٹکے میں صاف کر گئی تھی۔۔۔

* * *

اس نے گاڑی لاتے ہوئے ایک بڑے سے ریسٹورنٹ کے قریب روکی تھی وہ اسے پارکنگ ایریے میں پارک کرتا ہوا وہ باندر کی طرف بڑھا تھا۔۔۔! ساداں درانی کو زلیخہ نے یہاں پر کسی کام سے بلایا تھا! وہ جیسے ہی ریسٹورنٹ کے اندر پہنچا تو سامنے ہی اسے زلیخہ بیٹھی ہوئی دیکھائی دی وہ تیز قدم لیے ہوئے اس کے پاس پہنچا۔۔۔!!!!

"کیوں بلایا ہے تم نے مجھے یہاں پر زلیخہ؟؟؟"

وہ اس ٹیبل پر زلیخہ کے سامنے پڑی ہوئی کرسی پر بیٹھا اور سرد مہری بھری لہجے میں جواب دیا۔۔۔!!!!!

"مجھے کوئی شوق نہیں ہے تمھیں یہاں پر بلانے کا۔۔۔!!! سمجھے مسٹر ساداں درانی اپنی غلطیوں کی وجہ سے ہی تمھیں یہاں پر آنا پڑا ہے"

زلیخہ نے ماتھے پر تیوری چڑھائے ہوئے ایک ایک لفظ چبا کر کہا تو سارا کے ماتھے پر بل عیاں ہوئے!

"اپنی ان فضول باتوں کو بند کرو زلیخہ اور سیدھے طریقے سے مجھے بتاؤ یہاں کیوں بلایا ہے مجھے؟ ایسی بھی کیا بات کرنی ہے تمھیں؟؟؟"

وہ بھی ماتھے کر تیوری چڑھائے ہوئے غصے سے بولا تو زلیخہ نے نظریں گھمائی!!!!!

"میں نے تمھیں چھ دن تک کا وقت دیا تھا کہ تم اپنے گھر والوں سے بات کر لو تین رہ گئے ہیں بس تمھارے پاس تم نے بات کی یا نہیں کی؟؟"

زلیخہ نے اسے اپنی اور اس کی ہوئی پچھلی مرتبہ کی بات یاد دلاتے ہوئے کہا۔۔۔۔!!!!

"نہیں کی ہے میں نے بات!!"

دوٹوک لہجے میں جواب دیا گیا تھا۔۔۔۔!!!

"تو کب کر رہے ہو؟"

اس کی بات سن کر فوراً سادان سے یہ سوال کیا گیا تھا۔۔۔۔۔!!!!

"نہیں کر رہا ہوں میں بات اور نا ہی میں کبھی کروں گا۔۔۔۔!!! اور مجھے تمھاری بات پر بالکل بھی یقین نہیں ہے زلیخہ کیا پتہ یہ بچہ میرا ہے بھی کہ نہیں؟"

سادان نے اس بچے کو اپنانے سے انکار کر دیا تھا جس زلیحہ نے اسے گھور کر دیکھا۔۔۔۔ زلیحہ کی آنکھوں میں خون اتر آیا تھا۔۔۔۔!!!!

"یہ کیا بکواس کر رہے ہو تم؟؟؟ ایسا کیسے کہہ بھی سکتے ہو تم سادان درانی!! تمھیں شرم نہیں آ رہی ہے کیا جو تم اپنی ہی آنے والی اولاد کے بارے میں یہ کہہ رہے ہو؟؟"

اس کی آنکھوں میں نمی اتر آئی تھی سادان کی باتیں سنتے ہوئے۔۔۔۔!!! اس نے نم لہجے میں ہی سہی لیکن پھر بھی غصے سے کہا۔۔۔۔

"بکواس نہیں کر رہا ہوں میں! جو بھی کہہ رہا ہوں سب سچ ہی کہہ رہا ہوں کیا تمھارے پاس کوئی ثبوت ہے؟ کہ یہ بچہ میرا ہے؟؟؟ نہیں!! تو پھر میں کیسے مان لو کہ تمھارے پیٹ میں جو بچہ پل رہا ہے وہ میرا ہے؟؟"

سادان نے اس سے جان چھڑوانے کے لیے اس سے ثبوت مانگا تھا۔۔۔۔! زلیحہ نے حیرانگی سے اسے دیکھا جب کہ یہ ساری باتیں سادان دل سے کہہ رہا تھا اسے واقع ہی ایسا نہیں لگتا تھا کہ زلیحہ جو کہہ رہی ہے وہ سب سچ ہے کہ یہ بچہ اس کا ہے!!!

"تمھیں لگتا ہے نا کہ میں جو کچھ بھی کہہ رہی ہوں وہ سب کچھ جھوٹ کہہ رہی ہوں!! اور تم نے ابھی مجھ سے کیا کہا؟ کہ تمھیں ثبوت چاہیئے نا؟ تو اس کا جواب ہے میرے پاس ثبوت ہے میرے پاس ہم لوگ ابھی ہی لیبارٹری چلتے ہیں اور ڈی ان اے ٹیسٹ کروا لیتے ہیں!! جس سے ہمیں یہ پتہ چل جائے گا کہ یہ بچہ تمھارا ہی ہے"

اس نے ٹیبل پر ہاتھ رکھتے ہوئے تھوڑا سا آگے بڑھتے ہوئے اسے آہستگی سے ہی کہا تو کہ کوئی بھی ارد گرد بیٹھا ہوا شخص اس کی بات سن نا لے!!!!

آہستگی سے ہی سہی مگر پھر بھی اس کے الفاظوں، اور اس کے لہجے سے غصہ ٹپک رہا تھا۔۔۔

"ٹھیک ہے!! ہم ابھی لیں جا کر ڈی ان اے ٹیسٹ کروائے گے تا کہ سب دودھ کا دودھ اور پانی کا پانی ہو!!!!"

سادان کو اس کی بات سہی لگی تھی اس کو یہی مناسب لگا تھا کہ وہ لیبارٹری جا کر ڈی ان اے ٹیسٹ کروا لیں! اس کی بات سنتے ہوئے زلیحہ ایک جھٹکے میں اس ٹیبل سے اٹھتی ہوئی باہر کی طرف بڑھ گئی تھی۔۔۔! جب کہ سادان درانی بھی اس کے ساتھ ساتھ ہی چل رہا تھا۔۔۔۔۔!!!!

باہر پہنچتے ہوئے اس نے گاڑی کا دروازہ کھولتے ہوئے اسے اندر بیٹھایا تھا۔۔۔۔!! اور خود بھی گاڑی کے دوسرے دروازے سے ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھتا ہوا گاڑی کو لیباٹری کی راہ پر ڈال گیا۔۔۔۔

اب بہت ہی جلد اس پر یہ حقیقت عیاں ہونے والی تھی کہ وہ باپ سننے والا ہے۔۔۔! اور جو کچھ بھی زلیخہ نے اس سے کہا ہے وہ سب کچھ سچ ہے اور اس میں ایک لفظ بھی جھوٹ نہیں ہے۔۔۔۔!!

••·········•••○○❀❀○○•••·········••

وہ دونوں لیباٹری کے سامنے آرکے تھے۔۔۔۔!!!! سادان درانی نے گاڑی ایک جگہ روکتے ہوئے اسے پارک کرتے ہوئے زلیخہ کو گاڑی سے اتار کر وہ دونوں اندر کی طرف بڑھے تھے۔۔۔۔!!

اندر پہنچتے ہوئے سادان اور زلیخہ دونوں نے اپنے ڈی این اے ٹیسٹ کے لیے سیملز دیے تھے! انھیں رپورٹس کل ملنی تھی۔۔۔۔!

اگلے دن پھر سے وہ دونوں وہی پر اسی جگہ پر موجود تھے۔۔۔۔!!! سادان نے گاڑی روکی اور اسے لیے ہوئے اندر کی طرف بڑھ گیا۔۔۔۔

اندر پہنچ کر انھوں نے رپورٹس لی تھی۔۔۔

"یہ لو تمھارا جھوٹ!!!!"

سادان نے وہ لفافہ اس کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا تو زلیحہ نے غصے سے بھری نگاہ اس پر ڈالی۔۔۔!!!!

"دیکھتے ہیں جھوٹ ہے یا سچ؟؟"

زلیحہ نے وہ لفافہ پکڑتے ہوئے آہستگی سے اسے چیلنج کرنے والے لہجے میں کہا تو سر نفی میں جھٹک گیا۔۔۔!

زلیحہ نے وہ لفافہ کھولا اور مسکرا کر اس کی طرف دیکھا۔۔۔!! جس پر سادان نے اس کی طرف سوالیہ نظروں سے دیکھا۔۔۔۔

"کیا؟"

سادان نے اس کی طرف دیکھتے ہوئے سوال کیا۔۔۔!!!!

"یہ لو میری سچائی کا نامہ!!!! میں سچی تھی اور تم نے مجھے جھوٹا کہا لیکن اس رپوڑت نے میری ساری سچائی کو میری ساری حقیقت کو تم پر واضح کر دیا۔۔۔ یہ ثابت کر دیا کہ میری کوکھ میں پلنے والا بچہ تمھارا ہی ہے!!!! یہ لو دیکھ لو یہ ہے ثبوت جو تم نے مجھ سے مانگا تھا۔۔۔"

زلیخہ نے غصے سے بھرپور لہجے کے ساتھ ساتھ،، آنکھوں میں نمی لیے ہوئے،، اس نے ایک ایک حرف اس پر عیاں کیا زلیخہ سجاد کی باتوں کی سچائی جو وہ خود بیان نہیں کر سکی تھی اس کی یہ سچائی ان رپورٹس نے بیان کر دی تھی۔۔۔۔

سادان نے حیرانگی سے اس کے ایک ایک حرف کو سنا اور پھر ایک ہی جھٹکے میں اس کے ہاتھوں سے وہ رپورٹس پکڑی!!!!!

اور جیسے ہی اس نے ان رپورٹس کو دیکھا تو سادان درانی کی آنکھیں کھلی کی کھلی رہ گئی تھی۔۔۔ اس کے لیے یہ بات ہر حد نا قابلِ یقین تھی۔۔۔ لیکن حقیقت تو یہی تھی اس بچے کا باپ وہ ہی تھا۔۔۔۔!!!!!!

زلیخہ نے اس سے سچ ہی کہا تھا۔۔۔

"کیا کرو گے اب سادان درانی؟ کیا اب ان رپورٹس کو بھی جھوٹا کہو گے؟؟؟"

زلیخہ نے طنزیہ، فخریہ مسکراہٹ چہرے پر لیے ہوئے کہا تو سادان درانی نے غصے سے اسے دیکھا۔۔۔

"اب تو تمھیں مجھے اپنانا ہی پڑے گا"

زلیخہ نے نظریں گھماتے ہوئے کہا۔۔۔۔!!! جب ہی وہ اس کا ہاتھ تھامتے ہوئے اسے لیباٹری سے باہر لے آیا۔۔۔

"نہیں!!!! میں تمھیں نہیں اپناؤ گا!!!! کیونکہ مجھے تم سے محبت نہیں ہے اور نا ہی مجھے لگتا ہے کہ تم مجھ سے محبت کرتی ہو!!! تو پھر ہم اپنے درمیان فضول رشتہ کیوں قائم کرے؟؟ اور رہی بات اس بچے کی تو تم ابارشن کروالو تمھیں جتنے پیسے چاہئیے تمھیں میں دوں گا اور______"

"چٹاخ"

سادان سفاکیت سے بھرپور لہجے میں کہہ رہا تھا۔۔۔!! اس نے اپنی زبان سے مزید کچھ غلط الفاظ ادا کیے تھے ہی اسی وقت زلیخہ کا نرم و نازک ہاتھ اس کے گال کی زینت بن گیا۔۔۔

زلیخہ نے اس قدر زور سے تھپڑ مارا تھا کہ سادان درانی کی گال مکمل طور پر لال ہو گئی تھی۔۔۔! سادان درانی ایک نظر اپنے ارد گرد کھڑے لوگوں کی طرف دوڑائی جو بغور انھیں ہی گھورے جا رہے تھے اور پھر اس نے غصے سے بھری ہوئی آنکھوں کے ساتھ زلیخہ کو دیکھا۔۔۔!!

"بکواس بند کرو تم اپنی!!! تمھیں نہیں رشتہ بنانا تھا میرے ساتھ تو مت بناتے پہلے ہی میرے قریب مت آتے پہلے ہی مجھ سے فاصلہ برقرار رکھتے تاکہ آج اس بات کی نوبت ہی نا آتی۔۔۔!!!

اور کتنے سنگ دل ہو تم!!! تم اس معصوم جان کو مارنے کی بات کر رہے ہو جو ابھی تک اس دنیا میں آئی ہی نہیں ہے!!! کیسے باپ ہو تم کیا تمھیں اپنی اولاد سے پیار نہیں ہے؟ یقیناً نہیں ہے تب ہی تو یہ باتیں کر رہے ہو۔۔۔۔

لیکن یاد رکھنا ایک ماں کو اپنا بچہ اپنی جان سے بھی زیادہ عزیز ہوتا ہے۔۔۔! چاہے میرے بچے کا باپ تم جیسا حرام **** ہے لیکن پھر بھی یہ میرا بچہ ہی ہے اور آج کے بعد زلیخہ تمھیں اپنی شکل بھی نہیں دیکھائے گی لیکن ایک بات میری ضرور یاد رکھنا کہ جو کچھ بھی تم نے کیا ہے نا اسے بھگتو گے تم ضرور کیونکہ جو کچھ بھی انسان بوتا ہے اسے کاٹنا ضرور ہے۔۔۔!!!! مسٹر ساداں درانی"

وہ کسی بپھری شیرنی کی طرح اس پر پھنکارتے ہوئے بولی تو سامنے کھڑے ہوئے ساداں درانی نے اپنے چہرے پر سے ہاتھ ہٹاتے ہوئے حیرانگی سے اسے دیکھا آج سے پہلے اس نے زلیخہ کا یہ روپ کبھی بھی نہیں دیکھا تھا۔۔۔!

وہ اسے کھری کھری سنا کر وہاں سے اپنی زندگی جینے کے لیے چل دی تھی جب کہ ساداں درانی وہی کا وہی کھڑا رہ گیا تھا۔۔۔!

* * *

درانی ہاؤس میں کئی دنوں کے بعد سب لوگ مل بیٹھے تھے۔۔۔۔۔!!! ملکہ درانی اور آدم درانی بھی وہی ہر موجود تھے۔۔۔ان لوگوں کو وہاں پر جمع راحیلہ درانی اور التمش درانی نے کیا تھا انھوں نے سب سے کسی اہم موضوع پر بات کرنی تھی۔۔۔۔۔!!!

سب لوگ ہر مرتبہ کی طرح لاؤنج میں ہی بیٹھے ہوئے تھے!!!

"میں نے آپ سب کو یہاں ایک اہم بات کے لیے اکٹھا کیا ہے۔۔۔۔!!!"

ان سب کو اپنی ہی باتوں میں مصروف دیکھ کر راحیلہ درانی نے انھیں اپنی طرف متوجہ کرواتے ہوئے کہا۔۔۔!

جب ہی سادان جو ابھی کچھ دیر پہلے ہی گھر پر پہنچا تھا وہ راحیلہ درانی کی بلند باہر گارڈن تک آتی ہوئی آواز کو سن کر حیرانگی سے ان کی طرف بڑھا تھا کہ ایسی کونسی بات ہے جو وہ کرنا چاہتی ہیں۔۔۔۔۔!!!!!!!

"میں نے آپ سب کو یہاں پر ایک اہم مقصد کے لیے اکٹھا کیا ہے"

راحیلہ درانی نے مسکراتے ہوئے ان سب کو کہا۔۔۔۔التمش درانی کے چہرے پر بھی مسکراہٹ تھی۔۔۔۔!!!

وجدان اور میرال بھی وہی ہر بیٹھے ہوئے تھے۔۔۔!!! وجدان نے حیرانگی سے اپنے ماں باپ کی طرف دیکھا تھا اسے نہیں معلوم تھا کہ وہ دونوں کیا بات کرنا چاہتے ہیں؟ جب ہی وہاں پر سادان درانی بھی پہنچا تھا۔۔۔!!! وہ سب کے ساتھ جگہ بناتا ہوا وہی پر اپنے ماں باپ کے ساتھ بیٹھ گیا تھا۔۔۔

عائشہ درانی اور کمال درانی اس سے اب تک ناراض اور المیر درانی سے شرمندہ تھے۔۔۔۔!!!!! سادان نے جو کچھ بھی کیا تھا اس کے بعد تو وہ المیر درانی تو کیا پورے درانی ہاؤس میں کسی سے بھی نظریں نہیں ملا پا رہے تھے۔۔۔!!!

"جیسا کہ آپ سب جانتے ہیں کہ ہم نے اور المیر بھائی نے وجدان اور میرال کا رشتہ طے کر دیا ہے۔۔۔۔!!!! اور اب میرال کی پڑھائی بھی مکمل ہو چکی ہے تو آج آپ سب کو ہم نے یہاں پر ان دونوں کی شادی کی تاریخ فکس کرنے کے لیے جمع ہوئے ہیں"

راحیلہ درانی کی بات سن کر وجدان، میرال سمیت سب حیران رہ گئے تھے۔۔۔!!!

"واٹ؟؟"

المیر درانی نے سوال کیا تھا۔۔۔۔!!!

"المیر تم نے کہا تھا کہ تم وجدان اور میرال کی شادی میرال کی پڑھائی مکمل ہونے کے بعد کرو گے!!!

اور اب تو میرال کی پڑھائی مکمل ہو چکی ہے تو اب تو تمھیں کوئی مسئلہ نہیں ہونا چاہیئے نا"

التمش درانی نے المیر درانی کو اس کی بات یاد دلائی۔۔۔۔!!!!

"جی بھائی لیکن ہوں اچانک____"

المیر درانی نے ایک مرتبہ پھر سے کچھ کہنا چاہا تو راحیلہ درانی نے ایک مرتبہ پھر سے ان کی بات کاٹی۔۔۔۔!!

"المیر بھائی اب پلیز اعتراض مت کریں کیونکہ اب ہم سے مزید انتظار نہیں ہو پائے گا۔۔۔۔!!!

میرال مجھے شروع سے ہی بہت پسند تھی۔۔۔۔!!! اسے میں ہمیشہ سے ہی اپنی بہو بنانا چاہتی ہوں تو اب ہم مزید دیر نہیں چاہتے ہیں"

وہ پرانے دکھوں، اور شکووں کو بھلا کر نئی زندگی شروع کرنا چاہتے تھے۔۔۔۔!

"ٹھیک ہے ہم کوئی اگلے مہینے کی تاریخ دیکھ لیتے ہیں!!!!"

المیر درانی کی بات پر سب مسکرا گئے تھے جب کہ ساداان نے مٹھیاں بھینچتے ہوئے سامنے بیٹھی میرال کو دیکھا جو یہ سن کر بلج کر رہی تھی۔۔۔۔!

"اگلے مہینے کی پانچ، چھ، سات کیسی رہے گی؟؟"

ملکہ درانی نے کہا تو سب ایک گہری سوچ میں پڑ گئے!

"ٹھیک رہے گی!!!"

المیر درانی نے کہا۔۔۔

"بالکل ٹھیک ہے تو ہماری سے پھر یہی تاریخ پکی سمجھے۔۔۔۔۔!!!!!!!!"

التمش درانی نے جوش سے بھرپور لہجے میں کہا۔۔۔۔

"ہماری طرف سے بھی یہی تاریخ پکی سمجھے"

ماہ رخ درانی نے بھی جوش بھرے لہجے میں کہا۔۔۔۔!!!

سب کے چہروں پر خوشی اور مسرت بھری مسکراہٹ چھا گئی تھی۔۔۔۔!! ساداں غصے سے اٹھتے وہاں سے چلا گیا تھا۔۔۔۔

وجدان نے میرال کی طرف دیکھتے ہوئے آنکھ ونک کی تو میرال کے رخسار بلش کرنے لگے۔۔۔! دونوں کے لبوں پر مسکراہٹ چھا گئی!

◆

ارسا لاؤنج سے اٹھتی ہوئی کمرے میں آگئی تھی۔۔۔! درانی ہاؤس میں اس وقت خوشیوں سے بھرا ہوا ماحول تھا لیکن اس کے لیے تو پچھلے تین دنوں سے اپنی زندگی جہنم بنی ہوئی تھی۔۔۔۔!!! دایان سے نکاح کر چکی تھی وہ!! لیکن قسمت ایسی تھی کہ کسی کو بتا بھی نہیں سکتی تھی وہ۔۔۔!! ارسا چیت ہی بڑی الجھن کا شکار تھی اس وقت۔۔۔! وہ کمرے میں پہنچتے ہوئے بار بار ادھر اُدھر چکر کاٹنے لگی۔۔۔

اور سوچنے لگی کہ وہ کیسے دایان سے اپنا پیچھا چھڑوا سکتی ہے۔۔۔۔!!!!! ایسا کیا کر سکتی ہے وہ جس سے وہ اس بدنامی سے بچ جائے۔۔۔! اگر لوگوں کو یہ بات پتہ چلے گی تو کیا کیا باتیں بنائے گی وہ اس کے بارے میں۔۔۔

یہی سوچیں اسے لے ڈوبی تھی اس کے چہرے پر پسینہ چھایا ہوا تھا۔۔۔!!! جب کہ کمرے کا اے سی آن تھا۔۔۔ لیکن پھر بھی وہ پسینے سے شر سار تھی۔۔۔۔!

اس نے کئی چکر ارد گرد کاٹے تھے لیکن پھر بھی وہ کسی بھی نتیجے پر نہیں پہنچ پائی تھی!! سوائے ایک نتیجے کے!!

"ہاں یہی صحیح رہے گا۔۔۔! اگر گھر میں کسی کو بھی یہ بتاؤ گی کہ سب کے دل میں میں ہی بری بنو گی۔۔۔!!!

اور مجھے کوئی شوق نہیں ہے کہ کسی کے دل میں میں بری بنوں!! اس سے اچھا تو یہی ہے کہ میں اپنی ہی جان دے دوں خود کو ہی مار لوں"

خوف کے مارے اس نے اپنے دل میں ہی سوچا۔۔

اس کی نظر سامنے پڑی ہوئی ٹوکری میں پڑے ہوئے چاقو پر پڑی اور اس نے خود کشی کرنے کا فیصلہ کیا۔۔ یہ جانتے ہوئے بھی کہ خود کشی کرنا حرام ہے اس زندگی بھر کی ذلت، رسوائی سے بچنے کے لیے اسے خود کشی کرنا ہی مناسب سمجھا۔۔۔!!

وہ فوراً اس چاقو کی طرف بڑھی اور اسے پکڑتے ہوئے ایک نگاہ ڈالتے ہوئے اپنا بازو سیدھا کرتی ہوئی اس چاقو کو عین اپنی کلائی کے اوپر لائی۔۔۔!

اور فوراً سے آنکھیں میچ لی۔۔۔! اسے بہت خوف آرہا تھا لیکن اسے وہ اپنے لیے نجات سمجھ رہی تھی۔۔۔اس ازیت سے بچنے کے لیے اس نے ایک ہی لمحے میں اس چاقو کو اپنی کلائی پر پھیر دیا۔۔۔۔

اسے لگا کہ جیسے اس کے دماغ گھوم رہا ہے چکر کھا رہی ہے وہ لیکن یہ سب کچھ اس کا وہم تھا، صرف اس کے دل میں یہ بات تھی کہ اس نے اپنی کلائی کاٹ لی ہے تو یہ وہم اس کے دماغ میں آیا۔۔۔

حقیقتاً ارسا کی کلائی کٹی تھی ہی نہیں۔۔۔!!! اس نے فوراً نظریں جھولی تو اسی وقت اسے اپنی کلائی پر ایک کپڑا محسوس ہوا اور کسی شخص کا بھاری ہاتھ بھی۔۔۔!!! اس نے آہستگی سے نظریں اوپر اٹھائی۔۔۔ ویسے تو اس کا دل اس شخص کی موجودگی کو پہچان گیا تھا۔۔۔۔

لیکن پھر بھی وہ اسے اپنا وہم سمجھ رہی تھی۔۔۔۔!!! اس نے جوں ہی نظر اوپر کی طرف اٹھائی تو سامنے ہی اسے پایا وہ کوئی اور نہیں بلکہ اس کا شوہر دایان تھا۔۔۔۔!!!

ارسا نے اس کی طرف حیرانگی سے دیکھا جیسے اسے یقین ہی نا آیا ہو کہ اس کے سامنے وہ شخص کھڑا ہے۔۔۔۔!!

"تم؟؟"

وہ اس کی طرف لال انگارہ آنکھوں سے دیکھ رہا تھا دایان کی آنکھوں میں خون تھا یقیناً اسے ارسا کی یہ حرکت بالکل بھی پسند نہیں آئی تھی۔۔۔!!! ارسا نے غصے سے اسے دیکھتے ہوئے سوالیہ لہجے میں کہا۔۔۔

"یہ کیا کر رہی تھی تم؟؟"

دایان نے اس کے ہاتھوں سے وہ چاقو پکڑتے ہوئے غصے سے اسے زمین پر پٹخا تھا جس سے ایک زوردار آواز پیدا ہوئی تھی کمرے میں جب کہ دایان کی قہر برساتی آواز بھی آہستہ تھی۔۔۔

"میری زندگی ہے یہ جو مرضی کروں"

وہ اس کے دوبدو آتی ہوئی غصے سے بھرپور لہجے میں کہہ گئی جس پر دایان نے اسے آنکھیں آچکا کر دیکھا۔۔۔۔!

"Excuse me it's not your Life!!!

تم شائی بھول رہی ہو کہ تمھاری زندگی اب تمھاری نہیں رہی ہے اب یہ ایک شخص کے ساتھ جڑ چکی ہے۔۔۔! مسسز دایان"

وہ اسے اپنی آخری لفظوں سے برے طریقے سے زچ کرتا ہوا بولا تو ارسا نے اپنی مٹھیاں سختی سے بھینچی!!

"یہاں کیا کر رہے ہو تم؟ اور یہاں تم پہنچے کیسے؟؟"

ارسا نے اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر اس سے سوال کیا۔۔۔!!!!

"کیوں میں یہاں نہیں آسکتا ہوں؟؟؟ میں بالکل آسکتا ہوں جب بھی میرا دل کرے گا۔۔۔۔ !!! تمھیں کوئی مسئلہ ہے؟"

اس نے بھی آنکھوں میں آنکھیں ڈالتے ہوئے اپنا اور اس کا فاصلہ دو قدم میں طے کرتے ہوئے کہا۔۔۔ جب ہی ارسا نے اس شخص کو پیچھے کی طرف دھکیلا۔۔۔۔

"دور رہ کر بات کرو مجھ سے۔۔۔۔۔ !!!! اور تم نہیں آسکتے ہو میرے پاس سمجھے اور تمھیں کسی نے دیکھا نہیں کیا یہاں پر آتے ہوئے؟؟؟"

ارسا اسے پیچھے دھکیلتے ہوئے حیرانگی سے اس سے سوالات کرنے لگی تھی جب کہ وہ اس نے سامنے بیڈ پر بیٹھ گیا تھا۔۔۔۔ !!! ارسا نے حیرانگی سے اسے دیکھا کیسے وہ یہ سب دھڑلے سے کر رہا تھا۔۔۔۔ !!!

"ارسا ڈئیر !!! تم بہت ہی زیادہ بھولی ہو دیکھو میں نے تمھیں اغواہ کیا تم سے نکاح بھی کر لیا لیکن تمھارے گھر والوں میں سے کسی ایک بھی شخص کو یہ بات پتہ چلی کیا؟ نہیں کسی کو بھنک تک بھجی نہیں لگی۔۔۔۔

اسی طرح میں درانی ہاؤس کے گارڈ کو چکمہ دیتے ہوئے تمھارے روم کی بیک سائیڈ سے یہاں پر آ گیا۔۔۔۔ !!! اور جب تم کمرے میں آئی تو اس سے پہلے ہی میں یہاں پر تھا۔۔۔۔

ابھی میں پہنچا تھا ہی کہ مجھے دروازے کے کھلنے کی آواز سنائی دی تو میں ہر دے کے پیچھے چھپ گیا۔۔۔ اور پھر میں وہی سے تمھیں دیکھنے لگا۔۔۔!!!!

اور جو تم نے یہ خودکشی والے حرکت کی ہے نا وہ مجھے بالکل بھی پسند نہیں آئی اور تم بھی کتنی بیوقوف ہو تمھارے گھر میں شادی کا فنکشن ہونے والا ہے اور تم!!! تم ہو کہ یہاں مرنے کا رہی تھی۔۔۔!!!

اب اس کی سزا بھی تو ملنی چاہیئے نا تمھیں!!!"

وہ اٹھتا ہوا قدم اس کی طرف بڑھانے لگا جب ہی ارسا نے اپنے قدم پیچھے کی طرف بڑھا لیے۔۔۔!!!

وہ پیچھے ہوتی گئی اور دایان کے قدم اس کی طرف بڑھتے گئے ایک لمحہ آیا جب ارسا پیچھے لگی ہوئی دیوار سے جا ٹکرائی۔۔۔۔!!!

اور اس سے پہلے کہ وہ وہاں سے بھاگتی یا اسے خود سے دور کرتی دایان نے ایک ہی جھٹکے میں اپنے دونوں ہاتھ اس کے ارد گرد رکھ دیے تھے۔۔۔!!!!

"دور کیوں بھاگ رہی کو مجھ سے؟؟ کوئی غیر تھوڑی نا ہوں تمھارے لیے میں؟؟ شوہر ہوں نا میں تمھارا!!! تو تمھارے قریب آنے کا بھی پورا حق رکھتا ہوں!!!"

وہ اس کے کان کے قریب آتے ہوئے اس پر جھکتے اس نے آہستگی سے سرگوشی کی، جس پر ارسا کا چہرہ سرخ پڑ گیا۔۔۔۔!!!

"د۔۔ور رکو مجھ سے!! تم سے رشتہ صرف کاغذ کی حد تک ہے میرا اس کے علاوہ کچھ بھی نہیں ہے صرف چند دن کا ہی ہے یہ رشتہ____!!!"

وہ جھجھکتے ہوئے لہجے میں بولنے لگی اور پھر آہستگی سے اس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے بولنے لگی لیکن جیسے ہی اس نے اپنے اور دایان کے رشتے کے ختم ہونے کی بات کی تو دایان ضبط کھوتا ہوا زور سے اپنا ہاتھ دیوار پر مار گیا تھا۔۔۔۔!

"آج تو تمھاری یہ بکواس میں نے برداشت کر لی ہے مسسز دایان لیکن آج کے بعد اگر اس رشتے کے خاتمے کے الفاظ اگر تمھارے منھ پر بھی آئے نا تو ایسی خشر بگاڑو گا کہ پوری زندگی یہ الفاظ منھ پر لانے سے کانپو گی تم ارسا دایان"

وہ غصے سے اس کے دنوں کندھوں کو دبوچتا ہوا غصے سے بھرپور لہجے میں بولا۔۔۔! اس دوران ارسا درانی بہت کانپ گئی تھی اس کے جسم میں ہلکی ہلکی سرسراہٹ پیدا ہونا شروع ہو گئی تھی۔۔۔۔ اس کی وحشت پھیلتی جا رہی تھی اس میں۔۔۔۔!!!

وہ ڈر سے سہم رہی تھی لیکن دایان کی آنکھوں کی سرخی، اس کی تن بدن میں بھڑکتی ہوئی آگ کسی صورت کم ہی نہیں ہو رہی تھی۔۔۔!!!

لیکن اسی وقت ارسا آنکھیں اٹھاتی ہوئی اپنی نظروں سے اس کی ہیزل سرمئی رنگ کی آنکھوں میں دیکھنے کی غلطی کر بیٹھی۔۔۔۔ اس کی آنکھوں میں ارسا درانی کھو سی گئی تھی۔۔۔۔

جیسے وہ ایک دریا تھا اور اس میں وہ ڈوب گئی ہو۔۔۔۔!!!! اس نے بچپن میں اس رنگ کی آنکھوں کے کسی شخص کو دیکھا تھا۔۔۔ اس نے اپنی پوری زندگی میں صرف دو ہی شخص سرمئی رنگ کی آنکھوں والے دیکھے تھے۔۔۔ ان میں سے ایک تو اسے یاد بھی نہیں تھا کہ وہ ہے کون تھا؟؟؟

اور اسی لمحے دایان کی ہیزل نگاہیں مقابل کھڑی ارسا درانی کی نظروں سے جا ٹکرائی تھی۔۔۔۔!!! وہ بھی اس کی خوبصورت آنکھوں میں ڈوب سا گیا تھا۔۔۔۔!

اس کی آنکھوں میں دیکھتے ہی دایان کے دل میں بھڑکتی ہوئی آگ ایک دم سے بجھ گئی،، اس کی آنکھوں کی سرخی ختم ہونے لگی۔۔۔۔! جیسے دل کو کئی سالوں کے بعد سکون میسر آیا ہو۔۔۔۔!!!

اس وقت جیسے وہ خود کو خوش قسمت محسوس کر رہا تھا کہ اس کی بیوی ارسا درانی ہے۔۔۔۔!!!! اچانک سے، ایک ہی لمحے میں وہ اس کی کمر کے گرد بازو حائل کرتا ہوا ایک جھٹکے میں ہی اسے اپنے قریب کر گیا تھا۔۔۔۔

اس اچانک ہونے والی افتاد پر ارسا درانی خود کو سنبھال نہیں پائی تھی۔۔۔۔!!!! وہ اس کے سینے سے جا ٹکرائی تھی۔۔۔!

اس سے پہلے کہ ارسا اسے خود سے دور کرتی یا کچھ بھی کہتی وہ ہر چیز کو نظر انداز کرتا ہوا اس کے لبوں پر جھکنے لگا جب ہی کمرے کا دروازہ کھٹکا۔۔۔

وہ دونوں ایک دوسرے سے ڈر کر پیچھے ہوئے۔۔۔ ارسا نے حیرانگی سے دروازے کی طرف دیکھا۔۔۔۔!!! جب ہی اسے باہر سے اپنی والدہ کی آواز سنائی دی تھی۔۔۔۔!

ارسا نے پریشانی سے سامنے کھڑے ہوئے دایان کو دیکھا جو بالکل بھی پریشان نہیں لگ رہا تھا۔۔۔! وہ مسکراتے ہوئے اپنے بالوں میں ہاتھ پھیر رہا تھا ارسا نے اسے غصے سے واش روم کی طرف اشارہ کیا کہ وہ وہاں چلا جائے!!! جب کہ اس دوران اس کی والدہ دو مرتبہ دروازہ کھٹکا چکی تھی اور اسے آواز بھی لگا چکی تھی۔۔۔!!!

اس کے اشارے پر وہ فوراً واش روم کی طرف بڑھا ارسا نے پوری تسلی کرتے، اپنی سانسوں کو بحال کرتے ہوئے کچھ لمحات بعد دروازے کھولا۔۔۔!!! تو سامنے ہی اس کی والدہ کھڑی تھی۔۔۔۔!!!

"کہاں تھی تم ارسا میں کب سے دروازا کھڑکا رہی ہوں"

اس کی والدہ نے نہایت ہی غصے اور خفگی سے بھرپور لہجے میں اس سے کہا!!!

"وہ امی میں واش روم میں تھی!! اسی وجہ سے مجھے پتہ ہی نہیں چل سکا کہ آپ دروازے پر ہیں کوئی کام تھا آپ کو؟"

ارسا نے سامنے کھڑی ہوئی راحیلہ درانی جو وجہ بتاتے ہوئے ان سے سوال کیا تھا۔۔۔

"اچھا ٹھیک ہے!! ہاں وہ میں نے پوچھنا کہ میں شاپنگ پر جا رہی ہوں کیا تم چلو گی ساتھ؟؟"

راحیلہ درانی کے سوال پر وہ فوراً سر نفی میں ہلا گئی تھی۔۔۔!

"نہیں امی!!! وہ میرا ٹیسٹ ہے کل میں گھر بیٹھ کر پڑھوں گی!!!!! آپ لوگ جائیں"

اس کی بات سنتے ہوئے وہ مسکرا گئی۔۔۔!

"اچھا ٹھیک ہے پڑھ لو لیکن کچھ کھا بھی لینا۔۔۔"

وہ اسے تاکید کرتی ہوئی آہستگی سے وہاں سے چلی گئی جب کہ ارسا بامشکل ہی ان کے سامنے مسکرا پائی تھی۔۔۔!!!

جیسے ہی ارسا کو محسوس ہوا کہ وہ جا چکی ہیں تو وہ فوراً مڑتی ہوئی کمرے کا دروازہ لاک کر گئی تھی۔۔۔!

اور پیچھے سے دروازے کے ساتھ ٹیک لگاتے ہوئے اس نے سکھ کا سانس لیا۔۔۔!!!!

"تم تو بہت ڈر گئی تھی۔۔۔"

واش روم سے نکلتے ہوئے دایان نے سامنے آتے ہوئے اسے بہت ہی برے طریقے سے زچ کرتے ہوئے کہا۔۔۔!!!

"شٹ اپ!! اور تم ابھی تک یہاں کر کیا رہے ہو؟ نکلو یہاں سے ورنہ میں سب کو یہاں اکھٹا کر لوں گی اور ان سے کہوں گی کہ___"

ارسا بول ہی رہی تھی جب ہی دایان نے اس کی بات کاٹی!

"کیا کہو گی کہ تمھارا شوہر تمھارے قریب آنے کی کوشش کر رہا ہے۔۔۔۔!!!"

دایان نے اسے مزید زچ کرتے ہوئے کہا تو ارسا کا چہرہ غصے سے سرخ پڑ گیا۔۔۔۔

"تم جاتے ہوئے یہاں سے کہ نہیں!!! اور خبردار جو آج کے بعد یہاں پر آنے کی یا میرے قریب آنے کی بھی"

وہ غصے سے اسے انگلی اٹھا کر وارن کرنے لگی۔۔۔

"دیکھو تمھارے قریب میں نہیں آیا تھا تم نے مجھے مجبور کیا تھا اپنے قریب آنے کے لیے تو اس میں میرا کیا قصور بھلا؟؟ تم نے بات ہی ایسی کی تھی کہ تمھیں یقین دلانے کے لیے مجھے تمھارے پاس آنا ہی پڑا۔۔۔"

وہ اس کی طرف آنکھ ونک کرتے ہوئے دیکھتا کھڑکی سے نیچے اترتا جیسے آیا تھا ویسے ہی چلا گیا۔۔۔

جب کہ ارساوہی زمین پر بیٹھ گئی تھی۔۔۔۔!!

اب تو وہ اس کی گھر تک پہنچ گیا تھا اسے کچھ بھی سمجھ نہیں آرہا تھا کہ وہ کیا کرے؟ اسے خوف محسوس ہو رہا تھا۔۔۔! اگر یہ بات سب کے سامنے آگئی تو؟؟

وہ اس وقت بہت ڈر رہی تھی۔۔۔ اب نا جانے اس کی زندگی میں کیا ہونے والا تھا۔۔۔؟

* * *

زلیخہ اس وقت اپنے اپارٹمنٹ میں رہ رہی تھی۔۔۔۔! جو اسے اس کے ابو نے لے کر دیا تھا۔۔۔۔! وہ اپنے گھر سے اپنی پریگنینسی کی بات چھپا رہی تھی۔۔۔۔

اسی وجہ سے وہ اپنے گھر میں نہیں رہ رہی تھی۔۔۔۔اس وقت وہ بہت تھک چکی تھی۔۔۔۔! اس کے سر میں بہت درد ہو رہا تھا۔۔۔۔

وہ تھکی ہاری بیٹھی ہوئی ابھی آرام کرنے ہی لگی تھی کہ جب ہی اس کے اپارٹمنٹ کا دروازا کھڑکا۔۔۔وہ آہستگی سے دروازے کی طرف بڑھی اور جیسے ہی اس نے دروازہ کھولا تو سامنے ہی سادان درانی کو کھڑا دیکھ وہ حیرانگی میں مبتلا ہو گئی!!

"تم؟؟"

اس کی طرف دیکھتے ہوئے زلیخہ نے حیرانگی سے کہا۔۔۔۔!!!

"مجھے تم سے کچھ بات کرنی ہے زلیخہ!!!!"

اس کی بات سنتے ہوئے زلیخہ نے غصے سے اس کی طرف دیکھا۔۔۔۔

"اب اور کچھ بھی رہ گیا ہے سنانے کو؟؟"

زلیخہ نے غصے سے اس کی طرف دیکھتے ہوئے اس کی ایک ایک کہے گئے حرف کو یاد کرتے ہوئے کہا تو وہ سختی سے آنکھیں میچ گیا۔۔۔اسے امید تھی کہ زلیخہ کی طرف سے اسے یہی جواب سننے کر مو ملے گا۔۔۔!!!!

"ہم اندر بیٹھ کر بات کر سکتے ہیں پلیز"

اس نے کہا تو زلیخہ ماتھے پر بل ڈالے ہوئے آہستگی سے پیچھے ہٹ گئی۔۔۔!!! وہ اس سے بات کرنا تو نہیں چاہتی تھی پھر بھی دل کیا کہ اس کی بات سن ہی لے!!

"اب کیا کہنا ہے تمھیں؟"

زلیخہ نے اندر پہنچتے ہوئے سوال کیا۔۔۔

"زلیخہ میں تمھیں اور اس بچے کو اپنانا چاہتا ہوں"

اس کی بات پر زلیخہ کی آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ گئیں تھی۔۔۔اسے بالکل بھی امید نہیں تھی کہ سادان اس سے یہ بات کرنا چاہتا ہے۔۔۔!!!!!!!!!

جو باتیں اس نے صبح کی تھی۔۔۔! اس کے بعد اس کے منھ سے یہ سننا کسی معجزے سے کم نہیں تھا۔۔۔

◆ ◆ ◆

"زلیخہ میں تمھیں اور اس بچے کو اپنانا چاہتا ہوں"

اس کی بات پر زلیخہ کی آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ گئیں تھی۔۔۔ اسے بالکل بھی امید نہیں تھی کہ سادان اس سے یہ بات کرنا چاہتا ہے۔۔۔ !!!!!!!!!

جو باتیں اس نے صبح کی تھی۔۔۔ ! اس کے بعد اس کے منھ سے یہ سننا کسی معجزے سے کم نہیں تھا۔۔۔

"کیا؟ کیا کہا تم نے کہہ دو کہ جو میں نے ابھی سب کچھ سنا وہ سب کچھ جھوٹ ہے۔۔۔۔ !"

زلیخہ نے اس کی بات پر بے یقینی چہرے پر لاتے ہوئے کہا تو وہ نظریں جھکا گیا ایک لمحے کے لیے اسے اپنے ہی کہے ہوئے الفاظ یاد آئے تھے۔۔۔۔ !!!!!

وہ شائید ان لفظوں پر شرمندہ تھے۔۔۔۔ !

"نہیں!!! کوئی بھی جھوٹ نہیں ہے۔۔۔۔ !! میں نے جو کچھ بھی کہا ہے سچ ہی کہا ہے اور میں واقع ہی تمھیں اپنانا چاہتا ہوں!!! مجھے احساس ہو گیا ہے کہ میں نے غلط کیا تھا۔۔۔۔ ! میں نے جو کچھ بھی کہا

وہ مجھے نہیں کہنا چاہیے تھا لیکن کیا تم مجھے معاف نہیں کرو گی ؟؟؟؟ تم تو محبت کرتی ہو نا مجھ سے ؟ آئم سوری"

سادان نے جیسے اسے ایموشنل بلیک میل کرنے کی کوشش کی۔۔۔۔!!!

"اور کیا تم نہیں چاہو گی کہ تمھارے بچے کو اس کے باپ کا نام ملے ؟"

وہ اسے مزید ایموشنل بلیک میل کرنے لگ گیا تھا۔۔۔۔۔!!!

زلیخہ ہر چیز کے لیے اسے منع کر دیتی اسے لیکن اپنے بچے کو اس کے باپ کا نام ملنا اس کی زندگی کی سب سے بڑی خوشی تھی !!!

اس کے ذہن میں صرف یہی خیال تھا کہ جب اس کا بچہ پڑھا کو جائے گا اور اس سے سوال کرے گا اس کا باپ کون ہے ؟؟ تو وہ کیا جواب دے گی اس وقت !!

اس سے بہتر تو یہی تھا کہ وہ اس سے شادی کر کے اپنے بچے کے اچھے مستقبل کے بارے میں سوچے !!

"تم سچ کہہ رہے ہو ؟"

نم آنکھوں کے ساتھ اسے دیکھتے ہوئے اس سے سوال کیا گیا تھا۔۔۔۔!!! سادان نے آہستگی سے اس کا ہاتھ تھاما۔۔۔۔!

"سو فیصد سچ! اور تم سے وعدہ کرتا ہوں کہ زندگی بھر کے لیے میں تمھارا ساتھ نبھاؤ گا۔۔۔!!!! زندگی کے ہر موڑ پر اپنے بچے اور تمھارے ساتھ کھڑا رہوں گا۔۔۔ وعدہ کرتا ہوں میں تم سے کہ حالات چاہے جیسے بھی ہو جو بھی مشکل ہو مجھ پر!!! جیسے بھی گھڑی ہو لیکن میں تمھارا ساتھ کبھی بھی نہیں چھوڑوگا۔۔۔"

وہ شائید یہ سب کچھ بہت ہی دل سے کہہ رہا تھا جب ہی زلیخہ نے اس کی باتوں پر یقین کر لیا۔۔۔!!!!!

اس کے لہجے میں اس کے جزبات جھلک رہے تھے۔۔۔!!!! اس کے احساسات جھلک رہے تھے شائید اسے اپنی غلطیوں کا احساس ہو گیا تھا۔۔۔

اب میرال سے تو وہ معافی مانگنے سے بھی رہا لیکن زلیخہ کے ساتھ کی گئی زیادتی کے لیے تو وہ اس سے معافی مانگ ہی سکتا تھا۔۔۔"

اس کے ساتھ ہوئی زیادتی کی وجہ وہ ہی تھا۔۔۔ اس کی بدنامی کی وجہ وہ ہی تھا۔۔ تو اس کی اس بدنامی کو سمیٹنا بھی اسی نے تھا۔۔۔!

"ٹھیک ہے!!! میں تم سے شادی کرنے کے لیے تیار ہوں!! لیکن میں ایک بات تمھیں بتا رہی ہوں کہ میرے ساتھ اب کوئی بھی دھوکہ مت کرنا اس دفعہ میں زندہ نہیں بچو گی"

نم آنکھوں اور نم لہجے کے ساتھ اس کے گلے میں آنسوؤں کا پھندا اٹکا اس کے الفاظ جیسے اس کے حلق میں ہی اٹک گئے تھے۔۔۔!!! وہ اس سے اس کی کہی ہوئی باتوں کی تصدیق چاہ رہی تھی۔۔۔

"نہیں!!! زلیخہ ایسا کبھی بھی نہیں ہو گا میں تمھیں کبھی بھی نہیں چھوڑو گا تم فکر مت کرو! مجھے اپنی تمام غلطیوں کا احساس جو گیا ہے پلیز بس ایک موقع اور دے دو"

وہ اس کے ہاتھوں کو مزید سختی سے تھامتے ہوئے بولا جس پر زلیخہ آنکھیں سختی سے میچ گئی اور اس کی بات مان گئی اسے لگا کہ شائید اسے اپنی غلطیوں کا احساس ہو گیا ہے!!!

اس نے جو کچھ بھی کیا ہے وہ اس کو سمجھ گیا تھا۔۔۔ اب وہ اپنی تمام غلطیوں کا مداوا کرنا چاہتا ہے اور شائید سادان کی طرف سے بھی یہی خیالات تھے۔۔۔ کہ اسے اپنی غلطیوں کا احساس ہو چکا ہے۔۔۔"

اپنے وعدے کے عین مطابق اس نے چھ دن کے بعد زلیخہ سے نکاح کر لیا تھا۔۔۔!! لیکن اس نے ابھی اپنے گھر اس کے بارے میں کچھ بھی نہیں بتایا تھا۔۔۔۔!

جب کہ زلیحہ کے گھر والوں کو اس بارے میں سب کچھ پتہ تھا۔۔۔ انھیں زلیحہ نے یہی بتایا تھا کہ وہ اور سادان علیحدہ رہتے ہیں۔۔۔!!!! سادان نے اسے ایک الگ اپارٹمنٹ کے کر دیا تھا جو زلیحہ کے نام ہی تھا۔۔۔۔!

وہ دن بدن اچھا ہوتا جا رہا تھا۔۔۔! اس کی اچھائی دیکھ کر زلیحہ ہر وقت اللہ کا شکر ادا کرتی تھی۔۔۔ وہ اس کا بہت خیال رکھتا تھا۔۔۔!!!

لیکن کیا یہ خوشیاں ہمیشہ رہنے والی تھی۔۔۔!

* * *

وقت پر لگا کر اڑ کر چلا گیا تھا۔۔۔! ایک مہینہ کیسے گزر گیا تھا؟ انھیں پتہ ہی نہیں چلا تھا۔۔۔!!!

وجدان اور میرال کی شادی بہت قریب آ گئی تھی۔۔۔!

وجدان کے کہے ہوئے کے مطابق سادان میرال سے دور دور ہی رہتا تھا۔۔۔! اب میرال بھی وجدان کے ساتھ کافی گھل مل سی گئی تھی۔۔۔۔!!

وجدان میرال کو بیوٹی پارلر چھوڑ آیا تھا اور اب گھر کے تمام ڈیکوریشنز میں سب کی مدد کر رہا تھا۔۔۔

کوئی بھی یہ نہیں کہہ سکتا تھا کہ وجدان ہی شادی کا دلہا ہے۔۔۔۔ !!!! وہ بہت خوش تھا۔۔ آج اس کی بچپن کی محبت اس کے نام ہونے والی تھی۔۔۔۔

کچھ دنوں کے لیے تو اسے ایسے لگا تھا کہ جیسے اس کی محبت اس سے ہمیشہ ہمیشہ کے لیے دور چلی گئی ہے لیکن پھر اس پر اللہ تعالیٰ کا کرم ہوا تھا۔۔۔۔

اللہ تعالیٰ نے میرال کو اس کی جھولی میں ڈال دیا تھا۔۔۔ کیونکہ وہ ہمیشہ سے اس کی ہی تھی، اس کی ہی رہے گی اور اس کی ہی ہو گی !!!!

وہ دونوں اب بس ایک دن کی دوری کے بعد ایک دوسرے کے بہت قریب آنے والے تھے۔۔۔۔ !

اور اگر ہم بات کریں ارسا درانی کی تو اس کی زندگی کچھ سکون میں تھی۔۔۔ ! کیونکہ اس دن کے بعد ارسا درانی سے ملنے کے لیے دایان ایک مرتبہ بھی نہیں آیا تھا۔۔۔۔۔ !

بظاہر تو وہ خوش ہی تھی لیکن اندر ہی اندر سے وہ گھٹ بھی رہی تھی۔۔۔۔ ! کیونکہ اس کی دوری بھی اب اس سے برداشت نہیں ہو رہی تھی۔۔۔۔ !

وہ اس کی بیوی تھی اس کے نکاح میں تھی۔۔۔۔ ! اور وہ نکاح کر کے یوں غائب ہو گیا تھا جو بات ارسا جو ایک آنکھ بھی نہیں بھائی تھی۔۔۔۔ ! ارسا بہت غصہ تھی اس پر !

لیکن وہ یہ نہیں جانتی تھی کہ اسے بہت ہی بڑا سرپرائز ملنے والا ہے۔۔۔۔۔ !!!!

درانی ہاؤس کی ارینجمینٹس مکمل ہونے کو تھی۔۔۔ ! اور اس کے ساتھ ساتھ درانی ہاؤس میں مہمان بھی آنا شروع ہو گئے تھے۔۔۔۔ !!!

اور اب بہت ہی جلد مہندی کا فنکشن شروع ہونے والا تھا۔۔۔

* * *

درانی ہاؤس کی ساری تیاریاں مکمل ہو گئی تھی اور اب عموماً تمام لوگ بھی آ چکے تھے۔۔۔ ! ایک الگ ہی خوشیوں کو سماع پھیل گیا تھا وہاں پر !!!!

ہر ایک کے چہرے پر مسکان چھائی ہوئی تھی۔۔۔ ارسا اپنی سہیلیوں کے ساتھ مگن تھی۔۔۔ ! جب ہی وجدان گھر میں آیا تھا۔۔۔۔ !!!

اس کے ساتھ اس کے کچھ دوست بھی آئے تھے۔۔۔ ! ارسا گارڈن میں ہی تھی کیونکہ مہندی کا فنکشن گارڈن میں ہی منعقد ہونے والا تھا۔۔۔ ! زوریز اور علیشہ بھی گھر پر ہی تھے۔۔۔۔ !

گھر میں علیشہ کی ابھی تک صرف اور صرف میرال اور ارسا کے ساتھ ہی بن پائی تھی۔۔۔ باقی سب لوگ ابھی بھی زوریز سے ناراض تھے۔۔۔ ! ان تمام ناراضگیوں کو جھیلنے کے باوجود زوریز نے کسی کو

بھی سچ نہیں بتایا تھا کیونکہ اس میں اتنی ہمت ہی نہیں تھی کہ وہ یہ سچ کسی کو بھی بتا سکتا حتیٰ کہ اپنی ہی بہن کو! اپنی ماں کو، اپنے باپ تک کو نہیں بتا پایا تھا وہ یہ حقیقت!!!!

جب کہ ساداں نے بھی سب سے اپنے اور زلیخہ کے نکاح کے بارے میں چھپا رکھا تھا۔۔۔!!!!

ارسا گارڈن میں تھی۔۔۔ خوبصورت پیلے رنگ کی لانگ فراک! خوبصورت ہیئر اسٹائل اور ساتھ ہی اس کے چہرے پر ہوا میک اپ اس کی خوبصورتی مزید بڑھا رہے تھے۔۔۔!!

وہ ہنستی کھلکھلاتی ہوئی بہت ہی خوبصورت لگ رہی تھی۔۔۔۔ جب ہی اس کے سامنے کھڑا شخص اپنے چہرے سے کالے رنگ کی عینک اتارتا اسے دیکھ کر مسکرا گیا تھا۔۔۔

اتنے دنوں کے بعد تو اسے اپنی بیوی کا دیدار نصیب ہوا تھا۔۔۔! اس کے چہرے پر ہلکی سی مسکراہٹ چھا گئی تھی اسے مسکراتا ہوا دیکھ کر۔۔۔!

جب ہی سامنے بیٹھی ہوئی ارسا جو اپنے ہی دھیان میں مگن تھی۔۔۔۔!!!!!!! اس نے جو ایک نظر اوپر اٹھا کر دیکھا تو نظروں نے جھکنے سے ہی انکار کر دیا۔۔۔

اس کے سامنے کوئی اور نہیں بلکہ اسی کا شوہر کھڑا تھا۔۔۔۔! ارسا کے مسکراتے ہوئے چہرے سے مسکراہٹ ایک دم سے ہوا ہو گئی۔۔۔ پہلے تو اسی لگا کہ جیسے یہ اس کا کوئی وہم ہے، اسے جھن نظر آنے

لگے ہیں، اس نے اپنی آنکھیں ملنا شروع کی اور پھر آنکھیں کھول کر دیکھا تو سامنے پھر سے "دایان" کو کھڑا پایا۔۔۔۔

اسے بالکل بھی امید نہیں تھی کہ وہ آج اسے یہاں، اس وقت اور یوں ملے گا!!!! اتنے دنوں سے وہ اسے ملا ہی نہیں تھا اور آج یوں وہ اس سے ملنے اس کے گھر تھا۔۔۔۔!

ارسا کرسی پر بیٹھی ہوئی تھی اسے دیکھ وہ ایک جھٹکے سے کھڑی ہو گئی۔۔۔! اس کے چہرے پر حیرانگی پھیل گئی تھی۔۔۔۔!!!

"دایان یہاں؟"

ارسا نے اپنے آپ سے ہی دل میں سوال کیا تھا۔۔۔!

وہ دو قدم آگے کی طرف بڑھی ہی تھی جب ہی دایان کے پاس وجدان آرکا تھا۔۔۔ "اسے دیکھ ارسا کے ماتھے پر بل پڑے تھے کیونکہ وجدان اور دایان آپس میں مسکرا مسکرا کر باتیں کر رہے تھے۔۔۔

ارسا کو سمجھ نہیں آرہی تھی کہ دایان وجدان کو جانتا تھا؟ اور وجدان کا کیا رشتہ ہے اس کے ساتھ؟ جو وہ اسے اندر آنے کا کہہ رہا تھا۔۔۔۔!!!

دایان اور وجدان مسکرا مسکرا کر باتیں کر رہے تھے۔۔۔۔! جب ہی دایان نے ایک نظر ارسا کی طرف دیکھا اور اس کی طرف دیکھتے ہوئے آنکھ ونک کی۔۔۔!

اس کے اس عمل پر ارسا کا چہرہ سرخ پڑ گیا تھا۔۔۔۔ جب کہ سادان اندر جا چکا تھا۔۔۔ ارسا وجدان کی طرف بڑھی۔۔۔۔

"بھائی؟ یہ کون تھے؟؟؟؟"

ارسا نے چہرے پر حیرانگی سجائے ہوئے اس سے سوال کیا جب کہ سامنے کھڑے ہوئے وجدان نے مسکرا کر اس کی طرف دیکھا جو دلہا لگ کر بھی دلہا نہیں لگ رہا تھا۔۔۔۔

"ارسا وہ میرا دوست تھا، وہ یہاں میری شادی اٹینڈ کرنے کے لیے آیا ہے"

وجدان کے چہرے پر مسکراہٹ، لہجے میں نرمی اور خوش مزاجی سے اس نے اسے بتایا اور پھر کسی کام کو نکل گیا۔۔۔۔"

جب کہ ارسا وہی کی وہی کھڑی رہ گئی۔۔۔۔! اسے سمجھ ہی نہیں آئی کہ دایان وجدان کا دوست؟ کیسے اور کب؟

"ارسا!!! میرال آگئی ہے جاؤ دیکھو اسے کسی چیز کی ضرورت تو نہیں ہے؟؟"

وہ اپنی ہی سوچوں میں گم سی وہی پر کھڑی تھی! جب ہی اسے پیچھے سے اپنی والدہ کی آواز سنائی تھی جس پر وہ حال میں لوٹتی ہوئی سرہاں میں ہلاتی وہاں سے میرال کے کمرے کی طرف بڑھ گئی!!!!

جب کہ وہ ابھی بھی اپنے ہی سوالات کے جواب ڈھونڈنے میں مصروف تھی۔۔۔! یہ باتیں اس کی سمجھ سے باہر ہوتی جا رہی تھی۔۔۔ کئی دن اس کے سکون سے گزر گئے تھے۔۔۔۔

کئی دنوں تک وہ اس کے سامنے نہیں آیا تھا لیکن آج یہاں، یوں اچانک کیسے؟ اور وہ بھی وجدان کے ساتھ دوستی!!!!!

* * *

وہ تیز تیز قدم لیے ہوئے درانی ہاؤس کے اندرونی حصے کی طرف بڑھ رہی تھی۔۔۔۔!!! رات کے گہرے سائے ڈھلنے شروع ہو گئے تھے۔۔۔۔! وجدان مہندی کے فنکشن کے لیے تیار ہونے کے لیے اپنے کمرے میں چلا گیا تھا۔۔۔۔

جب کہ مہندی کا فنکشن اٹینڈ کرنے کے لیے جو لوگ آئے تھے۔۔۔۔! وہ درانی ہاؤس کے گارڈن میں موجود تھے!!!! اندر صرف نوکر چاکر ہی تھے ان میں سے بھی کچھ باہر مہمانوں کی میزبانی کرنے میں مصروف تھے!!

ارسا میرال کے کمرے کے قریب پہنچی ہی تھی اور ابھی اس نے دروازہ کھولنے کے لیے ہاتھ آگے کی طرف بڑھایا تھا ہی کہ جب ہی کسی نے اس کا پکڑتے ہوئے اسے زور سے اپنی طرف کھینچا۔۔۔!

اس ایک دم ہونے والے افتاد پر ارسا کی چیخ بلند ہونے ہی لگی کہ مقابل شخص نے اس کے لبوں پر اپنے سخت ہاتھ رکھتے ہوئے اس کی آواز اس کے حلق تک ہی محدود کر دی۔۔۔!

وہ کوئی اور نہیں دایان ہی تھا جس نے اسے کھینچ کر کمرے کے پچھلے حصے میں موجود جگہ پر دیوار کے ساتھ لگایا تھا۔۔۔۔! اور خود اس نے سامنے آرکا تھا۔۔۔

ارسا کی آنکھوں میں ہلکا سا خوف طاری ہوا۔۔۔۔!!! اس نے انھیں نگاہوں کے ساتھ سامنے کھڑے دایان کو دیکھا۔۔۔!

"کیسی ہو بیوی؟؟؟"

دایان نے شوخ لہجے میں سامنے کھڑی ہوئی ارسا کی طرف دیکھتے ہوئے اس سے سوال کیا۔۔۔!!!

"تم ی۔۔ہاں؟؟"

اس نے اپنا اور ارسا کا فاصلہ دو قدم میں ختم کیا تو ارسا کے الفاظ، اس کی آواز اس کے حلق میں ہی اٹک گئی تھی۔۔۔۔!!!!

"!!Ooo your shocked"

دایان نے اس کی طرف ہنستے ہوئے دیکھ کر کہا۔۔۔۔

"ویسے مجھے لگتا ہے کہ تمھیں شاکڈ ہونا بھی چاہیئے۔۔۔۔!!! کیونکہ پہلے تو میں اتنے دن منظر عام سے غائب رہا اور اب سیدھا تمھارے گھر کی ٹکٹ کٹوا کر آیا ہو تمھارے پاس"

دایان نے چہرے پر شوخ تاثرات، مسکراہٹ سجائے ہوئے کہا۔۔۔۔۔!!

"تم وجی بھیا جو کیسے جانتے ہو؟"

ارسا نے نا ہی اس سے کچھ پوچھا کہ وہ اتنے کہاں تھا، اس سے ملنے نہیں آیا سیدھا اس سے یہی سوال کیا گیا۔۔۔۔!

"وجدان نے بتایا تھا نا کہ وہ میرا دوست ہے! اور تم بھی کیا سوالات پوچھ رہی ہو مجھ سے؟ کوئی حال نہیں پوچھا نا ہی کچھ اور!!!!"

وہ منھ بناتے ہوئے بولا اور تھوڑا سا پیچھے ہوا تو ارسا نے فوراً اسے پیچھے کی طرف دھکیلا۔۔۔۔

"مجھے کوئی شوق نہیں ہے تم سے تمھارا حال احوال پوچھنے کا۔۔۔۔۔!!!!"

وہ فوراً امیرال کے کمرے کی طرف بڑھ گئی تھی۔۔۔۔۔۔"

"لگتا ہے بیوی ناراض ہے"

اس نے سر کھجاتے ہوئے کہا! اور اس کی ایک ایک ادا کو یاد کرتا ہوا خود ہی مسکرا گیا۔۔۔!!!

* * *

"یہ خوشیاں، یہ وقت، یہ سب کچھ میرا تھا یہ شادی میری تھی۔۔۔! پر وجدان درانی تم نے مجھ سے میرال کو چھین لیا۔۔۔ تم نے مجھ سے میرا سب کچھ چھین لیا۔۔۔!

میری خوشیاں میرا پیار سب کچھ چھین لیا تم نے!!! میرال ضد تھی سادان درانی کی اور تمھیں لگتا ہے کہ وہ تمھیں اتنی آسانی سے میرال دے دے گا۔۔۔؟

(مزید ناول پڑھنے کے لیے اس لنک کو سرچ کریں)

For more novel kindly Google this link

READERS CHOICE

اسلام علیکم!

ہمارے ادر گرد بہت سے کردار ہیں جن کو ایک لکھاری ہی جان سکتا ہے اگر آپ ایک لکھاری ہیں اور ان کرداروں کو بخوبی لکھ سکتے ہیں تو اٹھائے قلم اور لکھ دیجئے ایک ایسی کہانی جو دلوں کو چھو لے اور ان کرداروں کے ساتھ انصاف کرتے ہوئے اپنی صلاحیت کو بھی اجاگر کریں۔ ریڈرز چوائس

https://ezreaderschoice.com/ آپ کو ایک ایسا پلیٹ فارم مہیا کر رہا ہے کہ جہاں آپ اپنی قابلیت کا لوہا منوا سکیں۔ آج ہی ہمیں اپنی تحریر ارسال کریں جس کو ہم ایک ہفتے کے اندر اپنی ویب سائیٹ اور دیگر سوشل میڈیا گروپ میں شامل کریں گے۔

مزید تفصیلات کے لئے ہم سے رابطہ کریں۔

واٹس ایپ نمبر کے لیے ابھی میل کیجئے

Facebook ID: https://www.facebook.com/mubarra1

Email address: mobimalik83@gmail.com

READERS CHOICE

نہیں بالکل نہیں !!! سادان کبھی بھی ایسا نہیں ہونے دے گا! میری خوشیاں برباد کر کے تم اپنی خوشیاں، اپنا گھر نہیں بسا سکتے ہو۔۔۔۔۔!!!!!!!
میں ایسا کبھی بھی نہیں ہونے دوں گا۔۔۔۔۔"

سادان درانی نے سامنے موجود سجے سنورے گھر کو دیکھ کر مٹھیاں بھینچتے ہوئے ایک ایک حرف چبا کر کہا۔۔۔۔

ہر کسی کو لگا تھا کہ شائید وہ ادھر گیا ہے۔۔۔۔! شائید اس کے اندر اچھائی آگئی ہے لیکن ایسا نہیں تھا! وہ وہی تھا پہلے والا سادان !!

!!!Don revealed his true self

◆

مہندی کا فنکشن اپنے عروج کو تھا۔۔۔۔رات کے گہرے سائے بھی ڈھل گئے تھے۔۔۔۔سب لوگ، دور کے رشتے دار اور قریبی رشتے دار پہنچ چکے تھے۔۔۔

ماہ رخ نے کچھ لڑکیوں، ارسا، ماہ پارا سے کہا کہ وہ جا کر میرال کو لے آئیں۔۔۔۔! جب کہ وجدان وہاں پر پہلے سے ہی موجود تھا۔۔۔۔! علیشہ بھی ان کے ساتھ ہی چل دی تھی۔۔۔۔"

جب ہی زوریز کی نظر وہاں سے گزرتی ہوئی علیشہ پر گئی تو وہ اسے جی بھر کر دیکھے رہ نہ سکا۔۔۔ڈارک گرین کلر کا خوبصورت ڈریس اس پر بہت جچ رہا تھا۔۔۔۔۔!!!!

وہاں پر ارسا بھی تھی لیکن اس نے ارسا کو ایک بھی مرتبہ نہیں دیکھا تھا۔۔۔۔جب کہ وہاں پر موجود دایان کی نظر اسی پر تھی۔۔۔۔!!! کہ کہیں زوریز ارسا کو تو نہیں دیکھ رہا لیکن وہ علیشہ کو دیکھ رہا تھا۔۔۔۔!!!

تمام لڑکیوں کے ہمراہ وہ آہستگی سے آگے کی طرف بڑھ رہی تھی۔۔۔۔!!!! باہر وجدان کے دوستوں نے تیز ڈھول بجانے شروع کر دیے تھے۔۔۔۔۔"

اندر ڈھول کی آواز کم ہی آ رہی تھی کیونکہ اندر پہلے ہی گھانے لگے ہوئے تھے۔۔۔۔! اور پھر لڑکیوں کا ڈانس اور ساتھ ہی ان کا ڈھولک۔۔۔۔۔!!!!!

اور پھر بچوں کی کیا ہی کہیں وہ اپنی ہی مستی میں مگن رہتے ہیں۔۔۔انھوں نے بھی وہاں ایک الگ ہی رونق لگا رکھی تھی۔۔۔۔"

میرال نے آنکھ اٹھا کر اوپر کی طرف دیکھا تو سامنے ہی وجدان کو سفید کرتے میں ملبوس پایا!!! اس کی پرسنیلٹی، اس کا ہینڈسم لگنا اس کی نظروں میں شرم طاری کر گیا تھا۔۔۔

اور وجدان بھی اسے دیکھتے ہوئے اپنی جگہ سے کھڑا ہوا تھا،،، اور دو قدم آگے کی طرف آیا تھا اس غرض سے کہ وہ اس کا ہاتھ تھام سکے۔۔۔۔!!!!

ہلکے ہلکے قدموں کے ساتھ وہ مسکراتی ہوئی اس کے قریب پہنچی تھی جب ہی وجدان نے اس کا ہاتھ تھامنے کے لیے اپنا ہاتھ آگے کی طرف بڑھایا۔۔۔!!!!

میرال نے شرماتے ہوئے آہستگی سے اپنا ہاتھ اس کے ہاتھ میں دے دیا تھا۔۔۔" جب کہ وہاں پر موجود ہر شخص نے ہوٹنگ کی تھی۔۔۔۔!!!!

"یہاں ہمیں ہونا چاہیئے تھا"

ماہ پارا درانی کے ساتھ کھڑے ہوئے آدم درانی نے اس کے کانوں کے قریب جھکتے ہوئے ایک نظر پورے گارڈن میں دوڑاتے ہوئے کہا تو ماہ پارا سر نفی میں ہلا گئی۔۔۔۔!

"وہ وقت بہت دور ہے مسٹر آدم درانی"

ماہ پارا نے اس کی طرف گردن موڑتے ہوئے شوخ لہجے میں کہا تو آدم نے آئی برو اچکائے!!!

"نوفیوچر مسسز آدم درانی وہ وقت بہت ہی زیادہ قریب ہے یہ وجدان اور میرال کی شادی ہو لینے دو پھر اپنی شادی کی بات کرتا ہوا می سے!!! تم بس تیار رہو کبھی بھی تاریخ پکی ہو سکتی ہے"

اس نے جیسے چیلنجنگ انداز میں ماہ پارا سے کہا تو ماہ پارا سرخ پڑتی گالوں سے اسے حیرت انگیز تاثرات کے ساتھ دیکھنے لگی!!!! جو بالکل سیدھا ہو کر کھڑا ہو گیا تھا۔۔۔

علیشہ زوریز کے ساتھ کھڑی تھی۔۔۔! وجدان نے میرال کو اپنے ساتھ بیٹھایا تھا۔۔۔"وہ دونوں اب مہندی کے فنکشن کو ایک ساتھ مل کراانجوائے کرنے لگے تھے۔۔۔

کیونکہ مہندی کی رسومات شروع ہونے میں کچھ وقت مزید درکار تھا۔۔۔

"!!!You are looking so pretty"

وجدان نے ایک نظر جو اسے قریب سے دیکھا تو اس کے حسن کو دیکھتا ہی چلا گیا۔۔۔!!!!

اس نے آہستگی سے میرال کے کانوں میں سرگوشی کی تو میرال نے مسکرا کر اس کی طرف دیکھا!

"!!!!You are looking so Handsome"

اسی لہجے اسی انداز، اسی طریقے سے کہا گیا تو وجدان بھی ہلکا سا مسکرا گیا تھا۔۔۔!!!

جب کہ دور کھڑا ساداان درانی انھیں یوں خوش دیکھ کر پل پل مر رہا تھا۔۔۔! اس کے ہاتھ میں کانچ کا گلاس تھا۔۔۔!!!!

اس کے تم بدن میں آگ لگی ہوئی تھی انھیں ایک ساتھ دیکھ کر۔۔۔!!! آنکھیں لال انگارہ ہو چکی تھی۔۔۔"دل میں آگ کے شعلے بھڑک رہے تھے۔۔۔.!!!

اسے ان پر اس قدر غصہ آیا تھا کہ اس نے ہاتھ میں پکڑے ہو کانچ کے گلاس کو اس قدر دبایا کہ وہ اسی کے ہاتھ میں ٹوٹ گیا۔۔۔"اس کے ہاتھ سے خون بہنے لگا تھا۔۔۔"

جب ہی میرال کی نظر اس پر پڑی تو میرال ایک لمحے کے لیے حیران رہ گئی لیکن پھر وہ اسے اگنور کر گئی جو ساداان درانی کو مزید طیش دلا گیا تھا۔۔۔!!!

وہ غصے سے اپنے بہتے خون والے ہاتھ کو بھیجنا ہوا ان کانچ کے ٹکروں کو وہی پر پھینکتا ہوا اپنے درد کو مکمل طور پر اگنور کرتے ہوئے باہر کی طرف بڑھ گیا تھا۔۔۔!!!!

جب ہی مہندی کی رسومات کا آغاز کیا گیا تھا۔۔۔ اس کے لیے مختلف چیزیں رکھی گئی تھی۔۔۔! سب سے پہلے راحیلہ درانی اور التمش درانی نے مہندی کی رسم ادا کی تھی۔۔۔

اس کے بعد المیر درانی اور ان کی بیوی ماہ رخ درانی نے مہندی کی رسم میں حصہ لیا!!! اور ان کے بعد کمال اور عائشہ درانی!!

سب سے آخر میں زوریز درانی اور اس کی بیوی علیشہ نے یہ رسم ادا کی تھی۔۔۔!!! ان کی رسم پر ماہ رخ درانی نے انھیں ایک نظر غصے سے دیکھا۔۔۔!

لیکن کچھ دیر بعد وہ نظریں گھما گئی تھی وہ چاہتی تو اسے روک سکتی تھی لیکن وہ روکنا نہیں چاہتی تھی کیونکہ ایسا کرنے سے فضول میں بدمزگی پیدا ہونی تھی۔۔۔!!!

تمام رسومات ادا کرنے کے بعد کچھ ڈانس کا انتظام کیا گیا تھا۔۔۔! خوب انجوائے کیا گیا تھا اور مہندی کے فنکشن کو ہی رات کے ڈیڑھ بجے تک جاری رہا تھا۔۔۔

اس کے بعد میرال اور وجدان سمیت سب لوگ اپنے کمروں کا رخ کر گئے تھے۔۔۔!!! مہمان جو دور سے آئے تھے وہ درانی ہاؤس میں ہی رہے تھے۔۔۔!!!

دایان بھی وہی پر رکا ہوا تھا۔۔! وہ وہاں پر وجدان کا دوست بن کر رہا تھا۔۔۔!!!!

لیکن وہ مہمان جن کے گھر قریب ہی تھے وہ اپنے گھر چلے گئے تھے۔۔۔!

ارسا بھی کچھ کام نپٹاتی ہوئی تیز قدم لیے ہوئے کمرے کا رخ کر گئی تھی۔۔۔ گرمی بہت زیادہ تھی۔۔۔!!!! اور اب وہ جا کر اے سی کے نیچے بیٹھنا چاہتی تھی۔۔۔!!!!

* * *

وہ اندر کی طرف بڑھ رہی تھی اور کمرے کا دروازا کھولتے ہوئے ارسا نے قدم اندر کی طرف بڑھائے اور اندر پہنچتے ہوئے اس نے فوراً اے سی آن کیا۔۔۔

اور پھر اس بھاری بھر کم فراک کو اتارنے کے لیے اپنے کپڑے لیتے ہوئے واش روم کی طرف چلی گئی تھی۔۔۔ جب ہی اس کے کمرے کا دروازا کھولتے ہوئے آہستگی سے دایان اندر داخل ہوا اور کمرہ لاک کر دیا۔۔۔۔!!!!!!!!!

وہ وہی کمرے کے دروازے کے ساتھ ٹیک لگائے ہوئے اس کے آنے کا انتظار کرنے لگا۔۔۔ کمرے میں صرف ایک لائٹ چل رہی تھی جس کی روشنی سے پورے کمرے کو عیاں کرنے سے قاصر تھی۔۔۔!!!

اس کی روشنی بامشکل ہی کمرے میں پھیلی ہوئی تھی۔۔۔۔!!!! جب ہی واش روم کا دروازا کھولتے ہوئے آہستگی سے ارسا اپنے ہی خیالات میں کھوئی ہوئی بالوں پر تولیہ پھیرتے ہوئے واش روم کا دروازا

بند کرتے ہوئے جیسے ہی مڑی تو سامنے کھڑے شخص کو دیکھ کر اس کے رونگھٹے کھڑے ہو گئے۔۔۔۔!!!!

"تم؟؟"

ارسا کے چہرے پر حیرانگی بھرے تاثرات چھا گئے تھے۔۔۔! جب کہ وہ مسکراتے ہوئے اس کے حسین سراپے کو دیکھ رہا تھا۔۔۔ ارسا نے ڈوپٹہ اوڑھ نہیں رکھا تھا۔۔۔

اس نے فوراً ڈوپٹہ اپنے جسم پر اوڑھا تو دایان جو دروازے سے ہی لگا ہوا تھا وہ اس کے سامنے آ کھڑا ہوا !!!

"پچھلی مرتبہ والا ہی سوال ہے یہ بیگم!!! لیکن اب تو تمھارا مسئلہ بھی میں نے حل کر دیا ہے اب تو میں کھڑکی بجائے تمھارے کمرے میں دروازے کے ذریعے آیا"

وہ حد درجے تک ارسا کو سب کرتے ہوئے بولا۔۔۔

"شٹ اپ! جاؤ یہاں سے تمھیں میں نے پچھلی مرتبہ بھی منع کیا تھا کہ کمرے میں دوبارہ مت آنا تو تم کیوں آئے؟؟؟ کیوں میری زندگی، میری عزت برباد کرنے پر تلے ہوئے ہو تم؟؟؟"

وہ اس کے دوبدو آتی ہوئی اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر اپنے لال انگارہ لہجے میں بولی۔۔۔

"تمھاری عزت کا خیال ہے تبھی تو تمھیں اپنی عزت بنایا ہے ورنہ کیا زوریز کی طرح کر رہا ہوں میں؟ جو تم سے محبت کے بڑے بڑے دعوے کرنے کے بعد تمھارے بیچ چوراہے پر چھوڑ کر چلا گیا؟"

اس کے الفاظ ارسا کے چہرے پر حیرانگی، ڈر خوف پیدا کر گئے تھے۔۔۔۔!!!!! اسے سمجھ نہیں آئی تھی کہ وہ کیسے جانتا ہے کہ زوریز ارسا کو پسند کرتا تھا؟ پھر زوریز کی کی گئی بے وفائی!!!!!

"ت۔۔ مھیں کیس۔۔۔۔۔ے پ۔۔تہ؟"

اس کی بات سنتے ہوئے پہلے تو کچھ لمحات تک ارسا درانی سامنے کھڑے شخص کو کافی دیر تک حیرانگی سے گھورتی رہی۔۔۔ لیکن پھر کافی دیر بعد ہمت کرتے ہوئے وہ بولی۔۔ اس پر بھی اس کے الفاظ ٹکڑوں میں تقسیم ہو گئے تھے۔۔۔!

"تم میرے نکاح میں ہو! بیوی ہو تم میری! تمھارے بارے میں مجھے سب کچھ پتہ ہے مسسز دایان لیکن ہاں اب مجھے پورا یقین ہے کہ تمھاری وہم و گمان میں بھی زوریز درانی نہیں ہو گا اب تو تمھارے خیالات میں صرف دایان ہی ہو گا!!! ایم آئی رائٹ؟"

وہ آگے بڑھتا ہوا اس کی کمر کے گرد بازو حائل کرتا ہوا اسے اپنے سینے سے لگاتے ہوئے، اپنے حصار میں لے گیا۔۔۔!!!! جب ہی ارسا نے سرخ پڑتی ہوئی گالوں کے ساتھ اسے دیکھا۔۔۔"

وہ آہستگی سے اس کے کانوں کے قریب جھکتا ہوا سرگوشی کر گیا۔۔۔۔۔!! اور ارسا نے جو اسے پیچھے دھکیل اس میں اور خود میں فاصلہ قائم کیا تھا اسے ایک جھٹکے سے ختم کر گیا۔۔۔!!!

"د۔ور ہٹو مجھ سے"

ارسا نے جھجکتے ہوئے کہا تو وہ ہلکا سا مسکرا گیا۔۔۔۔

"اور اگر نا ہٹو تو؟"

دایان نے اسے چیلنج کرتے ہوئے کہا۔۔۔ تو ارسا نے اپنی پوری قوت سے اسے پیچھے کی طرف دھکیلا۔۔۔!!!! جس سے سادان اس سے کافی دور ہو گیا تھا۔۔۔۔"

خود کے یوں دھکیلے جانے پر دایان شدید طیش میں آ گیا تھا۔۔۔!!!! اس نے ارسا کے بازوؤں کو پکڑتے ہوئے ایک جھٹکے سے اسے اپنی طرف کھینچا تو ارسا ٹھیک اس کے سینے سے جا ٹکرائی جب ہی دایان نے اس کی کمر کے گرد ایک زوردار حصار بنایا۔۔۔ جس سے ارسا نکلنے کے لیے مچلنے لگی!!!!

"خبردار آج یہ پہلی اور آخری مرتبہ چھوڑ رہا ہوں میں تمھیں اگر تم نے مجھے آج کے بعد خود سے دور کرنے کی کوشش بھی کی نا تو تمھیں زندہ نہیں چھوڑوگا میں ارسا درانی!!!!!"

وہ غصے سے اس کے منہ پر غرایا تھا جس سے ارسا کافی حد تک سہم گئی تھی۔۔۔۔۔!!!!! وہ ڈر گئی تھی اس کے لہجے سے۔۔۔۔! وہ اس کو اپنے قریب آنے سے روک بھی نہیں سکتی تھی کیونکہ جیسے ہی سہی لیکن اب وہ اس کا شوہر بن گیا تھا۔۔۔۔

دایان نے اپنی سرمئی آنکھوں کے ساتھ اس کی طرف دیکھا تو ایک لمحے کے خود پر ہی غصہ آیا۔۔۔۔! اور پھر ایک ہی لمحے میں آج اس کی خوبصورتی یاد آئی تھی۔۔۔۔!!!!

وہ ایک لمحے میں ہی اس کے لبوں کے طرف بڑھا لیکن جیسے ایک مرتبہ پھر سے وہ اس کے قریب پہنچا تو ارسا درانی فوراً پیچھے ہو گئی تھی۔۔۔۔۔!!!!!

جس پر دایان کا مزہ تو کرکرا ہو گیا تھا لیکن پھر اس نے اپنے دل میں ٹھاٹے مارتے ہوئے جذبات پر قابو پایا۔۔۔۔!!!! اور خود بھی اس سے دور ہوا۔۔۔۔!!!

ارسا درانی فوراً رخ موڑ گئی تھی۔۔۔۔! جب کہ دایان بھی رخ موڑ گیا تھا۔۔۔۔!

"رات ہو گئی ہے تم سو جاؤ"

وہ بس یہی کہہ سکا تھا اس سے اور پھر فوراً کمرے سے دروازہ کھولتے ہوئے نکل گیا۔۔۔۔!!!! جب کہ ارسا وہی کی وہی کھڑی رہ گئی۔۔۔۔

دایان کمرے کا دروازا بند کرتے ہوئے اپنے کمرے کی طرف چل دیا تھا۔۔۔!!!!! وہ اس بات سے بے خبر تھا کہ اس کے پیچھے کھڑا زوریز درانی اسے دیکھ چکا تھا۔۔۔ جو وہاں پر کافی دیر سے کھڑا تھا۔۔۔ زوریز غصے کی ایک نگاہ اس کی پشت پر اور پھر ایک نگاہ ارسا کے کمرے پر ڈالی اور خود وہاں سے اپنے کمرے کی طرف چل دیا تھا۔۔۔

اچانک ہی اس کی نظر وجدان پر گئی تو اس کا دل کیا کہ یہ سب کچھ وہ وجدان کو بتا دے۔۔۔! اس نے وجدان کی طرف قدم بھی بڑھائے لیکن وہ وجدان سائیڈ کسی جلدی میں لگ رہا تھا وہ تیز قدموں کے ساتھ گاڑی میں بیٹھتا ہوا رات کے اس پہر وہاں سے چلا گیا تھا۔۔۔ جب کہ زوریز نے اسے حیرانگی سے دیکھا کہ وہ اس وقت کہاں جا رہا ہے؟ کچھ دیر وہ وہی کھڑے رہنے کے بعد اپنے کمرے کی طرف بڑھ گیا تھا۔۔۔۔!!!!

دل میں کچھ سوالات کھلبلی مچا رہے تھے کہ دایاں ارسا کے کمرے سے کیوں نکلا؟ اور وجدان! وہ اتنی رات کو کہاں گیا تھا۔۔۔؟؟ انھی سوالات کے ساتھ وہ کمرے میں چلا گیا تھا۔۔۔

* * *

اس نے گاڑی ایک جگہ لا کر روکی تھی۔۔۔۔ وہ اس کا فارم ہاؤس تھا جہاں پر اس کے آدمی اس کا ویٹ کر رہے تھے۔۔۔۔!!!!

ڈان گاڑی سے اترتا ہوا تیز قدموں کے ساتھ اندر کی طرف چلا گیا تھا۔۔۔۔!!!! اور عین اس جگہ ہر پہنچ گیا جہاں پر اس کے ساتھی اس کا انتظار کر رہے تھے!

وہ تیز قدم لیے ہوئے صدر کرسی پر جا کر بیٹھ گیا۔۔۔۔ اس کے سامنے ہی اس کے تین سے چار آدمی بیٹھے تھے!!!!

"کیا ہوا؟ اتنی قیمت جینسی میں کیوں بلایا ہے مجھے؟"

ڈان کے لہجے میں، آنکھوں میں وہ سرد پن نہیں تھا جو ہمیشہ ہوا کرتا تھا۔۔۔۔ جس پر اس کے تمام آدمی حیرانگی میں مبتلا تھے۔۔۔۔

"سر!!! وہ زوہیب پاشا جسے آپ نے مار دیا تھا اس کا باپ پاشا فرید بہت ہی زیادہ ہلچل مچا رہا ہے۔۔۔!!! اس کا کہنا ہے کہ وہ اپنے بیٹے کا انتقام لے رہا ہے!!!!

اس نے ہماری دو سے تین جگہوں پر اٹیک بھی کیا ہے۔۔۔۔! لیکن وہ تو اللہ کا شکر ہے ہم وقت پر پہنچ گئے تھے اس نے ہمیں اپنے طریقے سے سمجھانے کی کوشش کی ہے لیکن وہ ہے کہ کچھ بھی سمجھتا ہی نہیں ہے بار بار ہم پر حملہ کرنے کا سوچتا رہتا ہے"

ایک آدمی نے اسے ساری بات بتائی تھی کہ انھوں نے اسے یہاں پر کیوں بلایا تھا۔۔! جب کہ باقی سب اس بات پر بھی حیران تھے کہ وہ ڈان جس نے کبھی بھی کالے رنگ کی پینٹ شرٹ کے سوا کچھ بھی پہنا نہیں تھا وہ آج یہاں پر سفید رنگ کا کرتا پاجامہ پہن کر بیٹھا ہوا تھا۔۔۔۔

"ٹھیک ہے اس کی فکر مت کرو تم لوگ؟ میں اسے دیکھ لوں گا"

ڈان نے انھیں تسلی دیتے ہوئے کہا۔۔۔ تو وہ سر اثبات میں ہلا گئے۔۔۔۔!

"سر ویسے کیا بات ہے آج آپ تیار ہیں؟"

انھی میں سے ایک آدمی نے جھجکتے ہوئے اس سے سوال کیا۔۔۔۔

"!!!!Yes because I am going to be married"

اس نے مسکرا کر جواب دیا تھا۔۔۔۔۔!!! انھیں ڈان کی طرف سے اس بات کی بالکل بھی امید نہیں تھی۔۔۔۔!

"اور تم سب نے میری شادی پر ضرور آنا ہے"

ڈان نے انھیں اپنی شادی پر آنے کی دعوت بھی دی تھی۔۔۔!!! جس پر وہ سب سر اثبات میں ہلا گئے!

"اور اب فکر مت کرو پاشا فرید کو ڈان عرف وجدان درانی دیکھ لے گا"

ہاں وہ وجدان درانی ہی تھا۔۔۔! ڈان بھی وہی تھا اور وجدان درانی بھی وہی تھا۔۔۔!!

◆

"اور اب فکر مت کرو پاشا فرید کو ڈان عرف وجدان درانی دیکھ لے گا"

ہاں وہ وجدان درانی ہی تھا۔۔۔! ڈان بھی وہی تھا اور وجدان درانی بھی وہی تھا۔۔۔!!

"سر آپ کا اصل نام وجدان درانی ہے؟؟"

اس کے بہت ہی قریبی آدمی نے اس کی طرف سوالیہ نگاہوں سے دیکھتے ہوئے اس سے سوال کیا۔۔۔!!!

"بالکل میرا نام وجدان درانی ہے!!! ویسے تم لوگ بھی سوچتے ہو گے کی اتنے سالوں سے یہ بات تو تم لوگوں کو میں نے کبھی بھی نہیں بتائی۔۔۔

آج تک تم لوگوں کو یہی لگتا تھا کہ میرا نام ڈان ہے لیکن میرا اصل نام وجدان درانی ہے۔۔۔!!!

اور آج یہ بات میں نے تم لوگوں کو بتادی ہے! کیونکہ آج میں خوش ہوں۔۔۔۔!!!!"

وجدان (ڈان) کے چہرے پر مسکراہٹ چھاگئی تھی۔۔۔۔!!! اس نے پرجوش لہجے میں انھیں بتایا تھا۔۔۔! جو پر وہ لوگ سرہاں میں ہلا گئے اور وجدان نے اپنی بات جاری رکھی۔۔۔!!!!

"اور اس سے بھی بڑھ کر یہ کہ مجھے میری محبت مل رہی ہے۔۔۔۔۔!!!! جسے میں نے ہمیشہ چاہا تھا۔۔۔۔!!"

اس کی بات سنتے ہوئے وہ سب کے سب چونک گئے تھے کہ ڈان بھی کسی سے محبت کرتا ہے!

"کیا ہوا حیران کیوں ہو؟؟ کیا ایک۔ شخص جو گینگ میں ہو تو اس کا دل نہیں ہوتا گیا؟؟ کیا اس کے سینے میں موجود دل پتھر کا ہوتا ہے۔۔۔

کیا اس شخص کا دل نہیں دھڑکتا؟ بالکل دھڑکتا ہے۔۔۔۔۔! بس یہ ایک افواہ ہی ہے کہ ہمارا دل نہیں دھڑکتا!!!!

کچھ لوگ کسی کو یہ بھی کہہ دیتے ہیں کہ وہ پتھر دل ہے۔۔۔۔۔!!!لیکن ایسا حقیقت میں تو کچھ بھی نہیں ہوتا ہے۔۔۔!!!!

اگر اس شخص کا دل پتھر کا ہوتا تو وہ دھڑکتا ہی نہیں!!!!اس آدمی کو کیا سانس ہی نہیں آتی۔۔۔؟؟ آتی ہے نا تو پھر اس کا دل پتھر کا کیسے ہوا؟؟؟؟"

ڈان نے انھیں ایک لمبی گفتگو میں بتایا تھا۔۔۔!!!!جس پر سب لوگ سر اثبات میں ہلاتے ہوئے ہلکی سی مسکراہٹ چہرے پر لائے!

"اور ہاں میری شادی پر تم سب کو آنا ہے!!!!"

وجدان کی بات سنتے ہوئے وہ سب مسکرا گئے تھے۔۔۔۔!!!!جب کہ ڈان وہاں سے اٹھتا ہوا چلا گیا تھا۔۔۔"

"سر بہت خوش ہیں میری دعا ہے کہ وہ یونہی ہی خوش رہیں کیونکہ بہت سختیاں جھیلیں ہیں انھوں نے" اس کے آدمی نے اس کی پشت کی طرف دیکھتے ہوئے آہستگی سے کہا تو سب نے یک زبان ہو کر آمین کہا۔۔۔

* * *

زوریز تیز قدم کمرے کی طرف بڑھا رہا تھا۔۔۔ کمرے کے دروازے کے سامنے پہنچتے ہوئے اس نے دروازہ کھولا اور پھر اندر کی طرف قدم بڑھا گیا۔۔۔

اسے اس بات پر یقین ہی نہیں آرہا تھا کہ دایان ارسا کے کمرے سے ہی نکلا تھا۔۔۔ اس نے خود کو بہت تسلیاں دینے کی کوشش کی تھی۔۔۔!!!! لیکن پھر بھی حقیقت تو یہی تھی کہ وہ ارسا کا کمرہ تھا۔۔۔ جب وہ پہلے ارسا کے کمرے کے سامنے گزرا تھا تو اس وقت ارسا اپنے کمرے میں گئی تھی لیکن جب وہ دوبارہ وہاں سے گزرا تو اسی وقت دایان اس کمرے سے نکل کر اپنے کمرے کی طرف بڑھ گیا تھا۔۔۔ وہ اپنے کمرے میں پہنچا تو اس نے دروازہ لاک کر دیا۔۔۔!!!! اور جیسے ہی نظر سامنے کھڑی علیشہ پر پڑی تو ایک لمحے کے لیے اس کی نظریں اس پر ہی جم گئی تھی۔۔۔!!!

اس کے عین سامنے علیشہ کھڑی ہوئی تھی جو چینج کر چکی تھی۔۔۔!! لیکن اس نے جیولری نہیں اتاری تھی۔۔۔ ابھی ہی اس نے اپنے ائیر رنگز اتار کر ڈریسنگ ٹیبل پر رکھے۔۔۔

جب کہ ابھی بھی اس کے ہاتھوں میں موجود چوڑیاں خاموشی سے بھرے کمرے میں چھن چھن کی آواز پیدا کر رہا تھا۔۔۔

وہ اپنی گردن میں موجود لاکٹ کو اتارنے میں مصروف تھی جب کہ اس کے ہاتھ کی چوڑیاں کمرے میں چھن چھن کی آواز بنا رہیں تھی۔۔۔!

کچھ دیر تک تو زوریز وہی کھڑا اسے دیکھتا رہا لیکن پھر جب اس سے اپنے لاکٹ کا لاک نا کھلا تو زوریز نے ہلکے ہلکے قدم اس کی طرف بڑھائے۔۔۔۔!

"میں کر دیتا ہوں"

وہ کہتے ہوئے اس کے پیچھے جا رکا تھا۔۔۔!!! علیشہ نے اس کا عکس اپنے پیچھا دیکھا اور جب اس کی آواز اس کے کانوں تک گئی تو علیشہ نے اپنے بالوں میں الجھے ہاتھ باہر نکالے!!!

جب ہی زوریز نے اس کے لاکٹ کو آہستگی سے اس کے گلے سے اتار کر ڈریسنگ ٹیبل پر رکھ دیا تھا۔۔۔۔!!!

علیشہ نے فوراً نظریں جھکالی۔۔۔ وہ اس وقت بالکل اس کے سامنے کھڑا تھا۔۔۔ اس کی وحشت زدہ نگاہیں وہ خود پر محسوس کر سکتی تھی۔۔۔۔!

جب کہ کچھ دیر بعد ہی زوریز وہاں سے اپنے کپڑے لیتے ہوئے واش روم کی طرف بڑھ گیا تھا۔۔۔!!! اس نے اپنی شرٹ اتارتے ہوئے شاور کے نیچے کھڑے ہو کر شاور آن کیا۔۔۔

شاور سے نکلتا ہوا مکمل طور پر ٹھنڈا پانی اس کے کسرتی جسم میں لگی آگ کو بجھانے سے قاصر تھا۔۔۔!!! اس ٹھنڈے پانی میں بھی اس کا جسم تپ رہا تھا۔۔۔!

اس وقت وہ نفرت کی آگ میں جل رہا تھا۔۔۔ دایان سے نفرت کی آگ، ارسا درانی سے نفرت کی آگ!!! یہ وہ آگ بھی جو پانی سے بھی بجھ نہیں رہی تھی۔۔۔

اس کے جسم پر گرتا ہوا پانی بھی اسے پر سکون اور معطل کرنے سے قاصر تھا۔۔۔!!!!

لیکن وہ کیوں جل رہا تھا اس آگ میں؟؟ کیوں چھبن ہو رہی تھی اسے اگر ارسا اور دایان ایک ساتھ تھے بھی تو؟؟؟

وہ شائید بھول گیا تھا کہ اس نے ارسا درانی جو چھوڑا تھا نا کہ ارسا اسے چھوڑ کر گئی تھی۔۔۔!!!

اسے محبت کے بیچ راستے میں چھوڑنے والا وہ تھا نا کہ ارسا اسے چھوڑ کر گئی تھی۔۔۔!!!! وہ نکاح کر کے علیشہ کو لایا تھا ارسا کو دکھ پہنچانے والا وہی تھا۔۔۔!!!

لیکن اب اگر وہ کسی کے ساتھ خوش ہے، اگر وہ دایان سے محبت بھی کرتی ہے تو اسے کیوں جلن ہو رہی تھی۔۔۔

کیوں کہ سچ تو یہ تھا وہ چاہ کر بھی ارسا کی محبت کو اپنے دل سے نہیں نکال پایا تھا۔۔۔۔!!!! وہ آج بھی اس سے محبت کرتا تھا اس وجہ سے ہی تو اسے اس قدر غصہ آرہا تھا۔۔۔۔

کچھ دیر بعد ہی اس نے اپنے گیلے جسم کو تولیے سے صاف کیا اور کپڑے پہنتے ہوئے کمرے میں پہنچا تو دیکھا کہ علیشہ بھی سو چکی ہے۔۔۔۔!

وہ کچھ تولیہ وہی صوفے پر پھینکتا ہوا ایک سرد نگاہ اس پر ڈالتا ہوا اس کے ساتھ بیڈ کی دوسری طرف لیٹ گیا تھا۔۔۔

وہ آہستگی سے لیٹتے ہوئے کنفرٹر اپنے آدھے جسم پر چڑھا گیا تھا اور پھر ایک سرد نگاہ اس پر ڈالتے ہوئے ایک طرف منہ کر کے لیٹ گیا تھا.....!

اس نے سونے کی حد درجے کی کوشش کی لیکن نینداس کی نظروں سے کوسوں دور تھی۔۔۔۔!

* * *

صبح کا سورج نکل آیا تھا۔۔۔۔!!!! ایک نئی صبح کا آغاز بھی ہو چکا تھا۔۔۔۔!!! لیکن آج ان سب کی زندگیوں میں بہت ہی بڑے موڑ آنے والے تھے۔۔۔۔!!!!

سب کو بہت ہی بڑے دھچکے لگنے والے تھے۔۔۔! دایان اور ارسا کے لیے آج کا دن بہت ہی زیادہ مشکل ہونے والا تھا۔۔۔

آج وجدان اور میرال کیے نکاح ور مہندی کا فنکشن تھا۔۔۔!!! بارات کا فنکشن میرج ہال میں منعقد ہونا تھا۔۔۔

میرال بارات کے فنکشن کے لیے تیار ہونے کے لیے پارلر چلی گئی تھی جب کہ ارسا بھی اس کے ساتھ ہی چلی گئی تھی۔۔۔۔!!!

تقریباً دو گھنٹے تیار ہونے کے بعد انھیں ساداں سیدھا میرج ہال ہی لے گیا تھا۔۔۔ راستے میں انھیں لے کر جاتے ہوئے اس نے ایک بھی بات نہیں کی تھی"

میرج ہال پہنچ کر میرال اور ارسا بھی خاموشی سے گاڑی سے اترتے ہوئے اندر کی طرف بڑھ گئی تھی۔۔۔ میرال کو برائیڈل روم میں بیٹھایا گیا تھا۔۔۔

کچھ دیر بعد ہی یہ شور مچ گیا" بارات آگئی بارات آگئی "پورے میرج ہال میں خوشیوں کی مزید لہریں دوڑ گئیں۔۔۔!!!

بارات کا ایک خوبصورت استقبال گلاب کی پتیوں سے کیا گیا تھا۔۔۔!!!! اور ساتھ ہی المیر درانی نے وجدان کو ایک خوبصورت گلاب کے پھولوں سے بنا ہوا ہار بھی پہنایا تھا۔۔۔

یہ خبر میرال تک بھی پہنچ گئی تھی جس سن کر وہ ہلکا سا مسکرا گئی۔۔۔!!! کافی دیر تک میرج ہال میں گہما گہمی کا عالم رہا تھا۔۔۔۔!!!

اس کے بعد تمام مہمان اپنے اپنے ٹیبلز پر بیٹھ گئے۔۔۔۔۔! اور کچھ دیر بعد ہی نکاح کی رسم ادا کرنے کے مولوی صاحب کو بلایا گیا تھا۔۔۔۔!!!!

اور باقی تمام لوگ وہی بیٹھے ہوئے نکاح کا انتظار کرنے لگے۔۔۔! پہلے مولوی صاحب برائیڈل روم کی طرف بڑھے تھے۔۔۔! جہاں پر میرال تھی۔۔۔!

"میرال درانی ولد المیر درانی آپ کا نکاح وجدان درانی ولد التمش درانی کے ساتھ بعوض حق مہر پچاس لاکھ روپے سقہ راج الوقت کیا جاتا ہے کیا آپ کو یہ نکاح قبول ہے ؟؟"

مولوی صاحب کے سوال پر وہ سر اثبات میں ہلا گئی۔۔۔!

"قبول ہے"

نہایت ہی خوشی سے جواب دیا گیا تھا۔۔۔۔!!!!

"کیا آپ کو یہ نکاح قبول ہے؟"

"قبول ہے!!!"

"کیا آپ کو یہ نکاح قبول ہے؟"

"قبول ہے!!!"

تینوں مرتبہ قبول ہے کہتے ہوئے وہ وجدان کو اپنی زندگی کا ہمسفر مان چکی تھی۔۔۔۔ اسے اپنا شوہر مان چکی تھی۔۔۔۔ اس کے بعد مولوی صاحب نے اس سے نکاح نامے پر دستخط کروائے۔۔۔۔ اور پھر باہر وجدان درانی کی طرف بڑھے۔۔۔

"وجدان درانی ولد التمش درانی آپ کا نکاح میرال درانی ولد المیر درانی کے ساتھ بعوض حق مہر پچاس لاکھ روپے سقہ راج الوقت کیا جاتا ہے کیا آپ کو یہ نکاح قبول ہے؟؟"

مولوی صاحب کے سوال پر وہ سر اثبات میں ہلا گیا۔۔۔

"قبول ہے"

اس نے بہت ہی پر جوش لہجے میں جواب دیا۔۔۔۔!!!

"کیا آپ کو یہ نکاح قبول ہے؟"

"قبول ہے!!!"

"کیا آپ کو یہ نکاح قبول ہے؟"

"قبول ہے!!!"

تینوں مرتبہ قبول ہے کہتے ہوئے اس نے نکاح نامے پر دستخط کرتے ہوئے میرال کو ہمیشہ ہمیشہ کے لیے اپنا بنا لیا تھا۔۔۔!!! وہ اس کی ہو چکی تھی۔۔۔

دعا مانگنے کے بعد اس نے ایک ایک کر کے سب کو گلے لگایا۔۔۔ اپنی خوشیوں میں وہ یہ بات بھول گیا کہ میرال اس کی ڈان والی حقیقت سے آشنا نہیں ہے۔۔۔!!!

اس کے بالکل سامنے کھڑا تھا ساداان درانی!!! جس سے یہ سب کچھ بالکل بھی برداشت نہیں ہو رہا تھا۔۔۔!!! اس نے کل بھی اسی عالم میں اپنے ہاتھ کو زخمی کر لیا تھا اور آج بھی یہی ماجرا پیش آنے والا تھا۔۔۔۔!!!!!

اس نے اپنے ہاتھ پر پٹی کر رکھی تھی۔۔۔! ساداان نے وہ ہاتھ ہی دیوار پر زور زور سے مارنا شروع کر دیا۔۔۔ جس کی وجہ اس کے ہاتھ سے خون رسنے لگا تھا۔۔۔!

خون کی بوندیں اس کی کلائی سے ہوتی ہوئی زمین پر عیاں ہونے لگی تھی۔۔۔ زخم کی وجہ سے اس کے ہاتھ میں شدید درد کی لہریں اٹھنے لگی تھی۔۔۔!

لیکن اس نے ان سب کو مکمل طور پر اگنور کر دیا تھا۔۔۔!!! وہ اپنی درد جو اگنور کرتا ہوا دل میں لگی ہوئی آگ کو مزید بھڑکا رہا تھا۔۔۔ جب اس سے مزید وجدان کے چہرے پر مسکراہٹ برداشت نا ہوئی تو وہ وہاں سے چلا گیا۔۔۔۔!

* * *

"کیا ہوا؟ زلیخہ طبعیت تو ٹھیک ہے؟"

زلیخہ نے سادان کو فون کیا تھا۔۔۔ جس پر وہ رہی تھی۔۔۔ اس نے اسے بامشکل ہی بتایا تھا کہ وہ اس وقت بہت ہی زیادہ درد میں مبتلا ہے۔۔۔! جس پر سادان فوراً اس کے پاس آیا تھا۔۔۔

اس نے اپارٹمنٹ کا دروازہ کھولا اور اندر پہنچا تو زلیخہ بیڈ پر لیٹ ہوئی تھی وہ درد میں مبتلا تھی۔۔۔ اس کے جسم میں شدید درد کی لہریں اٹھ رہی تھی!!! وہ درد سے کراہ رہی تھی۔۔۔!! جب ہی سادان نے اس کے پاس جاتے ہوئے اس سے سوال کیا۔۔۔!

"نہیں سادان پیٹ میں بہت درد ہو رہا ہے"

اس نے بامشکل ہی یہ الفاظ ادا کرتے ہوئے کہا۔۔۔!!!!! جس پر سادان نے اسے حیرانگی سے دیکھا۔۔!

"کیا ہوا؟"

سادان نے اس کا چہرہ سہلاتے ہوئے کہا۔۔۔!

"پتہ نہیں کیا ہوا اچانک ہی درد ہونا شروع ہو گیا"

اس سے زیادہ مزید وہ کچھ بھی نہیں کہہ سکتی ہے۔۔۔!!!! اب وہ درد کی شدت مزید برداشت نہیں کر پا رہی تھی۔۔۔

سادان نے اسے باہوں میں بھرا اور باہر کی طرف بڑھتے ہوئے اسے گاڑی میں بیٹھا کر باہر کی طرف نکل گیا۔۔۔

* * *

سب لوگ کھانا کھا رہے تھے۔۔۔ ارسا کھانا کھا چکی تھی۔۔۔ وہ کچھ دیر کے لیے رازی ہوا لینے کے لیے کچھ دیر کے لیے باہر آئی تھی۔۔۔

اور عین پانچ منٹ بعد زوریز درانی بھی وہاں پر پانی کا گلاس ہاتھ میں تھامے ہوئے وہی اسی جگہ ہر پہنچا۔۔۔!!!!

ابھی اس کی نظر ارسا کر گئی تھی ہی کہ ارسا نے زور سے کھانسنا شروع کر دیا۔۔۔ زوریز نے ابھی اس گلاس سے صرف اپنے لب ہی لگائے تھے پانی نہیں پیا تھا اس نے فوراً آگے بڑھتے ہوئے اس کی طرف وہی گلاس بڑھا دیا۔۔۔!

"پانی!!!"

اس نے آہستگی سے کہا تو ارسا نے فوراً پانی کا گلاس اس کے ہاتھ سے پکڑ لیا! اس کے گلے میں ہلکی ہلکی درد ہونے لگی تھی اسے معلوم ہی نہیں ہوا کہ یہ کلاس اسے کس نے دیا ہے۔۔۔؟

وہ گلاس میں موجود سارا پانی پی گئی جب کہ اس کا یہ عمل دایان کی نظروں سے بچ نہیں سکا تھا۔۔۔ یہ سب دیکھتے ہوئے اس کی نظروں میں خون اتر آیا تھا۔۔۔

اس نے لال انگارہ آنکھوں کے ساتھ سامنے کھڑے دونوں وجود کو دیکھا۔۔۔۔!!!!

ارسا نے پانی پی کر پانی کا گلاس وہی سائیڈ پر موجود ٹیبل پر رکھ دیا۔۔۔!!!! اور اس کی نظر جیسے ہی زوریز درانی پر گئی تو وہ حیران رہ گئی۔۔۔

اے محبوب!!!! ہمارا درد بھی تمھیں ہی ہو اور دوا بھی تم ہی ہو!!!

اس کی آنکھوں میں نمی اتر آئی تھی۔۔۔۔!!!! ایک لمحے کے لیے رات ہونے والا واقعہ اس کے ذہن سے نکل گیا تھا۔۔۔ اسے جیسے ارسا کے ساتھ کیے ہوئے دھوکے پر پچھتاوا ہوا۔۔۔

اس کی ساری باتیں بھول کر اس وقت صرف اور صرف خود بہت ہی شدید غصہ آیا۔۔۔!!!

لیکن پھر ایک دفعہ اس کی آنکھوں کے سامنے وہ منظر گھوما جب دایان اس کے کمرے سے نکلا تھا۔۔۔۔

"شکریہ"

وہ اسے صرف یہی کہہ سکی تھی۔۔۔ جب سے زوریز نے علیشہ سے شادی کی تھی اس دن سے لے کر آج کا دن آگیا تھا اب جا کر اس نے ارسا کی آواز سنی تھی۔۔۔۔

ارسا کی آنکھوں میں آنسوؤں کا دریا امڈ آیا تھا۔۔۔!!!! وہ چپ چاپ خاموشی سے وہاں سے چلی گئی تھی۔۔۔۔ دایان نے غصے سے مٹھیاں بھینچ لی۔۔۔۔!

کچھ لمحات تک وہاں پر کھڑا رہنے کے بعد زوریز بھی وہاں سے چلا گیا تھا۔۔۔ جب کہ وہ گلاس اور دایان وہی پر تھے۔۔۔۔!

◆

نکاح کی رسم ادا کرنے کے بعد اس فنکشن سے لطف اٹھانے کے لیے مختلف رسومات ادا کی گئی تھی جن مین دودھ پلائی اور جوتا چھپائی کی رسم سر فہرست ہے۔۔۔۔!

ان رسومات میں وجدان کے دوست بھی موجود تھے لیکن ان میں دایان نہیں تھا۔۔ارسا بھی وہی موجود تھی۔۔۔

جب تمام رسومات مکمل ہو گئی اس وقت رخصتی کی رسم کا آغاز کیا گیا تھا۔۔۔زوریز نے اپنی بہن کو قرآن کے سائے میں رخصت کیا تھا!!!!

آخر میں المیر درانی کی آنکھوں میں آنسو نہیں آئے تھے۔۔۔۔! کیونکہ انھیں تسلی تھی کہ وجدان ان کی بیٹی کی آنکھوں میں آنسو کبھی بھی نہیں آنے دے گا۔۔۔۔۔!!!!

انھوں نے پر سکون انداز میں اپنی بیٹی کو رخصت کیا تھا۔۔۔۔۔!!!!! رخصتی کے بعد تمام مہمان اپنے گھر کو رخصت ہوئے تھے۔۔۔۔۔! درانی ہاؤس کے لوگ اپنے گھر کی طرف آ گئے تھے۔۔۔۔۔!

گھر پہنچنے کے بعد میرال کو دلہن کے روپ میں ہی وجدان کے کمرے میں بیٹھا دیا گیا تھا۔۔۔!!!! وہ دلہن بنی ہوئی اپنے شوہر کے آنے کا انتظار کرنے لگی۔۔۔۔

ماہ پارادرانی نے کمرے میں پہنچتے ہوئے فوراًاے سی آن کیا۔۔۔۔!!!! انھیں بہت گرمی لگ رہی تھی۔۔۔

"اتنی گرمی میں شادی رکھ لی! کچھ دن تو صبر کر لیتے"

انھوں نے اپنے زیور کو اتارتے ہوئے منہ بنا کر کہا تو المیر درانی نے انھیں ماتھے پر بل لیے ہوئے دیکھا۔۔۔!

"بھلا اس بات کا اب کیا مطلب ہوا؟؟"

المیر درانی کے لیے گئے سوال پر ماہ پارادرانی نے انھیں گردن موڑ کر دیکھا تو وہ بہت غصے میں دیکھائی دے رہے تھے۔۔۔۔!!!!

"مطلب یہ ہے کہ اتنی جلدی کیا تھی بیٹی کو بیانے کی؟ تھوڑا سا انتظار کر لیتے! تو ہماری تیاریاں بھی مکمل ہو جاتی اور اوپر سے یہ اگست کی گرمی اف!!!"

وہ ناک چڑھاتے ہوئی انھیں بیان کرنے لگی تھی تو المیر درانی مزید طیش میں آ گئے۔۔۔!

"ہاں تو اب ہو گئی ہے نا شادی؟ اب کیا مسئلہ ہے آپ کو؟ فضول میں یہ سب باتیں کرنے کی کیا ضرورت ہے؟؟؟ مجھے تو آپ کی سمجھ نہیں آتی کہ آپ کو مسئلہ کیا ہے؟؟"

المیر درانی کی آواز غصے سے بھرپور تھی جس پر ماہ پارا درانی ششدر رہ گئی آج سے پہلے انھوں نے کبھی بھی ان سے یوں بات نہیں کی تھی۔۔۔۔۔!

"المیر میں تو صرف بات ہی کر رہی ہو۔۔۔۔۔!!! آپ غصہ کیوں ہو رہے ہیں!!!"

انھوں نے ایک مرتبہ پھر سے انھیں بیان کرنے کی کوشش کی۔۔۔!!!

"آپ پلیز وہ بات مت کریں جس سے مجھے برا لگے"

المیر درانی کے کہنے پر وہ گردن نفی میں ہلا گئی۔۔۔اور پھر کمرے میں ایک لمبی خاموشی چھا گئی۔۔۔۔ ماہ پارا درانی اپنے کپڑے لیتے ہوئے کپڑے تبدیل کرنے کے عوض واش روم میں چلی گئی تھی۔۔۔!

"ویسے سادان سے ہی شادی ہو جاتی تو بھی کوئی مسئلہ نہیں تھا۔۔۔۔!!!! فضول میں ہی میرال نے اس دن اس قدر تماشا کیا۔۔۔! کیا جاتا اگر وہ اسے معاف کر دیتی؟؟"

کچھ دیر بعد وہ پھر سے المیر درانی کے لیے دل جلا دینے والے الفاظ کہہ گئی تھی۔۔۔!!!! اس کی بات سن کر المیر درانی کا پارا مزید ہائی ہو گیا تھا۔۔۔ نا جانے کیا سوچ کر انھوں یہ کہا تھا!!!

"میری بیٹی نے جو بھی کیا وہ بالکل ٹھیک کیا کس قدر غلط سوچ ہے آپ کی ماہ پارا؟ کیوں وہ معاف کرتی اسے؟ کیوں وہ اسکے دھوکے کو معاف کرتی؟؟؟

بیٹی ہے وہ میری! کوئی لاوارث نہیں ہے۔۔۔۔! ماہ پارا جو وہ کسی بھی ایرے غیرے سے شادی کر لے۔۔۔۔! اس کے ماں باپ ابھی زندگی ہیں!!! لیکن شائید آپ کو یہ بات سمجھ نا آئے کیونکہ آپ کونسا اس کی سگی ماں ہیں"

المیر درانی تو جیسے اس پر برس ہی پڑے تھے۔۔۔۔ ان کے ایک ایک حرف میں ماہ پارا درانی کے لیے غصہ ٹپک رہا تھا۔۔۔۔۔!!! وہ بہت ہی زیادہ غصے میں تھے اس وقت!

"کسی بھی موقع پر آپ مجھے سوتیلی ہونے کا طعنہ دینے سے باز نہیں آتے!!!"

اس نے منھ بناتے ہوئے کہا۔۔۔۔!!!!

"تو آپ کونسا سوتیلہ بننے سے باز آتی ہیں!!!"

وہ بھی غصے سے کہتے ہوئے تیز قدم لیے ہوئے کمرے سے باہر نکل گئے اور پیچھے سے کمرہ کھڑاک کی آواز پیدا کرتا ہوا بند ہوا۔۔۔۔!

ماہ پارا درانی وہی منہ بناتے ہوئے بیٹھ گئی تھی۔۔۔! وہ غصے سے وہی بیڈ پر لیٹتی کنفرٹر خود پر اوڑھ گئی تھی۔۔۔!!!

••·······•••◯◯❁❁○○•••·······••

وہ لال جوڑے میں سجی سنوری ہوئی زیورات پہنے ہوئے بیڈ پر اپنا لہنگا پھیلائے ہوئے بیٹھی تھی۔۔۔ وہ اس کا انتظار کر رہی تھی جس کے نام آج وہ کر دی گئی تھی۔۔۔!

کمرے کو مختلف قسموں کے خوبصورت پھولوں سے سجایا گیا تھا۔۔۔! جب کہ گلاب کے پھولوں کی اپنی ہی بات تھی۔۔۔! ان کی مہک تو کمرے میں ہر جگہ پر پھیلی ہوئی تھی۔۔۔

ہر لمحے ان کی خوبصورت خوشبو میرال کی نتھ کو چھو رہی تھی۔۔۔! وہ لمحہ بہ لمحہ مسکرائے جا رہی تھی۔۔۔

جب ہی اسے کمرے کے دروازے کے کھلنے کی آواز سنائی دی تھی۔۔۔۔!!!!

اس نے ایک نظر اٹھا کر دیکھا تو وجدان کمرے میں ہلکے ہلکے قدم لیے ہوئے داخل ہوا تھا۔۔! آج نیلی شیروانی میں وہ بہت ہی زیادہ ہینڈ سم لگ رہا تھا۔۔۔!

کمرے کا دروازا لاک کرتے ہوئے اس نے مڑ کر جیسے ہی میرال کی طرف دیکھا تو نظروں نے پلک جھپکنے سے بھی انکار کر دیا۔۔۔۔!

لال جوڑا، چہرے کا سفید رنگ، اس کے پہنے ہوئے زیورات اس کی اصل خوبصورتی کو چار چاند لگا رہے تھے۔۔۔

اس وقت وہ اسے مزید خوبصورت لگ رہی تھی کیونکہ اب وہ اس کی ہو چکی تھی ہمیشہ ہمیشہ کے لیے!!!

میرال نے ایک نظر اوپر اٹھا کر اس کی طرف دیکھا اور پھر نظریں جھکا گئی۔۔۔! اس کے اس عمل پر وجدان مسکراہٹ دبا نا سکا۔۔۔۔!!!!

وہ ہلکے ہلکے قدم لیے ہوئے اس کی طرف بڑھا۔۔۔ بیڈ کے قریب پہنچتے ہوئے وہ ایک سائیڈ پر اس کے سامنے بیٹھ گیا تھا۔۔۔

میرال کے لبوں پر مسکراہٹ پھیل گئی تھی جب کہ وہ بار بار اپنی انگلیوں کو ایک دوسرے میں پیوست کر رہی تھی۔۔۔۔! اس کی اس بڑھتی ہوئی ہلچل کو وجدان نے اپنے ہاتھوں سے روکا۔۔۔ اپنے ہاتھوں پر وجدان کے ہاتھوں کا لمس محسوس کرتے ہوئے اس کا دل زور سے دھڑک اٹھا۔۔۔

"بہت نازک ہیں یہ ہاتھ کہیں انھیں تکلیف نا ہونے لگے"

وجدان کے کہنے پر میرال ہلکا سا مسکرائی جب کہ وجدان ان ہاتھوں کو اپنے لبوں سے لگا چکا تھا۔۔۔

"آج تم میرے رنگ میں رنگ گئی ہو! میری ہو چکی ہو"

وجدان نے نہایت ہی عقیدت بھرے لہجے میں کہا تو وہ ہلکا سا مسکرائی!!

جب ہی وجدان نے اپنی جیب سے ایک خوبصورت ڈبہ نکالا۔۔۔!!! اور اس میں سے ایک انگھوٹی نکال کر میرال کو پہنا دی۔۔۔!!!

"!!!!It's so beautiful"

میرال کے یہ الفاظ بے ساختہ اس کے منھ سے نکلے تھے۔۔۔!!!

"!but less than you"

وہ۔ ایک مرتبہ پھر سے اس کے گالوں کو بلش کرنے پر مجبور کر گیا تھا۔۔۔۔!

"تمھیں پتہ ہے میرال! میں نے ہمیشہ سے اس وقت، اس دن ان لمحات کا انتظار کیا ہے۔۔۔!!!

ہمیشہ سے، بچپن سے ہی میں نے تمھیں چاہا ہے۔۔۔!

اپنے پیار کے روپ میں! اپنی بیوی کے روپ میں،، میں نے صرف تمھیں ہی دیکھا ہے! ہمیشہ صرف اللہ تعالیٰ سے یہی دعا کی وہ میری زندگی کی ڈور تم سے جوڑ دیں!!!

اور پھر اللہ پاک نے میری سن لی!!! دیکھو آج ہم دونوں ایک ہو چکے ہیں! ایک دوسرے کے ہو چکے ہیں۔۔۔۔!!!!"

وہ عقیدت، محبت، شکر سے بھرپور لہجے میں کہتا ہوا اس کے چہرے پر مسکراہٹ پیدا کر گیا تھا۔۔۔

جب کہ ابھی بھی کمرے میں سناٹا چھایا ہوا تھا۔۔۔ کمرے پر خاموشی کا راج تھا۔۔۔

"آپ نے یہ بات کبھی مجھے بتائی تو نہیں؟"

اس نے وجدان سے سوال کیا تھا۔۔۔ جس پر وہ ہلکا سا مسکرا گیا۔۔۔

"کیونکہ میں تم سے کوئی بھی ریلیشن قائم نہیں کرنا چاہتا تھا اسلام ریلیشنز قائم کرنے کی اجازت نہیں!! میں تو تم سے رشتہ جوڑنا چاہتا تھا اور اسی وجہ سے ہمیشہ میں نے اپنے جزبات کو خود تک ہی محدود رکھا۔۔۔"

وجدان کی بیان کی گئی وجہ پر وہ مسکرا گئی اور اس وقت میرال کو اس پر ٹوٹ کر پیار آیا تھا۔۔۔۔!!!!

جب ہی وجدان نے اس کی طرف بڑھا تھا اور اس کے قریب ہوتا گیا تھا۔۔۔ اس کو اپنی طرف سرکتا ہوا دیکھ کر وہ پیچھے ہوئی۔۔۔ اور پیچھے ہوتی ہوتی بیڈ کراؤن سے جا لگی۔۔۔!!!

جب ہی وجدان مسکراتے ہوئے اس کی طرف بڑھا۔۔۔ پر اسی وقت میرال کے پیٹ میں ایک درد کی شدید ٹھیس اٹھی۔۔ !!! اور اچانک ہی اس کا سر چکرانے لگا!

وہ گردن ایک طرف لڑکھڑاتے ہوئے وہی ہر بے ہوش ہو گئی تھی۔۔۔! جب کہ وجدان کے چہرے پر حیرانگی کے تاثرات چھا گئے تھے۔۔۔

"میرال !!!!"

اس نے پریشانی سے میرال کی طرف دیکھا۔۔۔ اور اسکے چہرے کو ہلکا سا تھپتھپایا۔۔۔ لیکن میرال نے آنکھیں نہیں کھولیں !!! اس نے پانی کی چھینٹیں بھی ماری لیکن پھر بھی میرال جو ہوش نہیں آیا۔۔۔ !!

وجدان نے اس کے جسم کو زیورات سے آزاد کروایا اور اسے باہوں میں بھرتے ہوئے باہر کی طرف بھاگا۔۔۔

اس نے درانی ہاؤس میں کسی کو بھی پریشان نہیں کیا تھا وہ خود ہی گاڑی نکالتا ہوا اسے ہوسپٹل کی راہ پر ڈال گیا تھا !!!

* * *

ارسا کچھ دیر گارڈن میں بیٹھنے کے بعد کمرے کا رخ کر گئی تھی۔۔۔!!!! کمرے کے پاس پہنچتی ہوئی وہ دروازہ کھولتے ہوئے اندر کی جانب بڑھی تو سامنے ہی اسے کھڑا ہوا پایا۔۔۔

اسے دیکھ کر وہ ایک دم دھنک رہ گئی تھی۔۔۔۔ اس کی ہیزل سرمئی آنکھوں میں غصے کے سوا اسے کبھی بھی دیکھائی نہیں دے رہا تھا۔۔۔!

اس کی رگیں تنی ہوئی تھی۔۔۔۔ شرٹ کی آستینیں بھی چڑھی ہوئی تھی!!!! ماتھے پر بل بھی پڑے ہوئے تھے۔۔۔۔!!! ارسا کو یہ سب کچھ دیکھ کچھ بھی ٹھیک محسوس نہیں ہو رہا تھا۔۔۔۔"

"دایان تم یہاں؟؟"

ارسا نے دروازہ بند کرتے ہوئے اس سے سوال کیا تو وہ ہلکے ہلکے قدم لیے ہوئے اس کی طرف بڑھا۔۔۔۔!

"کیوں بیوی؟ تمھارے کمرے میں آنے کے لیے تمھاری اجازت کی ضرورت ہے مجھے؟؟"

وہ سرد لہجے میں اس سے سوال کر گیا تھا!

"ہاں!!!"

ایک لمحے میں اس نے اپنے اندر کی ساری بے خوفی کو ختم کرتے ہوئے کہا تو دایان نے سفاکیت بھری مسکراہٹ لیے ہوئے اسے دیکھا۔۔۔

"اتنی بہادر مت بنو میرے سامنے!!!!"

وہ لال انگارہ آنکھوں کے ساتھ اسے دیکھتے ہوئے بولا۔۔۔!!!!

"تمھارے سامنے مجھے بہادر بننے کی کوئی ضرورت نہیں ہے میں ویسے ہی بہت بہادر ہوں!!!!!"

ارسا نے اسے آنکھیں دیکھاتے ہوئے کہا۔۔۔ تو وہ مزید غصہ لیے ہوئے اسکی طرف قدم بڑھانے لگا۔۔۔۔!!!!

"یہ فضول باتیں بند کرو اپنی! میں تم سے یہاں پر کچھ اہم بات کرنے لگے تھا۔۔۔! اور تم یہاں پر مجھ سے مزاق کرنے کا سوچ رہی ہو؟؟؟؟؟؟"

اس نے ارسا کا بازو غصے سے تھامتے ہوئے ایک ایک لفظ خون کھولتے لہجے میں کہا تو ارسا کو اس سے ہلکا سا خوف محسوس ہوا اور پھر اس کی نظر دایان کے ہاتھ میں موجود گلاس پر گئی تو ارسا نے اسے حیرانگی سے دیکھا۔۔۔!

"یہ گلاس؟"

ارسا نے سوالیہ نظروں سے اسے دیکھتے ہوئے کہا!

"ہاں یہ گلاس!"

اس نے وہ ہاتھ اوپر ہاتھ اٹھایا جس میں اس نے کانچ کا گلاس پکڑ رکھا تھا اور آنکھیں گھماتے ہوئے اسے دیکھا۔۔۔ وہ طنزیہ مسکرایا۔۔۔۔ اور اپنی بات جاری رکھی!

"یہی ہے نا وہ گلاس جس میں تم نے اس زوریز درانی کے ہاتھوں پانی پیا تھا۔۔۔۔؟؟ کیوں؟"

اس نے آہستگی سے سوال کیا۔۔۔۔

"ہاں! کیونکہ مجھے کھانسی آئی تھی!!!!"

وہ اسکے دوبدو آتی ہوئی وہ اس کی نظروں میں نظریں ڈالتی ہوئی جواب دیتے ہوئے بولی۔۔۔۔!

"تمھیں پتہ بھی ہے کہ تمھیں یہ گلاس دینے سے پہلے اس نے بھی اس گلاس کو اپنے لبوں سے چھوا تھا! اور تم نے یونہی پی لیا پانی؟"

وہ ایک دم اس پر دھاڑا تھا۔۔۔۔! جس پر وہ جو اس کے سامنے سینا تان کر کھڑی تھی اچانک سی سہم گئی تھی۔۔۔۔۔! اور دو قدم پیچھے ہوئی۔۔۔۔!!!!

"بولو کیوں پیا اس کے ہاتھ سے پانی؟؟"

اس نے ایک دم اس گلاس کو زمین پر مارتے ہوئے کہا تو وہ مزید سہمتی ہوئی پیچھے زمین سے جا لگی۔۔۔

جب کہ دایان نے آگے بڑھتے ہوئے اس کے دونوں اطراف اپنے ہاتھوں کا پہرا لگایا۔۔۔!!!

"بیوی ہو تم میری!! اور میری بیوی کسی اور کے منھ سے لگائے ہوئے گلاس سے پانی پیے مجھے بالکل بھی پسند نہیں ہے!!! اور اگر آج کے بعد تم نے زوریز درانی سے بات بھی کرنے کی کوشش کی تو مجھ سے برا کوئی بھی نہیں ہوگا۔۔۔!

اور اگر آج کے بعد میں نے اسے تمھارے قریب بھٹکتا ہوا بھی دیکھا تو اسے زندہ نہیں چھوڑو گا میں"

وہ خطرناک حد تک غصے سے بھرپور لہجے میں اس پر غرایا۔۔۔! اس کا غصہ ساتویں آسمان کو چھو رہا تھا۔۔۔!!!!

"دور ہٹو مجھ سے!!!"

ارسا نے اسے پیچھے کرنے کی کوشش کی! اور کافی حد تک اسے پیچھے دھکیل بھی دیا جب ہی دایان نے غصے سے اس کا ہاتھ پکڑا۔۔۔!

"کب تک یوں مجھے خود سے دور کرو گی؟؟؟ تم شائید ابھی تک مجھے صحیح طریقے سے پہنچان نہیں پائی ہو!!!! ابھی تک تم نے میرا اصل غصہ دیکھا نہیں ہے!!!!

یہ بات یاد رکھنا کہ زوریز تمھارا ماضی ہے!!! اور تمھارا حال میں ہوں! مجھے تمھارے ماضی سے کوئی فرق نہیں پڑتا ہے! لیکن اگر تم نے اپنے ماضی کو حال میں لانے کی کوشش بھی کی تو مجھ سے برا کوئی نہیں ہوگا۔ ۔ ۔ !!!!"

وہ اس سے خود ہی دور ہوتا ہوا غصے سے اس کی طرف انگلی اٹھائے ہوئے، وارن کرنے والے لہجے میں کہہ گیا۔ ۔ ۔

"تمھیں اپنا حال رکھنے کا کوئی شوق نہیں ہے مجھے! دایان"

وہ ایک نظر اٹھا کر نم آنکھوں سے اسے دیکھتے ہوئے آہستگی سے کہہ گئی۔ ۔ ۔ !

"تمھیں شوق ہو یا نا ہو بیوی لیکن اب تم اپنی زندگی کے اس فیصلے کو نہیں بدل سکتی ہو شائید تم بھول رہی ہو کہ تم نے خود اس رشتے کو قبول کیا تھا اور اب تم اس سے انکار نہیں کر سکتی ہو"

وہ طنزیہ لہجے میں کہتا ہوا وہاں سے چلا گیا۔ ۔ ۔ !

ارسا کو آج وہ کہیں سے بھی پرانے والا دایان نہیں لگا تھا۔ ۔ ۔ وہ دایان نہیں تھا یہ جسے کسی بھی چیز کی ٹینشن یا پرواہ نہیں ہوتی تھی۔ ۔ ۔ !!!!

ہر وقت وہ خود میں ہی رہنے والا تھا اب تو کئی دنوں سے ارسا نے اس کا غصہ نہیں دیکھا تھا۔۔۔! لیکن آج اس کا خوف ارسا کے دل میں گھر کر گیا تھا۔۔۔!

اس کی لال انگارہ آنکھیں، اس کا غصے سے سرخ ہوا چہرہ، اور آگ پھینکتا لہجہ اسے ڈرا گیا تھا، سہم گئی تھی وہ۔۔۔!!!!

وہ تیز قدموں کے ساتھ دروازہ لاک کرتے ہوئے مڑ کر اس کے ساتھ ٹیک لگائے ہوئے وہی بیٹھتی ہوئی اپنی قسمت پر پھوٹ کر رو دی تھی۔۔۔!!!

وہ اسے باہوں میں تھامتے ہوئے ہوسپٹل تک لایا اور فوراً ڈاکٹر کو آواز لگائی تھی۔۔۔ رات کے اس پہر اسے بامشکل سے ہی ایک لیڈی ڈاکٹر ملی تھی۔۔۔۔

جنھوں نے میرال کا ٹریٹمنٹ کیا تھا۔۔۔ میرال ابھی تک بے ہوش تھی۔۔۔۔۔!!!! وجدان بھی وہی باہر ہی کھڑا ہوا ڈاکٹر کے جواب کا انتظار کر رہا تھا۔۔۔۔

اس نے درانی ہاؤس میں کسی بھی شخص کو اس کے بارے میں کچھ بھی نہیں بتایا تھا۔۔۔ کیونکہ وہ خود اتنا پریشان تھا تو درانی ہاؤس پر تو جیسے قیامت ہی گر پڑنی تھی۔۔۔۔ اس نے کسی کو بھی پریشان کرنا مناسب نہیں سمجھا!

جب ہی اسے سامنے والے کمرے سے ڈاکٹر نکلتی ہوئی دیکھائی دی۔۔۔ وہ دیوار کے ساتھ ٹیک لگائے ہوئے کھڑا تھا اور انھیں دیکھ کر وہ فوراً سیدھا ہو گیا۔۔۔! جب کہ ڈاکٹر اس کے سامنے آ رکی تھی۔۔۔

"جی ڈاکٹر؟"

اس نے سامنے کھڑی ہوئی ڈاکٹر سے سوال کیا تھا۔۔۔

"سر! آپ کی وائف کو فوڈ پوائزننگ ہوئی ہے لیکن یہ تو اللہ کا شکر ہے کہ آپ انھیں یہاں پر لے آئے ہیں ورنہ اگر آپ تھوڑا سا بھی دیر کرتے تو ان کے جسم میں زہر ہر جگہ پھیل سکتا تھا اور ان کی جان کو خطرہ ہو سکتا تھا۔۔۔۔!!!!

بٹ اب وہ خطرے سے باہر ہیں آپ کو فکر کرنے کی ضرورت نہیں ہے!!! ہم نے ان کے معدے کو واش کر دیا ہے"

ڈاکٹر نے کہا تو ایک لمحے کے لیے اس کی رگیں تن گئیں! آنکھوں میں غصہ اتر آیا تھا۔۔۔!!!!

"تھینک یو ڈاکٹر!!!"

اس نے بامشکل ہی اپنے چہرے پر ہنسی پیدا کرتے ہوئے کہا۔۔۔!

"میں آپ کو کچھ میڈیسنز لکھ کر دیتی ہوں آپ ان کے بیڈ ریسٹ کا پورا خیال رکھیں!"

ڈاکٹر نے اس سے کہا تو وہ سرہاں میں ہلا گیا تھا۔۔۔ جب ہی وہاں سے ساداں درانی گزرا جو شائید زلیحہ کو لے کر یہاں پر آیا تھا۔۔۔ اس نے دور سے ہی چھپتے ہوئے وجدان کو دیکھا۔۔۔!!!

"تم نے میری خوشیوں کو برباد کیا تھا وجدان! اب دیکھو میں نے تمھاری خوشیوں کو برباد کر دیا ہے! دیکھو اب میں نے تمھاری ان خوشیوں کو کیسے مٹی میں ملا دیا!

میں ہی تھا وہ جس نے میرال کی ڈرنک میں زہر ملایا تھا!!!! ہاہاہا! اففف ان کی تو ویڈنگ نائٹ برباد ہو کر رہ گئی!"

اس نے ایک شیطانی قہقہہ لگاتے ہوئے کہا۔۔۔ اور پھر وہاں سے چور قدموں کے ساتھ نکل گیا۔۔۔!

وہی تھا وہ جس نے یہ سب کچھ کیا تھا۔۔۔ جس کی وجہ سے میرال کی یہ حالت ہوئی تھی۔۔۔!!!

ساداں درانی کی وجہ سے ہی میرال یہاں تک پہنچی تھی۔۔۔

"ہیلو! جس شخص نے ہماری بارات کے ایونٹ کا کھانا بنایا تھا اسے پکڑ لو خیر نہیں اس کی!!!!"

ڈاکٹر کے جاتے ہی وجدان اپنے ڈان والے روپ میں آگیا تھا۔۔۔!!! اس سے اب مزید اپنا غصہ برداشت نہیں ہو رہا تھا اس کا چہرہ سرخ پڑا ہوا تھا۔۔۔!!

جب ہی ایک نرس وہاں پر آئی۔۔۔! اور اسے پیچھے سے پکارا۔۔

"سر آپ کی مسسز کو ہوش آگیا ہے!"

یہ سنتے ہی جیسے اس کے چہرے سے ساری کی ساری سرخی، غصہ ہوا ہو گیا۔۔۔۔

"کیا میں ان سے مل سکتا ہوں؟"

اس نے مڑتے ہوئے نہایت ہی ادب سے اس سے سوال کیا تھا۔۔۔

"جی بالکل!!!! آپ مل سکتے ہیں!!!"

نرس کے کہنے پر وہ مسکراتا ہوا اندر کی طرف بڑھ گیا تھا۔۔۔۔! اندر پہنچا تو وہ بیڈ پر سیدھی ہو کر بیٹھی ہوئی تھی۔۔۔۔

"میرال تم اس طرح کیوں بیٹھ گئی ہو؟ ڈاکٹر نے کہا ہے کہ تمھیں ریسٹ کی ضرورت ہے!!!!!"

وہ اس کے پاس آتے ہوئے فجر مندی سے بولا تو وہ ہلکا سا مسکرا گئی۔۔۔۔!!!!

"کچھ بھی نہیں ہے وجدان اب میں بالکل ٹھیک ہوں کیوں فکر کرتے ہیں آپ؟"

اس نے وجدان کا ہاتھ تھامتے ہوئے کہا تو وہ اس کے ساتھ ہی جگہ بناتا ہوا بیٹھ گیا۔۔۔ جب ہی میرال نے اس کے کندھے پر سر رکھتے ہوئے سکون محسوس کیا۔۔۔

"اللہ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ آپ ٹھیک ہیں ورنہ میں تو بہت ڈر گیا تھا کہ اچانک آپ کو کیا ہو گیا ہوں ؟؟؟ آپ پہلے ٹھیک تھیں اور پھر اس وقت آپ یوں بے ہوش ہو گئیں! لیکن اللہ کا کرم ہے کہ ناؤ یو آر فائن!!!!"

وہ اس کے ہاتھ کو اپنے ہاتھوں میں لیتے ہوئے اس کے اپنے کندھے پر رکھے ہوئے سر پر اپنا سر ٹکاتا ہوا بولا۔۔۔۔۔

"آپ فضول میں ہی میرے لیے پریشان ہوتے ہیں! دیکھیے کچھ بھی نہیں ہوا مجھے!!!"

وہ لاپرواہی سے بولی تو وجدان کے ماتھے پر بل پڑے!

"آپ کو میرے جزبات کی قدر نہیں ہے! جب ہی تو آپ یہ کہہ رہی ہیں کہ میں تمھارے لیے فضول میں پریشان ہوتے ہیں۔۔۔!"

وہ اس سے تھوڑا سا دور ہوتے ہوئے غصے سے بولا۔۔۔!!!!

"کیسے کہہ سکتے ہیں آپ؟ کہ مجھے آپ کے جزبات کی قدر نہیں ہے؟ مجھے پتہ ہے آپ میری کتنی پرواہ کرتے ہیں!"

میرال نے پھر سے اسے خود سے لگاتے ہوئے کہا تو وجدان مسکرا گیا۔۔۔۔

"میں سوچ رہا ہوں کل ولیمے کا فنکشن کینسل کر دو"

وہ کچھ سوچتے ہوئے بولا۔۔۔

"نہیں! رہنے دیں کل فنکشن انجوائے کر کے میں مزید بہتر فیل کروں گی۔۔۔۔!"

وہ اسے بتاتے ہوئے بولی تو وہ ہلکا سا مسکراتے ہوئے سر اثبات میں ہلا گیا۔۔۔۔!

••·······•••○○❀❀○○•••·······••

"تم اپنا بالکل بھی خیال نہیں رکھتی ہو! ڈاکٹر نے کہا کہ تمھیں فوڈ پوائزنگ ہوئی ہے زلیخہ کیا الٹ پٹانگ چیزیں کھاتہ رہتی ہو؟؟ رنگیں پتہ بھی ہے کہ تمھاری وجہ سے ہمارے بچے کی جان کو کس قدر خطرہ تھا۔۔۔۔"

وہ اس کے سامنے کھڑا ہوا اسے کہہ رہا تھا یا یہ کہنا بہتر ہو گا کہ وہ اس پر چلا رہا تھا۔۔۔!

"میں نے تو رہی میڈیسنز کھائی تھی جو تم لائے تھے"

زلیخہ نے اسے بیان کرنا چاہا۔۔۔

"مطلب تم یہ کہہ رہی ہو کہ میں اپنے بچے کو مارنا چاہتا تھا"

وہ غصے سے اس کی بات کا غلط مطلب لیتے ہوئے بولا۔۔۔

"نہیں میرا وہ مطلب نہیں تھا!!!!"

وہ پھر سے بیاں کرنے لگی۔۔۔

"چپ کرو اور خاموشی سے یہاں پر آرام کرو"

سادان غصے سے اسے خاموش کرواتا ہوا باہر نکل گیا تھا اور پہنچتے ہوئے اس نے چور نگاہوں سے اندر کی طرف دیکھا۔۔۔! اور سختی سے مٹھیاں بھینچ لی۔۔۔!

جب کہ زلیخہ نے اللہ کا شکر ادا کیا کہ وہ اور اس کا بچہ محفوظ تھے۔۔۔۔!!!

* * *

درانی ہاؤس میں ایک خوبصورت صبح کی شروعات ہو چکی تھی۔۔۔! آج وجدان اور میرال کی شادی کا لاسٹ فنکشن تھا۔۔۔ ولیمے کا فنکشن!!

ولیمے کے فنکشن کے لیے مہمان آنا شروع ہو چکے تھے۔۔۔!!!! درانی ہاؤس میں ایک دفعہ مرتبہ پھر سے گہما گہمی کا عالم تھا۔۔۔!

بیوٹیشنز پارلر سے آئی تھی میرال کو تیار کرنے کے لیے! وہ لائٹ پنک کلر کے ڈریس میں بیت ہی خوبصورت لگ رہی تھی۔۔۔۔!

جب کہ وجدان بھی بلیک کلر کے پینٹ کوٹ میں بہت ہی ہینڈسم لگ رہا تھا۔۔۔! وہ تیز قدم لیے ہوئے کمرے کی طرف بڑھ رہا تھا۔۔۔۔ کمرے میں پہنچتے ہوئے اس نے کمرے کا دروازا کھولا۔۔۔

تو سامنے ہی اسے میرال شیشے میں اپنا عکس دیکھتی دیکھائی دی۔۔۔۔!!!!! اس کی خوبصورتی پر وجدان درانی کھلکھلا کر مسکرایا تھا۔۔۔۔!

آج وہ چاند سے بھی زیادہ خوبصورت لگ رہی تھی۔۔۔۔! کسی ہیرے کی مانند وہ چمک رہی تھی۔۔۔۔!

وجدان نے مسکراتے ہوئے اس کی طرف دیکھا۔۔۔

اور پھر کچھ ہی دیر میں تیز قدم لیے ہوئے اس کے قریب پہنچ گیا۔۔۔۔! اور بالکل اس کے پیچھے کھڑا ہوا گیا۔۔۔۔

میرال اس کا اور اپنا عکس شیشے میں ایک ساتھ دیکھ پا رہی تھی۔۔۔۔! اس کے لبوں پر ہلکی سی شرمیلی مسکراہٹ چھائی ہوئی تھی۔۔۔۔

گلابی لبوں کو مسکراتا ہوا دیکھ وہ بھی ہلکا سا مسکرا گیا۔۔۔۔! اور اس پیچھے سے ہی میرال کے دونوں کندھوں پر اپنا ہاتھ رکھا۔۔۔۔

"چاند کا ٹکڑا لگ رہی ہو تم اللہ کرے تمھیں کسی کی بھی نظر نا لگے!!!!!"

وہ اس کے پیٹ پر اپنا ہاتھوں سے حصار بناتا ہوا اس کے کندھے پر اپنی ٹھوڑی ٹکاتے ہوئے بولا تو میرال کے گال بلش کرنے لگے تھے۔۔۔۔! اس نے دل کی دھڑکنیں تیز ہو گئی تھی۔۔۔۔!

"شکریہ!!!"

وہ مسکرا کر بولی!

"حالت کیسی ہے تمھاری اب؟"

اس نے میرال کا رخ اپنی طرف کرتے ہوئے اس سے سوال کیا تو وہ نظریں اٹھا کر اسے دیکھنے لگی!!!

"رات کو پین تھی لیکن پھر میں نے میڈیسن لے لی تھی اب اللہ کا شکر ہے کہ میں بالکل ٹھیک ہوں زرا سا بھی درد محسوس نہیں ہو رہا ہے مجھے!!!!!"

اس نے وجدان کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے عقیدت بھرے لہجے کہا تو وجدان ہلکا سا مسکرا گیا۔۔۔۔

"میں ہوں نا کچھ بھی نہیں ہونے دوں گا آپ کو!!!!"

وہ اس کے گالوں پر جھکتا ہوا اپنے لبوں کا لمس وہاں پر چھوڑتا، میرال کا دل دھڑکتا ہوا بولا۔۔۔۔

"چلیں؟ سارے مہمان دلہا دلہن کا انتظار کر رہے ہیں!!"

وجدان نے اس کی طرف اپنا ہاتھ بڑھاتے ہوئے کہا تو میرال نے آہستگی سے اپنا سر اثبات میں ہلاتے ہوئے اس کے ہاتھ کے میں اپنا ہاتھ تھمایا۔۔۔!!!! اور اس کے زندگی کے ایک نئے سفر پر چل پڑی۔۔۔"آج وہ دونوں بہت خوش تھے۔۔۔ ان کی زندگی مکمل ہو گئی تھی۔۔۔۔

* * *

ولیمے کا فنکشن اچھے سے ہو گیا تھا۔۔۔! شام کے تقریباً چھ بج رہے تھے۔۔۔۔! تمام مہمان اپنے گھر کی طرف روانہ ہو گئے تھے۔۔۔! جب کہ درانی ہاؤس کے لوگ اس وقت لاؤنج میں بیٹھے ہوئے تھے۔۔۔۔!

"اچھا وجدان!!! میں چلتا ہوں تم اپنا بہت سارا خیال رکھنا"

دایان نے وجدان کی طرف بڑھتے ہوئے اس سے کہا تو وجدان ہلکا سا مسکرا گیا۔۔۔۔

"تم بھی اپنا بہت خیال رکھنا۔۔۔! اور تمھارا بہت زیادہ شکریہ کہ تم میری شادی پر آئے"

وجدان نے مسکرا کر اس کی طرف دیکھتے ہوئے اس سے ہاتھ ملایا تھا۔۔۔!!!!

جب ہی دایان اس سے گلے ملتا ہوا، اور سب سے سلام لیتا ہوا لاؤنج سے باہر کی طرف قدم بڑھانے لگا۔۔۔!

اس نے ایک نظر لاؤنج کے دروازے پر کھڑی ارسا کی طرف دیکھا اور آنکھ ونک کی جس پر اس کی آنکھیں کھلی کی کھلی رہ گئیں!

"رکو!!!! دایان!!"

پیچھے سے زوریز درانی کی آواز پر وہ قدم روک گیا۔۔۔۔!

"کیا ہوا زوریز؟"

وجدان نے اس کی طرف حیرانگی سے دیکھتے ہوئے پوچھا۔۔۔۔!

"مجھے کام ہے دایان سے! یا یہ کہہ لو کہ مجھے کچھ پوچھنا ہے اس سے! کچھ بہت ہی زیادہ اہم!"

زوریز نے ایک ایک لفظ اسے چباتے ہوئے کہا۔۔۔۔!

"کیا بات ہے؟ زوریز!"

دایان نے اس کی طرف سوالیہ نظروں سے دیکھتے ہوئے پوچھا۔۔۔! اسے کچھ بھی سمجھ نہیں آرہا تھا۔۔۔۔!!!! ارسا بھی حیران کھڑی ہوئی تھی۔۔۔۔!

"تم سے کچھ پوچھنا ہے مجھے!"

زوریز نے اسے طنزیہ نگاہوں سے دیکھتے ہوئے کہا تو وہ مزید حیران رہ گیا!

"تم پر سورات اور کل رات ارسا کے کمرے میں کیا رہے تھے؟؟"

ایک خونخوار آواز میں اس سے سوال کیا گیا تو اس پر ناصرف ارسا درانی، دایان بلکہ پوری درانی فیملی کے ہوش اڑ گئے تھے۔۔!

"زوریز یہ کیا کہہ رہے ہو؟"

التمش درانی نے غصیلے انداز میں اس سے سوال کیا تھا۔۔۔ جس پر سب ایک لمحے کے لیے ڈر سے گئے تھے۔۔۔۔

"زوریز تم ہوش میں تو ہو کیا کہہ رہے ہو یہ سب؟"

وجدان کو بھی اس پر غصہ آیا تھا۔۔۔۔!

"میں بالکل ٹھیک کہہ رہا ہوں اب اس کا جواب تو یہی دونوں دے سکتے ہیں!"

زوریز نے ارسا اور دایان کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا تو سب کا دھیان ان کی طرف چلا گیا تھا۔۔۔!

"ارسا؟ یہ کیا کہہ رہا ہے زوریز؟"

راحیلہ درانی نے بیٹی کی طرف بے یقینی سے دیکھتے ہوئے اس سے سوال کیا۔۔۔۔!

"ارسا؟ یہ کیا کہہ رہا ہے زوریز؟"

راحیلہ درانی نے بیٹی کی طرف بے یقینی سے دیکھتے ہوئے اس سے سوال کیا۔۔۔۔!

"یہ کیا بکواس کر رہے ہو زوریز! تمھاری ہمت بھی کیسے ہوئی ہے میری بہن کے متعلق یہ بات کرنے کی؟"

ایک لمحے میں جیسے ہی وجدان کو سارا ماجرا سمجھ آیا تو اس نے فورا آگے بڑھتے ہوئے زوریز کے گریبان کو زور سے پکڑتے ہوئے اس سے سوال کیا۔۔۔!

جب کہ میرال کو بھی اپنے بھائی کی یہ بات کچھ خاص سمجھ نہیں آئی تھی۔۔۔!

"میں جو کچھ بھی کہہ رہا ہوں سب کچھ سچ کہہ رہا ہوں!!! تمھاری سامنے کھڑے ہیں یہ دونوں پوچھ لوں ان سے کہ کیا یہ سب کچھ سچ نہیں ہے؟"

زوریز درانی کی ڈھٹائی بھرے جواب پر وجدان درانی کو مزید اس پر حیرانگی ہوئی!!!!

اس نے مڑتے ہوئے ارسا اور دایان کی طرف دیکھا!

جن کے چہرے کے ہوش اڑے ہوئے تھے! ارسا کا چہرہ بھی شرم سے سرخ پڑ رہا تھا۔۔۔

اسے اس بات کا ہی ڈر تھا۔۔۔ جو آج ہو رہی تھی!!!!

"ارسا؟ دایان؟"

اس نے حیرانگی سے ان دونوں کی طرف دیکھا۔۔۔!

"بولو ارسا! جواب دو"

راحیلہ درانی نے سوال کا جواب مانگا تو ارسا سختی سے نظریں میچ گئی۔۔۔!!! دایان بھی جیسے اس کے ہی جواب کا منتظر تھا!!

"جھوٹ ہے یہ سب"

وہ آنکھیں ایک مرتبہ پھر سے سختی سے میچتی ہوئی، دل میں بہت ہی ہمت، حوصلہ پیدا کرتے ہوئے وہاں ہر ایک شخص سے جھوٹ بول گئی تھی۔۔۔۔!

"نو نو نو! ارسا جھوٹ بولنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے! تمھیں ان سب سے ڈرنے کی کوئی بھی ضرورت نہیں ہے تم سچ بتاؤ ان سب کو۔۔۔!!!!"

ایک لمحے کے لیے تو زوریز درانی کو بہت ہی زیادہ حیرانگی ہوئی تھی لیکن پھر اس نے حیرانگی سے ہی دایان کی بات بھی سنی!!!! جب کہ اس کی بات سنتے ہوئے ارسا نے اسے غصے سے دیکھا۔۔۔!

میرال کی سمجھ سے باہر ہو رہی تھی یہ باتیں!!!

"سچ؟؟ کونسا سچ؟"

وجدان نے غصے سے سامنے کھڑے ہوئے دایان کا گریبان پکڑا تھا۔۔۔!

"کس سچ کی بات کر رہے ہو تم؟ ہم دیکھو تم میرے دوست ہو تو اس کا مطلب یہ ہر گز نہیں ہے کہ میں تمھارا لحاظ کر جاؤ گا سیدھے طریقے سے بتاؤ مجھے کہ اصل حقیقت کیا ہے؟"

وجدان نے اس کے گریبان اپنے ہاتھوں کی سختی کو مزید گہرا کرتے ہوئے کہا۔۔۔! جس پر دایان ایک شیطانی قہقہہ لگا گیا تھا۔۔۔!!!

جس پر سب لوگوں نے اسے حیرانگی سے دیکھا تھا کہ اس نے ایسا کیوں کیا؟ ارسا کے دل میں خوف، ڈر مزید بڑھتا جا رہا تھا۔۔۔"

وہ سمجھ نہیں پارہی تھی کہ کیسے روکے یہ سب ؟ کیسے اس حقیقت کو سب کے سامنے آنے سے روکے !!!ڈر اور خوف سے اس کی نظریں جھک گئی تھی۔۔۔۔

وہ لرزنے لگی تھی۔۔۔۔ !دل بھی زور زور سے کانپ رہا تھا۔۔۔۔ !!!وہ اپنی انگلیوں کو بار بار ایک دوسرے میں سختی سے پیوست کر رہی تھی !! جیسے ہی دایان کی نظر اس پر گئی تو اس کی یہ حرکت بھی اس کی نظروں سے بچ نا سکی !!!

"تمھاری بہن کا شوہر ہوں میں"

وہ شیطانی مسکراہٹ چہرے پر لیے ہوئے بولا تو ایک لمحے کے لیے سب دنگ رہ گئے !ارسا کی آنکھوں سے آنسو بہے تھے۔۔۔

جب ہی اپنا آپا کھوتے ہوئے وجدان نے ایک زوردار پنچ دایان کے چہرے پر مارا تھا جس سے وہ دور جا گرا اور ایک لمحے کے لیے سب حیران رہ گئے تھے۔۔۔۔

"تمھاری ہمت بھی کیسے ہوئی یہ بکواس کرنے کی ؟؟؟"

وجدان اس کی طرف بڑھا جب کہ دایان اپنے پیروں پر کھڑا ہو چکا تھا۔۔۔۔ !!!

"بکواس نہیں ہے یہ؟ سب کچھ میرا کہا ہوا ایک ایک حرف سچ کی بنیاد پر ہے!!! ہر حرف میرا سچا ہے اور اگر تمھیں مجھ پر نہیں یقین تو سامنے ہی تمھاری بہن کھڑی ہے اس سے پوچھ لو کہ کیا اس نے خود مجھ سے نکاح قبول نہیں کیا"

وہ ڈھٹائی سے بھرپور لہجے میں وجدان درانی کو غصہ چڑھا گیا تھا۔۔۔!!!! جب کہ اپنا نام سنتے ہی ارسا کا دل زور سے دھڑک اٹھا تھا۔۔۔!!!!

"ارسا؟ کیا یہ سب کچھ سچ ہے؟"

وجدان نے حیرانگی سے اس سے سوال کیا تھا۔۔۔ التمش درانی یا باقی کسی میں بھی اتنی ہمت بچی تھی ہی نہیں کہ وہ اس کے متعلق دایان سے سوال بھی کر سکیں!!!! علیشہ بھی ایک طرف کھڑی ہوئی یہ سب تماشا دیکھنے میں مصروف تھی!

"ارسا کیا یہ سب سچ ہے؟"

اب کی مرتبہ وجدان کے لہجے میں پہلے سے بہت زیادہ غصہ بھرا ہوا تھا۔۔۔!!! اس نے غراتے ہوئے کہا تو نا صرف ارسا ڈر گئی بلکہ اس کی آواز سے کچھ لمحوں کے لیے میرال بھی خوف زدہ ہو گئی تھی۔۔۔

"ج۔۔۔ی یہ سب س۔۔س۔۔چ ہے"

لرزتے ہوئے لہجے میں، ٹوٹے پھوٹے الفاظ لیے ہوئے وہ اپنے ماں باپ کا دل توڑ گئی تھی۔۔۔۔۔!!!

اپنے ماں باپ کا مان، اپنے بھائی کا نام توڑ گئی تھی۔۔۔۔!

جب کہ اس کی خود کی نگاہوں میں بھی آنسوؤں کے سوال کچھ بھی نہیں تھا۔۔۔اس وقت وہ دل میں صرف اور صرف دایان کو کوس رہی تھی۔۔۔۔!!!!اس نے دل میں صرف دایان کے لیے غصہ تھا!!!

"کیا کہا؟ یہ سب کچھ سچ ہے!!!"

وجدان نے بے یقینی سے سامنے کھڑی ہوئی اپنی بہن کو دیکھا۔۔۔۔جیسے اس کا دل ٹوٹ گیا تھا۔۔۔ اسے بہت مان تھا اپنی بہن پر، کہ جو کچھ بھی زوریز نے اور دایان نے اس کے متعلق کہا ہے وہ سب کچھ جھوٹ ہے لیکن شائید یہ سب کچھ سچ ہی نکلا تھا۔۔۔۔!!!

"بھائی!"

ارسا نے روتے ہوئے کچھ کہنا چاہا تھا، لیکن وجدان نے ہاتھ سے اشارہ کرتے ہوئے اسے خاموش کروا دیا تھا۔۔۔۔جس پر وہ مزید دکھی ہو گئی تھی۔۔۔۔!

"ارسا!!"

راحیلہ درانی نے غصے سے اسے پکارہ! التمش درانی تو جیسے ایک جگہ منجمند ہی رہ گئے تھے!!!!

"تمھاری ہمت بھی کیسے ہوئی ہم سے پوچھے بنا اتنا بڑا قدم اٹھانے کی!"

راحیلہ درانی نے غصے سے آگے بڑھتے ہوئے ارسا کو تھپڑ مارنا چاہا لیکن اسی وقت دایان نے آبے بڑھتے ہوئے ان کے ہاتھ کو وہی ہوا میں ہی روک دیا تھا۔۔۔۔!

سادان اس وقت گھر پر موجود نہیں تھا!

"آنٹی پلیز! آپ اپنے غصے کو قابو میں رکھیں!!! مجھے بالکل بھی نہیں پسند کہ کوئی میری بیوی کی طرف آنکھ اٹھا کر بھی دیکھے آپ اس کی ماں اسی وجہ سے میں نے آپ کا لحاظ کیا ہے ورنہ اگر آپ کی جگہ کوئی غیر ہوتا تو شائید اپنی ٹانگوں پر زندہ سلامت کھڑا نا ہوتا۔۔۔۔!!!!!

اور آپ اسے کیا کہہ رہی ہیں؟ جس قدر پاک صاف لوگ آپ ہیں نا! مجھے بھی سب کچھ پتہ ہے"

وہ بغیر کسی ڈر، یا خوف کہ ان سب کو دھمکی دے رہا تھا۔۔۔۔! سب لوگوں کو اس کی ڈھٹائی پر حیرانگی تھی۔۔۔! جب کہ اس کے کہے گئے آخری جملے پر وہ سب مزید حیران رہ گئے تھے!!!!

"اوراب چونکہ یہ سچ آپ سب کے سامنے آہی گیا ہے کہ ارسا میری بیوی ہے تو اب اسے میں یہاں پر نہیں چھوڑوں گا! نا جانے آپ لوگ اس کے ساتھ کیا سلوک کریں؟ ارسا میرے ساتھ کی جائے گی!"

وہ فیصلہ سنانے والے انداز میں بولا۔۔۔۔

"ارسا کہیں بھی نہیں جائے گی!"

وجدان نے آگے بڑھتے ہوئے کچھ کہنا چاہا تھا۔۔۔ جب ہی اس کے والد التمش درانی نے اسے خاموش کروایا۔۔۔

"جب ارسا نے سارے فیصلے خود ہی کر لیے ہیں تو یہ فیصلہ بھی ہم ارسا پر ہی چھوڑ دیتے ہیں! اسے اگر اپنے شوہر دایان کے ساتھ جانا ہے تو سو بسم اللہ وہ جا سکتی ہے ہم میں سے کسی کو بھی کوئی اعتراض نہیں"

ارسا اپنے باپ کے پتھر زدہ جملوں کو سنتے ہوئے حیران رہ گئی تھی اسے بالکل بھی امید نہیں تھی کہ ان سب کا یہ رویہ بھی اسے ایک دن دیکھنا پڑے گا!

"کس کے ساتھ جانا پسند کرو گی ارسا؟"

راحیلہ درانی نے نہایت ہی تلخ لہجے میں اس سے سوال کیا تھا۔۔۔!

"بتاؤ ارسا!"

دایان نے اسے اپنی طرف متوجہ کروایا۔۔۔ ارسا نے اس کی طرف دیکھا تھا ہی کہ وہ اسے اشاروں میں ہی کچھ کہہ رہا تھا!

"دایان کے ساتھ"

ایک آخری امید تھی سب کو، خاص کر اس کے بھائی کو کہ شائید ارسا ایسا کوئی بھی قدم نہیں اٹھائے گی لیکن ارسا نے ان کا وہ مان بھی چکنہ چور کر دیا۔۔۔!

جب ہی دایان نے اس کا ہاتھ تھاما اور اسے اپنے ساتھ لیے لاؤنج سے باہر کی طرف بڑھا۔۔۔۔۔! جسے دیکھ زوریز درانی کو سخت جلن کوئی تھی لیکن وہ کچھ بھی نہیں کر سکتا تھا کیونکہ ارسا گنوانے والا وہ خود ہی تھا اور اب اگر ارسا نے کسی اور کا ہاتھ تھاما تھا تو اسے بھی کوئی مسئلہ نہیں ہونا چاہیئے!

"تم آج جا تو رہی ہو ارسا لیکن خبردار جو اس گھر میں تم کبھی بھی واپس آئی ہم۔ سب کے لیے مر گئی ہو تم
"

اپنی ماں کے کرہت جملے سنتی ہوئی وہ ڈر، سہم سی گئی تھی۔۔۔۔!!! اس کی آنکھوں سے آنسو بہے! دل ٹوٹا لیکن وہ مرے بنا وہاں سے چلی گئی جب کہ راحیلہ درانی کی بات پر دایان طنزیہ مسکرایا تھا۔۔۔

* * *

دکھ اتنے لکھے تھے میری زندگی میں
تو دل بھی کئی دیے ہوتے یارب!

اس بیچارے کی زندگی میں ابھی مکمل طور خوشیاں آئی تو نہیں تھی کہ اس کی زندگی میں غموں نے پھر سے بسیرا کر لیا تھا۔۔۔!

ابھی اس کی میرال سے شادی ہوئی تھی!! اسے امید تھی کہ اب اس کی زندگی میں سب کچھ اچھا ہی ہو گا وہ ایک اچھی زندگی گزارے گا لیکن نہیں! ایک مرتبہ پھر سے غم اس کی زندگی کے دروازے پر دستک دے چکے تھے!

میرال کے روپ میں نا سہی تو ارسا کے روپ میں۔۔۔۔ اس کی سمجھ میں ہی نہیں آ رہا تھا کہ اس کی بہن نے یہ کچھ کیوں کیا؟ وہ ایسی بالکل بھی نہیں ہے کہ کسی سے چھپ کر نکاح کر لے! اسے اس بات پر بالکل بھی یقین نہیں آ رہا تھا لیکن پھر جو آج ہوا وہ سب کچھ بھی تو اسی کے سامنے ہوا تھا! اس پر یقین کرنا بھی اس کی مجبوری تھی!!

وہ کمرے میں بیٹھا ہوا اپنی بہن کی ہر ایک کہی ہوئی بات کو سوچ رہا تھا اسے یاد کر رہا تھا۔۔۔! دن سے رات ہونے کو آئی تھی وہ باتیں اس کے ذہن سے نکل ہیں نہیں رہی تھی۔۔۔

جب ہی واش روم کا دروازا کھولتے ہوئے میرال چینج کر کے کمرے میں آئی ! لیکن وجدان نے پریشانی کے عالم میں ایک مرتبہ بھی اس کی طرف مڑ کر نہیں دیکھا۔۔۔

میرال نے اسے افسوس سے دیکھا جب سے ان دونوں کی شادی ہوئی تھی اس وقت سے ہی کچھ نا کچھ برا ہوتا جارہا تھا۔۔۔ قدم، قدم پر انھیں پریشانیوں کا سامنا کرنا پڑ رہا تھا۔۔۔

کل رات کو میرال کی طبعیت خراب ہو گئی تھی اور اب ارسا کے ساتھ یہ سب کچھ ہونا ! ! ! میرال اسے تسلی دینے کی غرض سے اس کی طرف بڑھی !

◆ ◆ ◆

میرال نے اسے افسوس سے دیکھا جب سے ان دونوں کی شادی ہوئی تھی اس وقت سے ہی کچھ نا کچھ برا ہوتا جارہا تھا۔۔۔ قدم، قدم پر انھیں پریشانیوں کا سامنا کرنا پڑ رہا تھا۔۔۔

کل رات کو میرال کی طبعیت خراب ہو گئی تھی اور اب ارسا کے ساتھ یہ سب کچھ ہونا ! ! ! میرال اسے تسلی دینے کی غرض سے اس کی طرف بڑھی !

قدم بیڈ کے قریب لاتی ہوئی وہ اس کے ہمراہ بیٹھ گئی اور اس کے کندھے پر ہاتھ رکھا۔۔ میرال کا نرم و نازک لمس محسوس کرتے ہوئے ایک لمحے کے لیے وجدان کی ساری رنجشیں ہوا ہو گئی تھی!!!

"وجدان میں آپ کا درد سمجھ سکتی ہوں! لیکن اب اس کی وجہ سے اپنا یہ حال تو مت بنائیں!"

میرال نے آہستگی سے کہا تو وہ اس کے کندھے پر اپنا سر رکھ گیا! اسے کچھ سکون محسوس ہوا تھا۔۔۔ جیسے دل کی بے چینی ختم ہو رہی تھی! میرال نے آہستگی سے اس کے بالوں میں انگلیاں پھیرنی شروع کی۔۔۔!

"مجھے یقین ہی نہیں آتا کہ میری بہن نے اتنا بڑا فیصلہ لیا ہے! وہ بھی اکیلے! اس نے دایان سے چھپ کر نکاح کیا ہے!!! میری بہن تو ایسی نہیں تھی وہ تو ایسا کبھی بھی نہیں کرتی تھی!!!! اس نے تو کبھی ایسا کرنے کے بارے میں سوچا بھی نہیں تھا۔۔۔ وہ تو بہت معصوم تھی۔۔۔ اور دایان جسے میں نے اپنے دوست سمجھا وہی میرا دشمن نکلا اس نے اتنا بڑا دھوکہ دیا مجھے! میری پیٹھ پیچھے میری ہی بہن سے نکاح کر لیا اور مجھے کچھ بھی پتہ بھی نہیں چلنے دیا اور میں کچھ کر بھی نا سکا!"

اس وقت وجدان درانی خود کو نہایت ہی بے بس محسوس کر رہا تھا۔۔۔!!!! جیسے اسکے بس میں کچھ ہو ہی نا ہو کیونکہ وہ اب واقعی یہ کچھ نہیں کر سکتا تھا کیونکہ اب ارسا اور دایان نکاح کے بندھن میں بندھ

چکے تھے! ایک ایسا رشتہ جو پاک ہے!! جسے پاکیزہ رشتہ قرار دیا گیا ہے اور اب وہ دونوں الگ نہیں ہو سکتے ہیں۔۔۔۔

"وجدان آپ کیوں فکر کر رہے ہیں؟ یہ تمام فیصلے تو اللہ تعالیٰ لیتے ہیں نا سب کچھ ان کی مرضی سے ہوتا ہے اللہ نے فرمایا ہے نا کہ ایک پتہ بھی ان کی مرضی کے بغیر نہیں ہل سکتا تو یہ تو پھر ایک نکاح یہ بھی ان کی مرضی نہیں ہو سکتا تھا، اگر ہوا ہے تو اس میں اللہ تعالیٰ کی کوئی نا کوئی مصلحت ضرور ہو گی!!!"

وہ آہستگی سے اسے بتا رہی تھی آواز دھیمی تھی کہ وجدان کو ہی پہنچ رہی تھی۔۔۔۔! جب کہ وجدان اس کی باتیں سنتا ہوا مسکرا رہا تھا! اس کی فکر ختم نہیں تو کم ضرور ہو رہی تھی!!!

"آپ فکر نا کریں اور یقین رکھیں اس بات پر کہ یہ جو کچھ بھی ہوا ہے وہ اللہ تعالیٰ کی مرضی سے ہی ہوا ہے اور ہاں ہو سکتا ہے کہ یہ جو کچھ بھی ہوا ہے یہ نکاح، ارسا نے اپنی مرضی سے نا کیا ہو یقیناً اس کی کوئی نا کوئی مجبوری ضرور رہی ہو گی تبھی تو اس نے یہ قدم اٹھایا ہے"

وہ بولتے ہوئے وجدان کو ایک ہنٹ دے گئی تھی۔۔۔۔

"ہاں! یہ بات تو میں نے سوچی تھی ہی نہیں! ایسا بھی تو ہو ہی سکتا ہے! یہ بات میرے ذہن میں کیوں نہیں آئی؟؟ ارسا ایسا کرنے کے بارے میں سوچ بھی نہیں سکتی ہے وہ تو بہت ہی زیادہ معصوم ہے! لیکن کیا وجہ رہی ہو گی؟؟"

وجدان نے ایک ہی جھٹکے میں اپنا سر اس کے کندھے سے اٹھایا اور پرسوچ انداز میں کہا تو میرال سر اثبات میں ہلا گئی!

(مزید ناول پڑھنے کے لیے اس لنک کو سرچ کریں)

For more novel kindly Google this link

READERS CHOICE

اسلام علیکم!

ہمارے ادر گرد بہت سے کردار ہیں جن کو ایک لکھاری ہی جان سکتا ہے اگر آپ ایک لکھاری ہیں اور ان کرداروں کو بخوبی لکھ سکتے ہیں تو اٹھائے قلم اور لکھ دیجئے ایک ایسی کہانی جو دلوں کو چھو لے اور ان کرداروں کے ساتھ انصاف کرتے ہوئے اپنی صلاحیت کو بھی اجاگر کریں۔ ریڈرز چوائس https://ezreaderschoice.com/ آپ کو ایک ایسا پلیٹ فارم مہیا کر رہا ہے کہ جہاں آپ اپنی قابلیت کا لوہا منوا سکیں۔ آج ہی ہمیں اپنی تحریر ارسال کریں جس کو ہم ایک ہفتے کے اندر اپنی ویب سائیٹ اور دیگر سوشل میڈیا گروپ میں شامل کریں گے۔

مزید تفصیلات کے لئے ہم سے رابطہ کریں۔

واٹس ایپ نمبر کے لیے ابھی میل کیجئے

Facebook ID: https://www.facebook.com/mubarra1

Email address: mobimalik83@gmail.com

readerschoicemag@gmail.com

Facebook groups : Readers Choice,

"میں کل ہی اپنی بہن ارسا سے ملوں گا اور اس سے سارے معاملات پوچھوں گا کہ اس نے ایسا کیوں کیا اس نے دایان سے نکاح کیوں کیا پر مجھے امید ہے کہ وہ مجھ سے کچھ بھی نہیں چھپائے یہ مجھے سب سچ بتا دے گی !"

وجدان نے پر جوش لہجے میں کہا تو میرال نیم مسکراہٹ لیے ہوئے اسے دیکھنے لگی !

"ٹھیک ہے آپ اس سے پوچھ لیجیے گا ! لیکن ابھی رات کافی ہو چکی ہے ابھی اپ سو جائیں"

وہ اسے پر سکون سا دیکھتے ہوئے اس سے کہہ گئی تو وہ سر اس بات میں ہلا گیا۔۔۔!

اب وجدان کے دل کو کافی سکون مل چکا تھا میرال کی باتوں سے اسے کافی ہمت حاصل ہوئی تھی اور اب اسے اس ہمت کو برقرار بھی رکھنا تھا اور اسے صبح ہوتے ہی ارسا سے بھی ملنا تھا !

"اپ بھی اجائیں میرے ساتھ لیٹ جائیں اپ کو ساتھ لا کر مجھے مزید سکون حاصل ہو گا !!!"

اسے تاکید کرتا ہوا بولا تو میرال سرہاں میں ہلا گئی اور اس کے ساتھ دوسری طرف بیڈ پر لیٹ گئی !

جب سے ان بیچاروں کی شادی ہوئی تھی اس وقت سے ان دونوں کو صرف غم ہی مل رہے تھے !

"میرال آپ میرے سینے پر سر رکھ کر لیٹ جائیں مجھے مزید سکون حاصل ہو گا"

اس کی طرف بازو بڑھاتا ہوا آہستگی سے عقیدت بھرے لہجے میں بولا! ایک لمحے کے لیے تو میرال کا چہرہ سرخ پڑ گیا! لیکن پھر اسے ایک لمحے کے بعد یاد آیا کہ اب وہ اس کا نامحرم نہیں ہے وہ اس کا محرم ہے اور اس کی بات ماننا اس پر فرض ہے تو وہ اس کے بازوؤں میں لپٹتی ہوئی اس کے سینے پر سر رکھ گئی!

جیسے ہی میرال نے اس کے سینے پر سر رکھا تو وجدان کو اپنے جسم میں سکون اترتا ہوا محسوس ہونے لگا! دل تو کیا کہ اسے خود میں ابھی ہی سمیٹ لے خود میں چھپا لے پوری دنیا سے بچا لے لیکن اس وقت وہ خود پریشان تھا اور ساتھ ہی ساتھ ملال بھی پریشان تھی اس وقت اس کے لیے ہی بہتر تھا کہ وہ اپنے جذبات پر قابو رکھے اور اس کے گرد بازو کھائے کرتا ہوا سو جائے!

وہ اس کے سینے پر سر رکھتی ہوئی آنکھیں موند گئی تھی جبکہ وجدان بھی اس کے کمر کے گرد بازو حائل کرتا ہوا آنکھیں موند گیا اور نیند کی گہری اغوش میں چلا گیا!

جتنا اس کا صبح دل دکھا تھا ابھی اتنا ہی اس کے دل میں سکون اتر رہا تھا! دل میں جو الجھن جو پریشانی جو جنگ چل رہی تھی وہ اب ختم ہونے کو آ رہی تھی وہ اسے ختم ہوتی ہوئی محسوس ہو رہی تھی کیونکہ اس وقت میرال اس کے ساتھ تھی اور جس وقت میرال اس کے ساتھ ہوتی ہے اس کے دل دماغ سب پر

اس کا قبضہ ہوتا ہے اس کے سوا وہ کسی اور کے بارے میں سوچتا تک بھی نہیں کیونکہ وجدان درانی صرف اور صرف میرال درانی سے محبت کرتا ہے!

وہ سکون محسوس کرتا ہوا گہری نیند کی اغوش میں چلا گیا تھا!

* * *

گاڑی جس منزل پر روادواں تھی اب اس منظر پر پہنچ چکی تھی۔۔۔!!! دایان نے گاڑی کا دروازہ کھولتے ہوئے ڈرائیونگ سیٹ کو چھوڑا اور ایک نظر سامنے بنی عالی شان عمارت کو دیکھا!

ارسا اس کے ساتھ والی فرنٹ سیٹ پر بیٹھی ہوئی تھی۔۔۔۔۔!!! اس نے غصے کی نگاہ سے سامنے کھڑی عمارت کو دیکھا اور پھر ایک نظر اپنے شوہر دایان پر ڈالی! جس پر وہ اس وقت سب سے زیادہ غصہ تھی!!!

وہ گاڑی کا دروازہ کھولنے کے لیے دوسری طرف ایا اور اج تک اسے گاڑی کا دروازہ کھول کر اس نے ارسہ کی طرف اپنا ہاتھ بڑھایا تاکہ وہ اس کا ہاتھ تھام سکے لیکن جیسے ہی اس نے اپنا ہاتھ ارسا کی طرف بڑھایا تو ارسا نے اس سے غصے کی نگاہ سے اس کے ہاتھ کی طرف دیکھا دل تو کیا کہ یہیں اس کے چہرے پر ایک تھپڑ لگائے لیکن پھر وہ اپنے جذبات پر قابو پا گئی!!!

وہ اسے مکمل طور پر اگنور کرتے ہوئے اس کا ہاتھ جھٹکتی ہوئی گاڑی سے فوراً اتری تھی جبکہ اس کی اس حرکت پر دایان کو بہت غصہ ایا تھا لیکن وہ اپنے ہاتھ کو بھینچتے ہوئے اپنے غصے پر قابو پا گیا تھا!!

اور پھر مڑتے ہوئے ارسا کے پیچھے قدم بڑھانے لگا جبکہ ارسا کے قدم اس گھر کی طرف تھے!

"welcome to my house wife!"

وہ دونوں جیسے ہی اندر پہنچے تو دایان نے اسے مسکرا کر دیکھتے ہوئے کہا تو عرصہ کے چہرے پر مزید غصہ چھا گیا دایان نے اگے بڑھتے ہوئے اسے چھونے کی کوشش کی لیکن وہ اس کا ہاتھ جھٹکتے ہوئے پیچھے ہو گئی!

"نوشین!"

اس نے بلند اواز میں گھر میں کام کرنے والی انٹی کو پکارا

"جی صاحب!"

وہ فوراً اس کے سامنے اتے ہوئے سر جھکائے بولی تو عرصہ نے مزید حیرانگی سے اسے دیکھا!

"میری بیگم کو میرے کمرے میں لے جاؤ اور دھیان رہیں یہ کہیں بھی جانے نہ پائیں"

وہ ارسا کی طرف دیکھتے ہوئے بولا!

توجب ہی عرصہ ایک نسخے کی نگاہ اس پر ڈالتی ہوئی نوشین کے ساتھ چل دی!

کمرے میں پہنچی تو نوشین اسے چھوڑ کر چلی گئی تھی اسی وقت اس کے ذہن میں اپنے گھر میں ہوا واقعہ سارے کا سارا یاد آیا دل ٹوٹ گیا، خون کے آنسو رونے لگا، آنکھوں میں آنسو آنے لگے نہ جانے وہ لوگ اس کے بارے میں کیا سوچ رہے ہوں گے؟

اسے اپنے باپ، بھائی ماں، بہن سب کا ٹوٹا ہوا اماں یاد آیا۔۔اس کی بہن ماہ پارا سے تو وہ نظریں تک نہیں ملا سکی تھی۔۔۔کیونکہ ماہ پارا اس وقت بہت زیادہ غصے میں تھی!

اس کا بھائی اندر سے ٹوٹ گیا تھا۔۔اس کا ٹوٹا ہم اسی وقت ارسا کو اس کی آنکھوں میں دیکھائی دینے لگا تھا۔۔۔!ارسا کا دل تو کیا تھا کہ وہ چیخ چیخ کر رو کر اپنے سارے غموں اور رکھوں کو مٹا دے!!!!

لیکن پھر وہ آنسوؤں کو روکتی ہوئی اپنے دکھوں کو اندر ہی رکھتی ہوئی ہلکی ہلکی سسکیاں بھرنے لگی تھی۔۔۔!اسے کمزور نہیں پڑنا تھا وہ دایان کے سامنے مظبوط رہنا چاہتی تھی نا کہ کمزور رہنا تھا اسے!

اس نے اپنی آنکھوں سے بہتے آنسو جو اس کے رخساروں کو چھو رہے تھے انھیں صاف کیا۔۔جب ہی کمرے کا دروازا کھلنے کی آواز اس کے کانوں میں پڑی تو وہ فوراً مڑی اور جیسے ہی اس نے مڑ کر دیکھا تو پیچھے دایان کھڑا تھا۔۔۔جس دروازہ بند کرتے ہوئے اس کی طرف بڑھا۔۔۔۔!.

"مل گیا ہے تمھیں سکون؟؟؟ آ گیا ہے تمھیں چین!!!! اب تو دل کو بہت ہی زیادہ مل رہا ہو گا نا! جو تم چاہتے تھے وہ جو ہو گیا ہے!!! تمھاری وجہ سے اپنے ماں باپ کو چھوڑ آئی ہوں میں!

اب خوش ہو نا؟"

وہ جیسے ہی اسے کے پاس پہنچا تو ارسا اس پر کسی بپھری شیرنی کی طرح برس گئی تھی۔۔۔ ایک لمحے کے لیے تو اس کے انداز پر دایان ششدر رہ گیا تھا!

"ارسا میں یہ سب نہیں چاہتا تھا___"

وہ اسے سمجھانے کی کوشش کرنے لگا لیکن ارسا نے بیچ میں ہی اس کی بات کاٹ دی!

"جھوٹ! جھوٹ بول رہے ہو تم!!! تم یہی چاہتے تھے اگر تم یہ سب نہیں چاہتے تھے تو پھر آج جو ہوا، وہ نا ہوتا تمھیں میری عزت کا خیال ہوتا! تم مجھ سے یوں نکاح نہیں کرتے اس رات میرے کمرے میں نا آتے!!!!!

تم احسن طریقے سے مجھ سے شادی کرتے"

ارسا نے اس کی ہر بیان کرنے والی وجہ کو مکمل طور پر رد کرتے ہوئے کہا تو وہ سختی سے مٹھیاں بھینچ گیا۔۔۔

"تمھاری عزت کا خیال ہے مجھے اسی لیے تو تمھیں اپنی عزت بنایا ہے میں نے!"

وہ اسے دونوں بازوؤں سے پکڑے ہوئے جھٹکا دیتے ہوئے خاموش کرواتا ہوا طیش میں آتے ہوئے بولا۔۔۔ لیکن اسی وقت ارسا نے اسے پیچھے کی طرف دھکیلا۔۔۔۔

"جاؤ یہاں سے دایان چلے جاؤ میں تمھاری شکل بھی نہیں دیکھنا چاہتی ہوں دفع ہو جاؤ یہاں سے"

وہ غصے سے نم آنکھوں سے آنسو صاف کرتے ہوئے بولی تو وہ کمرے سے نکل گیا اور پیچھے سے کمرہ کھڑاک کی آواز پیدا کرتا ہوا بند ہوا!

پیچھے سے ارسا وہی بیڈ پر بیٹھ گئی تھی!!! دل تو رہا تھا آنکھوں سے آنسو پھر بہنے لگے تھے!!! وہ اپنی قسمت پر پھوٹ پھوٹ کر رو دی۔۔۔۔!

✦•··············•✦•··············•✦

صبح کا گہرا سورج رات کے سائے کو دور دور تک مٹا چکا تھا۔۔۔! وہ صبح اٹھا تو سیدھا نظر اپنی آغوش میں لیٹی ہوئی میرال پر گئی۔۔۔ جو اسی طرح اس کے سینے سے لپٹی ہوئی تھی جیسے رات کو تھی۔۔۔!!!!

وجدان نے وقت دیکھا تو صبح کے ساڑھے چار ہو رہے تھے! وجدان نے جھک کر اس کے ماتھے پر عقیدت سے بوسہ دیا۔۔۔ وہ نیند میں ہی ہلکا سا کسمسائی یہ رات کیسے گزر گئی تھی اسے پتہ ہی نہیں چلا تھا۔۔۔۔!!!

وہ آہستگی سے اسے پیچھے کر گیا کہ کہیں اس کی نیند خراب نا ہو جائے۔۔۔۔! لیکن وہ تو ہو گئی تھی میرال نے بھی مندی مندی آنکھیں کھولیں تھی جس پر وجدان نے اسے مسکرا کر دیکھا۔۔۔۔!

"میرال آٹھ جاؤ فجر کی نماز کا وقت ہو رہا ہے"

وہ اس کے کان میں ہلکی سی سرگوشی کرتا ہوا واش روم کی طرف بڑھ گیا تھا۔۔۔۔

جب کہ اس کے جاتے ہی میرال بھی مکمل طور پر ہوش آگئی تھی۔۔۔۔!!! اس نے بھی ہلکے ہلکے قدم زمین کی طرف بڑھائے۔۔۔ وہ جیسے ہی کھڑی ہوئی اور اپنا دوپٹہ سیٹ کیا تو اسی وقت وجدان واش روم سے نکلا۔۔۔۔!!!!

وہ نا صرف فریش ہو کر آیا تھا بلکہ باوضو بھی ہو کر آیا تھا!! میرال بھی واش روم میں فریش ہونے کی غرض سے چلی گئی تھی۔۔۔۔!!!!!

فریش، باوضو ہو کر آتی ہوئی وہ بھی وجدان کے ساتھ، لیکن تھوڑا سا پیچھے ہی جائے نماز پچھاتی ہوئی نماز ادا کرنے لگی۔۔۔! وجدان نماز مکمل کرتا ہوا تسبیح کرتا ہوا دعا مانگتے ہوئے ایک نظر میرال کر ڈال گیا تو نظروں نے اس سے ہٹنے سے انکار کر دیا۔۔۔۔

حجاب میں وہ مزید بھی خوبصورت لگنے لگی تھی۔۔۔۔ وجدان نے مسکرا کر اس کی طرف دیکھا تو وہ بھی جائے نماز اٹھا چکی تھی۔۔۔!!!! وہ بھی جائے نماز اٹھاتا ہوا مسکرا کر اسے دیکھنے لگا۔۔۔۔

"کیا دیکھ رہے ہیں مجھے؟ نظر لگائے گے کیا؟"

وہ ناک چڑھاتے ہوئے بولی تو وجدان کے چہرے کی مسکراہٹ ہوا ہو گئی۔۔۔۔! وہ قدم اس کی طرف بڑھانے لگا!

"جب میری نظر لگ جائے گی! تو کسی اور کی نظر لگنے کے قابل تعریف ہی نہیں بچے گی!!!!"

وہ خمار آلود لہجے میں کہتا ہوا اس کی طرف بڑھ رہا تھا جب ہی میرال قدم اس کے دور بڑھانے لگی۔۔۔ شائید اس سے دور بھاگنے لگی!

"آپ تو ہر بات پر رومانوی ہو جاتے ہیں"

وہ اسے کہتی ہوئی اس کے چہرے پر مسکراہٹ پیدا کر گئی تھی۔۔۔۔!

اس سے پہلے کہ وجدان اس کی طرف بڑھتا اچانک ہی اس کا فون بجا تھا۔۔۔ وجدان نے دیکھا تو اس کے ایک خاص آدمی کا فون تھا۔۔۔۔!

وہ چہرے پر سنجیدگی سجاتا ہوا کمرے سے باہر کی جانب بڑھ گیا جب کہ میرال کو اس کی یہ حرکت بالکل بھی سمجھ نہیں آئی تھی کہ کس فون ہے جو وہ یوں کمرے سے نکل گیا۔۔۔

••·········•••○○❀❀○○•••·········••

"ہاں بولو عامر؟"

وجدان نے فون کان سے لگاتے ہوئے اس سے دوٹوک الفاظ میں سوال کیا کہ اس نے اسے فون کیوں کیا ہے؟

"ڈان سر! آپ نے ہمیں ایک کام سونپا تھا۔۔۔۔! آپ نے ہمیں پتہ لگانے کے لیے کہا تھا کہ بارات والی رات میم کو فوڈ پوائزننگ کس وجہ سے ہوئی تو اس کا ہم نے پتہ لگا لیا ہے"

یہ بات سنتے ہی وجدان درانی کی رگیں تن گئی تھی آنکھوں میں غصہ آیا تھا۔۔۔۔! ماتھے کے بل عیاں ہو رہے تھے!

"کون ہے وہ بے غ*** جس نے یہ حرکت کی ہے؟"

وہ شدید غصے میں بولا۔۔۔۔ آنکھوں میں خون اتر آیا تھا۔۔۔۔۔

"سر ایسا آپ ہی کے کزن ساداں درانی نے کروایا تھا ہم نے اس کھانا سرو کرنے والے شخص کو پکڑا تھا تو اس نے ہمیں اپنی جان بچانے کے لیے وہ مسیج سنوادیا جس میں ساداں درانی نے اسے حکم دیا تھا کہ وہ میرال میم کے کھانے میں زہر ملادے !!!"

یہ سنتے ہی وجدان درانی کی آنکھوں میں خون دوڑ گیا تھا۔۔۔۔ تم بند میں آگ لگ گئ تھی وہ ایک ہی لمحے میں فون بند کرتا ہوا اپنی مٹھیاں سختی سے بھینچ گیا تھا!

"تمھیں میں نے کئی مرتبہ سمجھایا تھا ساداں کہ میرال سے دور رہو لیکن تم باز نہیں آئے تم نے بہت زیادہ غلط کیا ہے اب تمھیں مجھ سے کوئی بھی بچا نہیں سکتا ہے"

وہ غصے سے مٹھیاں بھیجتے ہوئے لال انگارہ آنکھوں کے ساتھ خود سے ہی گویا ہوا تھا۔۔۔۔!!! اور پھر ایک ہی جھٹکے میں وہ قدم کمرے کی طرف بڑھا گیا۔۔۔۔

کمرے میں پہنچتے ہی اس نے دروازے کو کھڑاک کی آواز کے ساتھ کھولا جس پر میرال جو بیڈ پر بیٹھی ہوئی تھی اس نے مڑ کر وجدان کی طرف دیکھا۔۔۔۔

تو ایک لمبی سانس لیتے ہوئے اس نے اپنا سارا غصہ خارج کیا اور بیڈ پر اس کے پاس جا کر بیٹھ گیا۔۔۔۔

"کیا ہوا؟"

وہ انجان بنتے ہوئے بولا۔۔۔

"کچھ بھی نہیں! آپ مجھے یہ بتائیں کس فون کا کا تھا؟؟ کیا کچھ ہوا ہے؟ آپ بہت پریشان لگ رہے ہیں ؟؟"

میرال نے اس کی طرف فجر مندی سے دیکھتے ہوئے سوال کیا۔۔۔

"نہیں کچھ بھی نہیں ہوا ہے تم پریشان مت ہو اور آرام کر لو"

وہ عقیدت کہہ گیا۔۔۔

"میرال تم آرام کر لو رات کو بھی کافی دیر سے سوئی تھی تم اور تمہاری آنکھوں میں تمہاری تھکن صاف دکھائی دے رہی ہے تو اس لیے آرام کر لو تم میں آفس چلا جاؤں گا"

اس کے ماتھے پر عقیدت سے اپنے لب رکھتا ہوا اس کی فکر کرتے ہوئے بولا تو میرال درانی ہلکا سا مسکرا گئی!

وشان اس کی تھکن کو صاف پہچان گیا تھا اس بات پر حیران تھی وہ لیکن کہا تو اس نے سچ ہی تھا کیونکہ اس وقت وہ بہت تھک چکی تھی ولیمے کے فنکشن کے بعد وہ سب اور پھر رات کو لیٹ سونا اس کی تھکن کا

باعث بن چکا تھا اور اب وہ اس کے آغوش میں لیٹتی ہوئی اس کے بازو پر اپنا سر رکھتی ہوئی آنکھیں موند گئی جب کہ وہ کب نیند میں چلی گئی تھی اس بات کا علم وجدان دورانی کو بھی نہیں ہوا تھا!

شاید زیادہ تھکن ہونے کی وجہ سے ایسا ہوا تھا!

"سادان میں نے تمہیں پہلے ہی سمجھایا تھا کہ میرال سے دور رہو اس کے قریب بھی بھٹکنے کی کوشش مت کرنا لیکن تم باز نہیں آئے تم نے اسے جان سے مارنے کی کوشش کی جو مجھے بالکل بھی برداشت نہیں اب تم دیکھو کہ میں تمہارا کیا حال کرتا ہوں!! تمہارا زندہ رہنا میرے لیے اور میرال کے لیے تکلیف یہ ہے تو اس کے لیے یہی بہتر ہے کہ تم مر جاؤ!"

وجدان نے ایک گہری نگاہ میں ڈال کے خوبصورت چہرے پر ڈالتے ہوئے مصنوعی سرگوشی کرتے ہوئے کہا!!! اس کی الفاظ کی آواز اس قدر اونچی نہیں تھی کہ وہ اپنے ہی کانوں سے انہیں سن سکے!

اس نے اس قدر آہستگی سے صرف اسی وجہ سے کہا تھا کہ تا کہ اس کے اغوش میں لیٹی ہوئی میرال یہ سن نالے!

پھر کچھ دیر بعد وہ کچھ سوچتے ہوئے اس کے سر کو اپنے بازو سے ہٹاتا ہوا اسے گہری نیند میں چھوڑتا ہوا کمرے سے چلا گیا!!

کمرے سے نکلتے ہی اس کا پہلے والا غصہ اس پر پھر سے طاری ہونے لگا تھا اس کی رگیں پھر سے تن چکی تھی آنکھیں لال انگارہ ہو گئی تھیں اور یہ سب کچھ سادان درانی کی وجہ سے تھا اور اب وہ اس کے ہاتھوں بچنے نہیں والا تھا!

* * *

صبح ہوتے ہی اس نے مندی مندی سی آنکھیں کھولی رات کو ارسا کافی دیر سے سوئی تھی اسی وجہ سے اس نے وقت کا علم ہی نہیں ہوا تھا رات کو دایان اس کے ساتھ کمرے میں ہی تھا لیکن اب وہ کمرے میں نہیں تھا وہ کمرے سے کس وقت چلا گیا اسے بالکل بھی علم نہیں تھا!!!

اس نے ارد گرد دیکھتے ہوئے چیزوں کو بھانپنا شروع کیا تو اس سے علم ہوا کہ کمرے میں اس کے سوا کوئی بھی دوسرا وجود موجود نہیں ہے۔۔۔

وہ جو بیڈ پر کنفرٹر اوڑھے لیٹی ہوئی تھی وہ ایک دم بیڈ سے اتری اور پھر فریش ہونے کے لیے اپنے کپڑے لیتی ہوئی واش روم کی طرف بڑھ گئی۔۔۔۔

اپنے لیے وہ گھر سے کپڑے نہیں لائی تھی لیکن یہ کپڑے دایان اس کے لیے لایا تھا اور رات میں ہی اس نے اسے بتا دیا تھا کہ وہ اس کے لیے کپڑے لے ایا ہے تا کہ وہ صبح اٹھ کر چینج کر سکے!

واش روم میں جاتی فریش ہو کر نکلتی ہوئی جب باہر ائی تو اسی وقت اسے کمرے کے دروازے پر دستک ہوتی محسوس ہوئی دو سے تین مرتبہ دستک کے بعد ارسا درانی نے باہر کھڑے شخص کو اندر داخل ہونے کی اجازت دی۔۔۔!

"آجاؤ اندر جو بھی ہے"

وہ سرد لہجے کے ساتھ گویا ہوئی تھی جب ہی کمرے کا دروازہ کھولتے ہوئے ایک خاتون ٹرے لیے ہوئے اندر داخل ہوئی اور پھر اس سے مخاطب ہوئی۔۔۔

"بیگم صاحبہ یہ آپ کے لیے ناشتہ لائے ہوں میں دایان صاحب نے حکم دیا تھا کہ جب آپ اٹھ جائیں تو ناشتہ کر لیجیے گا یہ آپ ناشتہ کر لیں میں رکھ دیتی ہوں یہاں پر"

وہ اسے تاکید کرتے ہوئے بولی لیکن دایان کا نام سنتے ہی ارسا کا غصہ ساتھ میں اسمان کو چھو گیا اس کے چہرے پر غصے کے تاثرات دکھائی دے رہے تھے لیکن وہ ملازمہ ان سب کو دیکھنے سے قاصر تھی کیونکہ وہ اس کے سامنے نظریں جھکائے ہوئے کھڑی تھی۔۔۔

"ٹھیک ہے تم چلی جاؤ یہاں سے"

وہ پھر سے خرید سرد مہری کا لہجہ لیے ہوئے اس سے گویا ہوئی تو وہ فورا سر اثبات میں ہلاتی ہوئی کمرے سے نکل گئی!

رات سے کچھ نہیں کھایا تھا اس نے اب ناشتہ اس کے سامنے تھا اور موقع بھی اور یہاں پر دایان بھی نہیں تھا تو وہ فورا ناشتہ کرنے کے لیے بیٹھ گئی اور ناشتہ کرنے لگ گی اور اپنی بھوک مٹانے لگی!

ناشتہ کرتے ہوئے اس کے ذہن میں ایک خیال آیا کہ کیوں نہ وہ دایان کے بارے میں مزید کچھ جانے آخر کار اب وہ اس کا شوہر تھا وہ ناشتہ مکمل کرتے ہوئے واش روم میں جا کر ہاتھ دھوتے ہوئے باہر ائی تو سیدھا الماری کی طرف بری جس کا دروازہ لاکڈ نہیں تھا اور یہ بات اس کے لیے کسی خوشخبری سے کم نہیں تھی!

اس نے جیسے ہی کبرڈ کھولا تو دھڑام سے اس کے اوپر ایک فائل گری اور وہ نکاح نامہ تھا! اس نے نکاح نامہ کھولتے ہوئے والد کے سیکشن میں دایان کے ابو کا نام پڑھا تو اس کے رونگٹے کھڑے ہو گئے!

کیونکہ دایان کے والد کے سیکشن میں کسی اور کا نہیں بلکہ المیر درانی کا نام لکھا ہوا تھا!!!

دایان کی والدہ کا ماضی 💔

◆•················•◆•················•◆

اس نے جیسے ہی کبرڈ کھولا تو دھڑام سے اس کے اوپر ایک فائل گری اور وہ نکاح نامہ تھا! اس نے نکاح نامہ کھولتے ہوئے والد کے سیکشن میں دایان کے ابو کا نام پڑھا تو اس کے رونگٹے کھڑے ہو گئے!

کیونکہ دایان کے والد کے سیکشن میں کسی اور کا نہیں بلکہ المیر درانی کا نام لکھا ہوا تھا!!!

جسے دیکھ اس کے رونگھٹے کھڑے ہو گئے تھے! اس کے ذہن میں سب سے پہلا خیال اپنے چچا کا آیا تھا یہ دیکھتے ہی اس کے ہاتھ سے فایل نیچے زمین پر گری تھی۔۔۔

وہ دو قدم پیچھے کی طرف بڑھی! اس کے چہرے پر حیرانگی چھا گئی تھی۔۔۔! اس نے لرزتے ہوئے ہاتھوں سے ایک مرتبہ پھر سے اس فائل کو اٹھایا۔۔۔

"ال۔۔میر چچ۔۔ا؟"

اس نے خود سے ہی سوال کیا تھا۔۔۔ جیسے اسے نکاح نامے پر لکھے ہوئے نام کو سمجھنے میں مشکل ہو رہی تھی!!!!

پھر ہی اسکے ذہن میں دایان کی کہی ہوئی بات یاد آئی جو دایان نے اسے نکاح سے پہلے کہی تھی!

("مجھے تم سے نکاح کرنا ہے!!! لیکن تم سے میری کوئی دشمنی نہیں ہے میری دشمنی تو تمھارے کسی بہت ہی قریبی سے ہے!")

ارسا ایک دم چونک گئی تھی یہ سوچتے ہوئے!

"کہیں وہ المیر چچا ہی تو نہیں؟"

اس نے خود سے ہی بکھرے لہجے میں سوال کیا اور نکاح نامے کو بیڈ پر رکھا اور سر ہاتھوں میں دیتی ہوئی وہ ایک گہری سوچ میں مبتلا ہو گئی تھی!

جب ہی اسے کمرے کا دروازہ کھلنے کی آواز سنائی دی تھی۔۔۔! اس نے دیکھا تو دایان جو صبح سے غائب وہ کمرے میں آیا تھا۔۔۔

"تم اٹھ گئی!!!"

وہ قدم اس کی طرف بڑھانے لگا۔۔۔

"تمھارے والد کون ہیں؟؟؟"

اس کے سوال پر وہ ایک دم چونک گیا تھا۔۔۔ وہ ششدر رہ گیا تھا۔۔۔! اس نے ٹھٹکتے ہوئے سامنے کھڑی ہوئی ارسا کو دیکھا۔۔۔

"اس سوال کا مطلب؟"

اس نے ایک لمحے بعد ماتھے پر بل لیے ہوئے کہا۔۔۔! تو سرخ نگاہوں میں مزید سرخی پھیلتی چلی گئی!

"یہ میرے سوال کا جواب نہیں ہے دایان! میرا سوال ہے کہ تمھارے والد کون ہیں؟"

وہ اس پر جواباً حملہ کرتے ہوئے غصے سے بولی!

"یہ بیٹھے بٹھائے تمھیں میرے باپ کے بارے میں جاننے کی کیا ضرورت ہے؟ ہمم!!!! اور میں پابند نہیں ہوں کہ تمھارے سوالات کے جوابات دوں"

وہ غصے سے اسے انگلی دیکھاتے ہوئے وارن کرنے والے لہجے میں بولا۔۔۔!!!! اور پھر واش روم کی طرف بڑھا جب ہی ارسا کی آواز اس کے قدم رہ گئی!!!

"تم پابند ہو مسٹر دایان المیر درانی! میرے سوالات کے جواب دینے کے لیے کیونکہ تم شائید بھول رہے ہو کی میں تمھاری بیوی ہوں۔۔۔!!!!"

ارسا کی بات ایک لمحے کے لیے اسے پھر سے ٹھٹکنے پر مجبور کر گئی تھی۔۔۔ اس نے مڑ کر حیرانگی سے ارسا درانی جو دیکھا جو عین اس کے پیچھے کھڑی ہوئی تھی!

"تمھیں کیسے پتہ؟"

وہ مڑتے ہوئے سوالیہ لہجے میں کہہ گیا۔۔۔

"مجھے سب پتہ ہے دایان درانی! کیونکہ اس نکاح نامے پر یہ صاف لکھا ہوا کہ تمھارے والد المیر درانی ہیں"

ارسا نے نکاح نامے کو بیڈ سے اٹھاتے ہوئے کہا تو دایان کی آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ گئیں! وہ قدم ارسا کی طرف بڑھانے لگا۔۔۔ آج ارسا کی نگاہوں میں اس کا ڈر، خوف بالکل بھی نہیں تھا!

"اب کیا کہنا چاہو گے؟؟ کیا یہ سچ نہیں ہے کہ تمھارے والد صاحب المیر درانی ہیں! اور تم نے یہ بات مجھ سے کیوں چھپائی اور اگر تم ان کے بیٹے کو تو یہاں پر کیا کر رہے ہو؟ چچا تمھیں کیسے نہیں جانتے؟"

وہ ایک سوالوں کا پہاڑ اس کے سامنے کھڑا کیے جا رہی تھی! جب کہ وہ خاموشی سے سن رہا تھا دایان کے سچ کا ایک پہلو اسے پتہ لگ گیا تھا اب باقی دایان اسے خود ہی بتانے کا ارادہ رکھتا تھا۔۔۔!

"تمھارے سارے سوالات جائز ہیں! ارسا تم اپنے سوالات کے جواب چاہتی ہوں نا؟ تو میں دینے کے لیے تیار ہوں تمھارے تمام سوالات کے جوابات!!!! تم اپنا حلیہ درست کرو ہمیں کہیں جانا ہے!!"

دایان سمجھ گیا تھا کہ اب ارسا سے سچائی چھپانے کا کوئی بھی فایدہ نہیں ہے اسے اب ارسا کو ساری حقیقت بتا دینی چاہیئے!

"کہاں جانا ہے؟"

وہ واش روم کی طرف بڑھا تھا ہی کہ ارسا کے سوال پر اس کے قدم رک گئے!!!

"تمھیں تمھارے تمام سوالات کے جوابات دینے ہیں مجھے"

وہ اس کی طرف بغیر دیکھے ہوئے بولا تو ارسا نے بھی کپڑے تبدیل کرنے کا ارادہ کیا!!!!

* * *

وہ اسے گاڑی میں بیٹھاتا ہوا گاڑی کو تیز رفتار پر چلنے لگا۔۔۔ راستہ بالکل صاف تھا یہاں پر کوئی بھی نہیں تھا۔۔۔

"ہم کہاں جا رہے ہیں؟ دایان؟"

ارسا جو اس کے ساتھ فرنٹ سیٹ پر بیٹھی ہوئی تھی اس نے اپنی گردن موڑتے ہوئے اس کی طرف دیکھ کر سوال کیا کہ وہ دونوں کہاں جا رہے ہیں؟

"خاموشی سے بیٹھی رہو تمھیں تمھارے سوالات کے جوابات دینے جا رہا ہوں"

اس کی بات سنتی ہوئی وہ خاموش ہوتی سیدھی ہو کر بیٹھ گئی۔۔۔!! کیونکہ اسے ڈر تھا کہ اگر وہ مزید کچھ بھی کہتی تو جس اسپیڈ سے دایان گاڑی چلا رہا تھا وہ کہیں ایکسیڈینٹ ہی نا کروا لے!

34 کلومیٹر کی مسافت طہ کرنے کے بعد وہ دونوں ایک ہوسپٹل کے سامنے آرکے تھے۔۔۔ دایان گاڑی سے اترا اور پھر اس کی طرف آتے ہوئے گاڑی کا دروازہ کھولتے ہوئے اسے بھی اترنے کے لیے کہا۔۔۔

"ہم یہاں کیوں آئے ہیں دایان؟"

وہ اس کے ساتھ اندر کی جانب بڑھ رہی تھی جب ہی اس نے اس سے یہ سوال کیا۔۔۔! جس پر دایان نے مڑتے ہوئے ایک سرد نگاہ اس پر ڈالی تو وہ چپ ہو گئی!!!!

"ارسا!! اندر آجاؤ"

وہ اس کے ساتھ ایک کمرے کے سامنے آرکی تھی۔۔۔! دایان نے اس کمرے کا دروازہ کھولا اور اسے اندر آنے کا کہا تو وہ ہلکے ہلکے قدم لیے ہوئے وہ اندر آئی۔۔۔ جیسے ہی وہ اندر پہنچی تو اس نے دیکھا کہ سامنے ہی ایک خاتون مختلف مشینوں سے گری ہوئی ہیں!!!! جن کے چہرے پر آکسیجن ماسک لگا ہوا ہے!!! ارسا نے حیرانگی سے دایان کو دیکھا جو ان کے پاس جا کر بیٹھ گیا تھا۔۔۔

"دایان یہ کون ہیں؟"

ارسا نے اس کی طرف دیکھتے ہوئے سوال کیا تھا۔۔۔

"تم نے پوچھا تھا نا مجھ سے کہ میری ماں کون ہیں؟ میرا باپ کون ہے؟"

وہ اس کی بات پر مزید حیرانگی میں مبتلا ہو رہی تھی۔۔۔

"یہ میری ماں ہیں!!!! نمرا درانی"

اس کی کہی ہوئی بات ارسا کے دل و دماغ میں ایک الگ ہی کیفیت پیدا کر گئی تھی!

"اور تم نے صحیح کہا تھا کہ میرا باپ کوئی اور نہیں بلکہ المیر درانی تمھارا چچا ہی ہے!!!!"

ارسا پر تو جیسے پہاڑ ٹوٹ رہے تھے!!!! دل ایک الگ ہی الجھن کا شکار ہوا تھا۔۔۔! وہ سمجھ ہی نہیں پا رہی تھی کہ وہ کہہ کیا رہا ہے!

"کیسے ہو سکتا ہے یہ سب؟ المیر چچا کی بیوی تو ماہ رخ چچی ہیں تو پھر یہ تمھاری امی کیسے ہو سکتی ہیں؟؟؟"

جیسے ہی اس کے ذہن میں یہ سوال آیا تو اس نے فوراً ادایان سے کر دیا جس پر وہ نیم مسکراہٹ لیے اس کی طرف دیکھنے لگا۔۔۔

"ماہ رخ درانی المیر درانی کی دوسری بیوی ہیں یعنی کہ میری سوتیلی ماں! اور میری ماں نمرا درانی ان کی پہلی بیوی ہیں!!! جن کے ساتھ انھوں نے بہت ہی زیادہ برا کیا تھا"

وہ تقریباً آدھی حقیقت سے اسے آگاہ کر چکا تھا۔۔۔ ارسا کے لیے ان باتوں پر یقین کرنا بہت ہی زیادہ مشکل تھا۔۔۔

"اگر یہ تمھاری والدہ ہیں اور تم المیر چچا کے بیٹے ہو تو پھر یہاں کیسے؟ تم اور تمھاری امی درانی ہاؤس کیوں نہیں رہتے؟ اور جب تم ہمارے گھر آئے اس وقت المیر چچا نے تمھیں پہنچانا کیوں نہیں؟"

ارسا کے ذہن میں سوالات آتے جا رہے تھے اور وہ ان کے جواب دیے جا رہا تھا۔۔۔ کیونکہ آج اسے صرف اور صرف اس کے سوالوں کے جواب ہی تو دینے تھے!

"ماضی کے چھ لمحے ایسے ہوتے ہیں۔۔۔ جنھیں آپ کبھی بھی نہیں بھول سکتے ماضی کے کچھ زخم ایسے ہوتے ہیں جو آپ کو اندر ہی اندر کھوکھلا کر دیتے ہیں! میرا ماضی بھی بہت خوفناک ہے!"

وہ اپنی ماں کی طرف دیکھتا ہوا ان کا ہاتھ تھامے ہوئے دکھ سے بولا۔۔۔۔!!!!

"کیا ہے تمھارا ماضی؟؟؟"

اس کی باتیں سنتے ہوئے ارسا کو تجسس ہوا ہے کہ ایسے بھی کیا ہوا تھا ماضی میں جو نمرا درانی نے المیر درانی کو چھوڑ دیا!!!!

"تم میرا ماضی جاننا چاہتی ہو؟"

دایان نے اس کی طرف سوال کرتے ہوئے دیکھا تو وہ سر ہاں میں ہلا گئی۔۔۔۔ !

"تو سنو میرا ماضی"

وہ اسے اپنے ماضی کے متعلق بتانے لگا تھا۔۔۔۔ !!! اور وہ اسے سنتی جا رہی تھی۔۔۔ اس کا ماضی بہت تلخ، درد، اذیتوں سے بھرپور تھا۔۔۔۔

(ماضی)

پچیس سال پہلے !!!

یہ کہانی آج سے پچیس سال پہلے کی تھی جب درانی ہاؤس میں خوشیاں آنے والی تھی۔۔۔۔ ! اس وقت نمرا درانی اور المیر درانی کی چوتھی اولاد جنم لینے والی تھی !!!

میرال درانی نے آتے ہی ان کے گھر کو خوشیوں سے بھر دیا تھا۔۔۔۔ ! کیونکہ وہ ان کی پہلی بیٹی تھی۔۔۔ اور میرال درانی کے تھے بڑے تین بھائی !!!!!!

اور وہ تھی ان تینوں کی اک لوتی بہن !!!!

اب میرال تقریباً ایک ماہ کی ہو چکی تھی۔۔۔۔ نمرا درانی کا بڑا بیٹا جس نے اسی سال اسکول جانا شروع کیا تھا۔۔۔! وہ اسکول سے واپس آیا تو دیکھا کہ اس کے دونوں بھائی باہر گارڈن میں کھیل رہے تھے ان کے تایا کے بیٹے وجدان کے ساتھ!!

وہ ایک نظر ان پر ڈالتا ہوا اندر اپنی والدہ کے پاس جانے کی عرض سے گیا۔۔۔!! تو جیسے ہی وہ دروازے کے قریب پہنچا تو اسے کمرے سے کچھ آوازیں آتی ہوئی سنائی دی۔۔۔!

اس کے ماں باپ کسی موضوع پر بات کر رہے تھے!

"ماشاءاللہ سے اللہ نے ہمیں چار بچے دیے ہیں! لیکن میری بہن کے پاس اولاد نہیں ہے تو میں کیا کہہ رہا تھا کہ ہم آدم کو اسے دے دیتے ہیں!!!!!"

اپنے باپ کی بات سنتے ہوئے وہ ایک دم چونک سا گیا تھا۔۔۔! اسے بالکل بھی امید نہیں تھی کہ اس کا باپ یہ بات کہے گا!!!!

"کیا تم پاگل ہو گئے ہو المیر درانی یہ سب کچھ تم کیا کہہ رہے ہو؟؟ میں ایسا کچھ بھی نہیں کرنے والی ہوں!! میں اپنی اولاد کو کسی بھی غیر کے ہاتھوں میں تو بالکل بھی نہیں دوں گی"

وہ ماں تھی۔۔۔ کیسے یہ برداشت کر لیتی کہ ان کی اولاد کو ان سے الگ کیا جائے! نمرادرانی تو جیسے بھڑک اٹھی ان پر!!!!

"کوئی غیر نہیں میری بہن ہے وہ اور ہم اسے آدم دے گے"

وہ غصے سے بولے جیسے ان میں جزبات، احساسات ہی نا ہوں"

"میرے لیے وہ غیر ہے! اور اگر کسی نے میرے بچوں کی طرف میلی آنکھ سے دیکھا بھی تو میں اس کی آنکھیں نوچ لوں گی سمجھے۔۔۔۔۔!!!"

نمرادرانی کی آنکھوں میں خون اتر آیا تھا۔۔۔ انھوں نے اپنی بات جاری رکھی!

"اس ملک میں، شہر میں بہت زیادہ یتیم خانے ہیں، اگر اتنی ہی ہمدردی جاگ رہی ہے ان کی تو کہو ان سے کہ کسی بھی یتیم خانے سے جا کر بچہ لے لیں"

وہ غصے سے بولی۔۔۔

"اگر ہم آدم دے دیں گے انھیں تو وہ کونسا لے کر بھاگ جائے گی ؟؟؟ آدم رہے تو ہمارے پاس ہی نا۔۔۔!!!! بس وہ ملکہ کو اپنی ماں پکارے گا"

انھوں نے اسے سمجھاتے ہوئے کہا۔۔۔

"بس!!! تمھارے لیے یہ صرف اتنی سی بات ہے! یاد رکھو المیر درانی میں مر جاؤں گی لیکن اپنا بچہ کسی کو بھی نہیں دوں گی!!"

نمرا درانی نے انھیں وارن کرتے ہوئے بتایا۔۔۔۔

"تم بھی یاد رکھو کہ میں فیصلہ کر چکا ہوں"

وہ غصے سے کہتے ہوئے کمرے سے نکل گئے جب کہ نمرا درانی وہی بیٹھتی ہوئی اپنی قسمت پر آنسو بہا گئیں!!!

جب ہی ان کا بڑا بیٹا دایان درانی ان کے پاس آ کھڑا ہوا۔۔۔۔

"آپ فکر مت کریں امی میں ہمیشہ آپ کے ساتھ ہوں"

وہ اپنی ماں کے آنسو صاف کرتے ہوئے بولا تو نمرا درانی میں ہمت پیدا ہو گئی۔۔۔۔ وہ مسکراتے ہوئے اسے گلے سے لگا گئیں!

دیکھتے ہی دیکھتے دن گزرتے چلے گئے! نمرا درانی اور المیر درانی کی لڑائی بھی بڑھتی چلی گئی۔۔۔ معملات مزید بگڑتے چلے گئے۔۔۔۔ حالات مزید خراب ہو گئے۔۔۔۔

نمرا درانی حق پر تھی کسی کے لیے آسان نہیں ہوتا کہ وہ نو ماہ تک اپنے بچے کو اپنے پیٹ میں پالے اور اتنی تکلیف سہہ کر اسے جنم دے۔۔۔۔!

اور پھر دو سال تک اسے پالے لیکن پھر اپنی ممتا کا گلا گھونٹنے اسے کسی اور کے حوالے کر دے!!! لیکن المیر درانی بھی اپنی بات پر بضد تھے۔۔۔

ایک شام وہ۔ سب مل بیٹھے تھے۔۔۔۔! اور اس موضوع پر بات کرنے لگے تھے۔۔۔۔!!! لیکن ملکہ درانی کے منھ سے یہ بات سنتے ہوئے نمرا درانی کا پارا ہائی ہو گیا۔۔۔

اور ان دونوں میں ایک زبردست تکرار ہوئی۔۔۔۔! بات بڑھتی چلی گئی اور بڑھتی چلی گئی۔۔۔۔ کسی نے بھی اسے روکنے کا نا کہا بلکہ سب نے اس لڑائی کو بھڑکایا۔۔۔

"نمرا!!! اگر تم نے ہماری بات نا مانی تو المیر تمھیں طلاق دے دے گا۔۔۔۔!"

اس بحث کے چلتے ہی لاؤنج میں التمش درانی کی آواز گونجی تھی۔۔۔۔ جس پر وہاں پر موجود دایان کی دادی نے غصے سے التمش درانی کو دیکھا۔۔۔

"تو دے دے طلاق"

نمرا درانی نے بے خوف ہوتے ہوئے سب کو آنکھیں دیکھاتے ہوئے، کندھے اچکاتے ہوئے کہا تو المیر درانی نے اس کا رخ اپنی طرف موڑا۔۔۔

"تمھیں کوئی بھی فرق نہیں پڑتا کہ میں تمھیں طلاق دے دو؟"

آنکھوں میں غصہ، ماتھے پر بل لیے ہوئے سوال کیا۔۔۔

"نہیں!"

وہ اس کے دوبدو آتی ہوئی بے خوفی سے بولی تو سب حیران رہ گئے۔۔۔!!!!!ایک یہی دھمکی تھی درانی ہاؤس والوں کے پاس جو انھوں نے نمرا درانی کو دی۔۔۔ لیکن اس سے بھی وہ ڈری نہیں تھی۔۔۔۔

"میں تمھیں اپنی ہوش وحواس میں"

"چٹاخ"

المیر درانی نے کچھ کہنا ہی چاہا تھا جب ہی ان کی والدہ نے آگے بڑھتے ہوئے ایک زوردار تھپڑ ان کے چہرے پر مارا تھا۔۔۔!!!

"المیر! تمھیں شرم نہیں آتی کہ تم کیا بکواس کر رہے ہو؟؟؟ تم لوگ آرام سے بات کر سکتے ہو!!!"

انھوں نے غصے سے سب کو دیکھا جب کہ نمرا درانی نے اپنے قدم اندر کی طرف بڑھا لیے تھے۔۔۔!!!

"امی! یہ آرام سے بیٹھنے والوں میں سے نہیں ہے۔۔۔! اس کا ہمیں کوئی نا کوئی علاج ہی کرنا پڑے گا۔۔۔ المیر اب اسے کیسے سمجھانا ہے تم ہی جانتے ہو"

التمش درانی جیسے اس لڑائی کو مزید بڑھا رہے تھے ان کی والدہ نے افسوس سے ان کی طرف دیکھا۔۔۔ جب کہ المیر درانی کمرے کی طرف بڑھ گئے۔۔۔

اس دن ان دونوں میں بہت لڑائی یوئی، بحث ہوئی حتیٰ کہ المیر درانی نے نمرا درانی پر ہاتھ بھی اٹھا دیا۔۔۔ اور اس کا نتیجہ یہ نکلا کہ نمرا درانی اسی رات اندھیرے میں میرال، زوریز، آدم اور دایان کو لے کر وہاں سے چلی گئی تھی۔۔۔

میرال اس قدر چھوٹی تھی کہ وہ ماں کے بغیر نہیں رہ سکتی تھی۔۔۔۔!!!!! اور باقی بچوں کے بغیر وہ نہیں رہ سکتی تھی۔۔۔ اسی وجہ سے وہ چلی گئی۔۔۔ ہمیشہ ہمیشہ کے لیے درانی ہاؤس چھوڑ کر چلی گئی!!!

اور سب کا علم المیر درانی کو اگلی صبح ہوا جب نمرا اپنی بہن کے پاس پہنچ چکی تھی۔۔۔۔!!!! نمرا المیر اور اس کے بہن بھائیوں کو کسی صورت ان کے مقصد میں کامیاب نہیں ہونے دے سکتی تھی۔۔۔۔!

تقریبا آٹھ ماہ گزر گئے۔۔۔ نمرا نے اپنے بچوں کے ساتھ ایک نئی زندگی کی شروعات کر لی تھی۔۔۔۔۔

اس نے دایان کا ایڈمیشن وہی کسی اسکول میں کروالیا تھا۔۔۔۔۔!!!

اور اب وہ ایک ہنسی خوشی زندگی گزار رہے تھے۔۔۔۔ نمرا وہی جاب بھی کرنے لگی تھی وہ کسی پر بوجھ نہیں بننا چاہتی تھی۔۔۔۔!! اس لیے اس نے ٹیچنگ شروع کر دی تھی۔۔۔۔ جب وہ اسکول ہوتی تو پیچھے سے اس کی بڑی بہن نیلم اس کے بچوں کی دیکھ بھال کرتی کیونکہ ان کی خود کی کوئی اولاد نہیں تھی۔۔۔۔

نمرا کے بچے بھی ان کے اپنے ہی بچے تھے۔۔۔۔

ہم یوں ہی ایک اچھی ہنسی خوشی بھری زندگی گزارنے لگے تھے لیکن پھر ایک دن المیر درانی اور التمش درانی نے اخر کار ہمیں ڈھونڈ ہی لیا!

تقریبا ایک سال کے بعد انہوں نے میری ماں اور مجھے اور میری خالہ اور میرے ماموں کو ڈھونڈ ہی لیا تھا میں اپنی خالہ کے شوہر کو ماموں ہی کہتا تھا۔۔۔۔ دایان اسے بتا رہا تھا۔

پھر ایک دن ایسا آیا جو ہماری زندگی کا سب سے خوفناک دن تھا میری سالگرہ تھی اس دن اور اس دن میں چھ سال کا ہو گیا تھا۔۔۔۔

نمرا درانی نے اپنی بہن سے سکول سے چھٹی کرنے کا کہا لیکن انہوں نے منع کر دیا یہ کہہ کر کہ وہ گھر میں سارے کام نام سنبھال لیں گی وہ فکر نہ کریں جس پر نمرا درانی سکول چلی گئی لیکن پھر بعد میں کچھ ایسا ہوا جو ان کی زندگیوں کو بدل کر رکھ گیا انہیں تباہ کر گیا ان کی زندگیوں کو تباہ کر گیا۔۔۔

اس دن المیر درانی اور التمش درانی اپنے کچھ ساتھیوں کے ساتھ ہمارے گھر آن پہنچے تھے میرے ماموں نے انہیں بہت روکنے کی کوشش کی لیکن وہ نہ رکے انہوں نے بہت مارا انہیں یہ پوچھا ان سے کہ بچے کہاں ہیں خوش قسمتی سے اس دن میں سکول گیا ہوا تھا لیکن باقی تینوں میرے بہن بھائی گھر پر ہی تھے وہ میری حالات تک ان پہنچے تھے جبکہ میری خالہ ان میرے تینوں بہن بھائیوں کو لے کر تہ خانے میں چلی گئی تھی تاکہ وہ انہیں بچا سکیں المیر درانی سے اور التمش درانی سے!

لیکن انہوں نے مجھے میرے بہن بھائیوں کو ڈھونڈنے کے لیے بہت ہی سفاکیت کے ساتھ میری خالہ کے شوہر کو قتل کر دیا ان کے سینے میں تین مرتبہ گولیاں ماری اور ان سے یہ پوچھا کہ میری والدہ نمرا درانی اور میں کہاں ہوں؟

دایان نے ارسا کو ایک تلخ ناک حقیقت بتائی! جس پر اس کے رونگھٹے کھڑے ہو گئے!!!

نمرادورانی جب واپس پہنچی تو یہ سب دیکھنے بہت گہرا صدمہ پہنچا تھا! وہ مزید چار سال تک یہ صدمہ برداشت کرتی رہیں لیکن پھر اس کی وجہ سے ان کی دماغی حالت خراب ہونے لگی تھی۔۔۔!

ایک دن وہ یونہی سڑک پر چلی گئی اور اس وجہ سے ان کا ایکسیڈینٹ ہو گیا اور پھر وہ کومہ میں چلی گئی تھی۔۔۔!

(حال)

اس دن ہوئے حادثے کے بعد میری ماں ہوش میں نہیں آئی،،، دایان کی آنکھوں سے کئی آنسو بہے تھے اسے یہ سب کچھ بتاتے ہوئے۔۔۔!!!

جب کہ یہ سن کر کہ التمش درانی اور المیر درانی نے نمرادرانی کی بہن کے شوہر کا قتل کیا تھا وہ ایک گہرے صدمے میں آ گئی تھی۔۔۔

"اور پھر ایک دن میری خالہ بھی اس دنیا سے رخصت ہو گئیں! اور میں اس دنیا میں تنہا رہ گیا"

وہ آنکھیں میچتا ہوا ان میں سے بہتے ہوئے آنسوؤں کو صاف کرتا ہوا ایک درد بھری آواز میں اسے ساری کہانی بیان کر گیا۔۔۔

"ن۔۔ہی۔یں نہی۔۔یں میرے ابو ایسا نہیں کر سکتے"

وہ بے یقینی سے اپنی جگہ سے اٹھتے ہوئے بولی تو دایان نے طنزیہ مسکراتے ہوئے اس کی طرف دیکھا۔۔۔

"مجھے معلوم تھا کہ تمھیں یقین نہیں آئے گا! اور آئے بھی کیوں آخر کو وہ تمھارے باپ چچا ہیں لیکن یہ جان لو ارسا دایان درانی کہ یہی سب کچھ سچ اور یہی حقیقت ہے تمھارا باپ اور چچا میری ماں کے گنہگار ہیں"

وہ اسے بتاتے ہوئے بولا۔۔۔ لیکن ارسا کو یقین ہی نہیں آرہا تھا کہ اس کا باپ اور چچا بھی ایسا کچھ کر سکتا ہے!!! وہ مسلسل اپنا سر نفی میں ہلائے جا رہی تھی۔۔۔۔!

"میں نہیں مانتی، ایسا کچھ بھی نہیں ہے میرے بابا کیسے؟"

وہ مسلسل سر نفی میں ہلاتے ہوئے بوکھلائے سے انداز میں کمرے سے نکل گئی تھی جب کہ دایان وہی اپنی ماں کے ہاتھوں کو اپنی آنکھوں سے لگا گیا۔۔۔

وہ جانتا تھا کہ اس وقت ارسا کو اکیلا چھوڑنا ہی بہتر تھا!!! کیونکہ اگر وہ ابھی اسے کچھ بھی سمجھائے گا تو وہ سمجھے گیمے نہیں! اس کی حالت یہی تھی کہ وہ اسے اکیلا بیٹھ کر سوچنے دے! تاکہ وہ اس سچ کو مان لے!

اس حقیقت کو سمجھ سکے کہ جو کچھ بھی اسے دایان نے بتایا ہے وہ سب کچھ سچ ہے۔۔۔

💖 ❤️ 💖 ❤️ 💖 ❤️ 💖

وہ چلتی چلتی ہوئی ہوسپٹل کے گارڈن میں آ کر بیٹھ گئی تھی۔۔۔۔۔! آنکھ سے کچھ قطرے بہہ کر اس کی گالوں تک آ گئے تھے۔۔۔اس نے اپنی گالوں سے بہتے آنسوؤں کو روکا۔۔۔

"(یہ جان لوار سا دایان درانی کہ یہی سب کچھ سچ اور یہی حقیقت ہے تمھارا باپ اور چچا میری ماں کے گنہگار ہیں)"

وہ دایان کے الفاظ کو یاد کرتی ہوئی ایک لمحے کے لیے تڑپ کر رہ گئی۔۔۔۔!!!

"جو دایان نے کہا ہے وہ سب سچ ہوا تو؟ کیا واقع میرے بابا قا*تل ہیں؟ نہیں نہیں نہیں!!! ایسا نہیں ہو سکتا، لیکن اگر یہ سچ ہوا تو؟"

وہ اپنی ہی ایک کشمکش میں مبتلا ہو گئی تھی۔۔۔دل اس بات کو ماننے کے لیے تیار نہیں تھا کہ اس کا باپ اور چچا قا*تل ہیں۔۔۔۔ لیکن دماغ بھی اس بات کو نہیں مان رہا تھا کہ دایان اس سے جھوٹ بول رہا ہے کیونکہ اتنے دنوں میں دایان اسے پہلی مرتبہ دکھ میں، درد میں مبتلا محسوس ہوا تھا۔۔۔

جیسے اس کے ایک ایک حرف میں سچائی ہو!

وہ اپنی سوچوں میں ہی گم تھی جب ہی دایان اسے ڈھونڈتا ہوا وہاں پر پہنچا۔۔۔۔۔

اسے خود میں ہی گم سم سا بیٹھا ہوا دیکھ وہ سمجھ گیا تھا کہ وہ اب تک انھیں باتوں کو سوچ سوچ کر پریشان ہو رہی ہے۔۔۔ دایان نے قدم اس کی طرف بڑھانا شروع کیے ہوئے اسی بینچ پر اس کے ساتھ جا کر بیٹھ گیا۔۔۔ لیکن ارسا اپنی ہی سوچوں میں اس قدر گم تھی کہ اسے معلوم ہی نا ہوا کہ دایان اس کے ساتھ بیٹھا ہوا ہے۔۔۔

"یقین نہیں آیا نا؟"

اس نے کچھ لمحات کی خاموشی کو توڑتے ہوئے اس سے سوال کیا تو ارسا اس کی طرف متوجہ ہوئی!

"یقیناً یہ کچھ بھی تم نے کہا وہ سب سچ ہوگا لیکن میرا اس سب پر یقین کرنا ناممکن ہے"

ارسا اس کے لہجے، اس کے الفاظوں کی سچائی جانتے ہوئے بھی ان باتوں پر یقین کرنے سے قاصر تھی۔۔۔ وہ اپنے باپ کو یونہی اچانک قا*تل تو نہیں کہہ سکتی تھی۔۔۔۔

"مجھے معلوم تھا، اسی وجہ سے تو تمھیں میں نے سچائی نہیں بتائی تھی، آج بھی تمھارے کہنے پر اپنا سارا ماضی تمھیں میں نے بتایا ہے!"

وہ سیدھا ہو کر بیٹھتا ہوا ایک دفعہ پھر سے ان تلخ یادوں کو یاد کرتا ہوا بولا۔۔۔

"کیا مجھ سے نکاح کی بھی یہی وجہ تھی؟"

ارسا کے دماغ میں اچانک یہ سوال گونجا تو وہ اس سے پوچھ گئی۔۔۔

"شائید!!!

تمھیں پتہ ہے ارسا کہ میرا بچپن تو مجھ سے چھن گیا تھا، لیکن میرے باپ کی وہ حرکت میرے اندر بدلے کی آگ کو پیدا کر گئی تھی وہ آگ جو بدلہ لیے بغیر بجھنے والی نہیں تھی!

ارسا آدم درانی وہی ہے جو اس وقت بظاہر تمھاری پھوپھو ملکہ درانی کا بیٹا ہے۔۔۔!!! لیکن حقیقت یہ نہیں!!!

حقیقت تو یہ ہے کہ میرے تینوں بہن بھائیوں کو میرا باپ اور تایا کے گئے تھے لیکن شائید مجھے بھول گئے! کیونکہ میں وہاں تھا ہی نہیں اور اس کے بعد واپس آکر انھوں نے آدم درانی جو ملکہ درانی کے حوالے کر دیا۔۔۔ اور باقی دونوں کی پرورش کے لیے دوسری شادی کر لی!"

ارسا کا دماغ پھٹنے لگا تھا ایک ساتھ اس پر کئی پہاڑ ٹوٹ پڑے تھے۔۔۔!!!!! جن کا اس نے تصور بھی نہیں کیا تھا۔۔۔

حقیقت تو یہ ہے کہ میرے تینوں بہن بھائیوں کو میرا باپ اور تایا کے گئے تھے لیکن شائید مجھے بھول گئے! کیونکہ میں وہاں تھا ہی نہیں اور اس کے بعد واپس آکر انھوں نے آدم درانی جو ملکہ درانی کے حوالے کر دیا۔ ۔ ۔ اور باقی دونوں کی پرورش کے لیے دوسری شادی کر لی!"

ارسا کا دماغ پھٹنے لگا تھا ایک ساتھ اس پر کئی پہاڑ ٹوٹ پڑے تھے۔ ۔ ۔ !!!!! جن کا اس نے تصور بھی نہیں کیا تھا۔ ۔ ۔

"مطلب یہ ہے کہ آدم بھی آپ کا بھائی ہے!!!"

ارسا نے کچھ سوچتے ہوئے اس سے سوال کیا تو وہ سر اثبات میں ہلا گیا۔ ۔ ۔ !

"بالکل! میرا چھوٹا بھائی زوریز اور میرال بھی میرے ہی بہن بھائی ہیں! بس بات یہ ہے کہ جس وقت یہ واقع پیش آیا وہ بہت چھوٹے تھے انھیں کچھ بھی یاد نہیں رہا تھا"

وہ اسے بتاتا ہوا سر جھکا سا گیا تھا۔ ۔ ۔ آج کئی سالوں بعد اس کی آنکھوں میں آنسو آئے تھے۔ ۔ ۔ کئی سال کے بعد اس کے زخم تازہ ہوئے تھے۔ ۔ ۔ ۔ ۔

دایان نے اپنے ماضی کی وہ تلخ یادیں یاد کی تھی جنھیں وہ کبھی بھی یاد نہیں کرنا چاہتا تھا۔ ۔ ۔ وہ ایک لمحے کے لیے پھر سے اپنی سوچوں میں ہی کھو گیا تھا۔ ۔ ۔ ۔

جب ہی ارسا نے اس کے کندھے پر سر رکھتے ہوئے اسے ماضی سے نکال کر اسے ہوش میں لائی تھی۔۔۔۔! دایان نے ایک نظر اسے دیکھا تو وہ اندر سے ٹوٹ چکی تھی۔۔۔۔ چکنا چور ہو گئی تھی۔۔۔۔ ایک لمحے کے اسے خود پر غصہ آیا کہ اس نے یہ تلخ حقیقت ارسا کو کیوں بتائی؟ اس کی یہ حالت دایان سے دیکھی نہیں گئی تھی۔۔۔۔!

"یہ سچ تمھارے لیے بیت بڑا صدمہ ہے میرے لیے بھی تھا لیکن وہ کہتے ہیں نا سچ ہمیشہ کڑوا ہی ہوتا ہے"

وہ اس کے گرد بازو حائل کرتا ہوا اس کے سر کو سینے سے لگاتا ہوا اسے دلاسہ دینے لگا۔۔۔۔ اور اس کی آنکھوں سے بہتے آنسوؤں کو صاف کر گیا جب کہ وہ اس کے سینے سے لگتی ہوئی سکون محسوس کرنے لگی تھی۔۔۔۔"

اب ارسا جو صرف اپنے گھر والوں سے ان تمام باتوں کی تصدیق کرنی تھی۔۔۔۔

لیکن کیسے جائے گی وہ درانی ہاؤس کیونکہ جس طرح وہ آئی تھی وہاں سے، اس کے بعد اس کا جانا شائید ممنوع تھا اس گھر میں۔۔۔۔!!!!

دایان سے خور میں سمیٹتا ہوا اس کے دکھوں، غموں کو بھی اس سے دور کر دینا چاہتا تھا شائید وہ اس سے محبت کرنے لگا تھا!

💖❤️💖❤️💖❤️

وہ تیز رفتار کے ساتھ قدم اپنے خوفیہ تے خانے کی طرف بڑھا رہا تھا۔۔۔ وہ دروازے پر پہنچا تو سامنے ہی اس کا آدمی کھڑا تھا۔۔۔

"کیا وہ اندر ہے؟"

ڈان نے سامنے کھڑے شخص سے غصیلے انداز میں اندر کی طرف آنکھوں سے ہی اشارہ کرتے ہوئے کہا تو وہ شخص سر اثبات میں ہلا گیا۔۔۔۔

"یس سر!"

وہ سر اثبات میں ہلاتے ہوئے کہتا ہوا، تے خانے کا دروازہ کھول گیا تھا۔۔۔!!! جس پر ڈان نے تیز قدم اندر کی طرف بڑھائے تھے!

وہ سیڑھیاں اترتے ہوئے نیچے پہنچا تو ایک شخص کرسی پر رسیوں سے جکڑا ہوا دکھائی دیا۔۔۔ تے خانے میں لگے ہوئے روشن دان کی وجہ سے صرف پر روشنی تھی۔۔۔

لائٹس بھی لگی تھی لیکن وہ آن نہیں تھی۔۔۔ وہ شخص آدھا ہوش میں اور آدھا بے ہوشی کی حالت میں تھا۔۔۔

"تو کیسے ہو ساداں درانی؟"

ہاں وہ ساداں درانی ہی تھا جسے کڈنیپ کیا گیا تھا۔۔۔۔!

"کون ہو تم اور کیوں لائے ہو مجھے یہاں پر؟"

ساداں اس شخص کی طنزیاتی آواز سنتا ہوا ایک لمحے میں ہوش میں آیا تھا۔۔۔۔ اس نے غصے سے پھنکارتے ہوئے کہا تو سامنے کھڑا شخص طنزیہ مسکرایا اور اس کی آواز صاف طور پر ساداں درانی کے کانوں تک پہنچی تھی۔۔۔۔!

"میں کون ہوں؟ دیکھنا چاہتے ہو تم؟"

ایک آواز اس کے کانوں میں آئی تو ساداں نے حیرانگی سے اس پر چھائی کی طرف دیکھا جو اندھیرے میں نظر آ رہی تھی!!!

وہ ایک لمحے میں ہی ساداں کے بالکل سامنے آیا لیکن اندھیرا اس قدر چھایا ہوا تھا کہ ساداں اب بھی اس شخص کا چہرہ دیکھ نہیں سکا تھا۔۔۔۔

"بوم!!!"

اس کا چہرہ دیکھتے ہوئے ساداں کے تو جیسے ہوش ہی اڑ سے گئے تھے۔۔۔! اس نے کبھی بھی نہیں سوچا تھا کہ سامنے کھڑا شخص وہ ہو گا۔۔۔ جب کہ مقابل کی طرف ایک شوخ آواز اسے سننے کو ملی تھی۔۔۔

"و۔۔ج۔۔د۔۔ان ت۔۔م؟" (وجدان تم)

ساداں نے حیرت انگیز انداز میں اس کی طرف دیکھتے ہوئے حیرانگی سے بھرپور لہجے میں کہا۔۔۔ اس کے کچھ الفاظ تو اس کے گلے میں ہی اٹک گئے تھے۔۔۔

جب ہی ڈان یعنی کہ وجدان درانی ایک قہقہ لگا گیا۔۔۔

"نو نو نو!!! وجدان نہیں ہوں میں یہاں پر! یہاں پر تو میں ڈان ہوں۔۔۔ وجدان تو میں درانی ہاؤس میں یوں تمھیں شائید معلوم نہیں ہے"

وجدان کے اس روپ کو دیکھتے ہوئے ادان کے رونگھٹے کھڑے ہو گئے تھے۔۔۔ جیسے اسے اپنی آنکھوں اور کانوں سے سنی ہوئی باتوں پر یقین ہی نا آرہا ہو!!!

"م۔۔طل۔۔ب؟" (مطلب)

وہ حیرانگی سے سوال کر گیا۔۔۔

"مطلب و طلب چھوڑو تم! ہم سیدھا کام کی بات کرتے ہیں"

وجدان نے اس کے سوال کا جواب نا دیتے ہوئے اس سے کہا تو وہ مزید حیران رہ گیا۔۔۔ آج اس پر پہاڑ ہی ٹوٹ رہے تھے۔۔۔۔

"کی۔۔۔ا ک۔۔ا۔۔م ک۔۔ی با۔۔۔ت؟" (کیا کام کی بات)

ڈان کی دہشت اس میں بیٹھ گئی تھی۔۔۔ ابھی تک وہ حیرانگی میں مبتلا تھا اس وجہ سے اب تک وہ صحیح طریقے سے بول بھی نہیں پا رہا تھا۔۔۔۔

"کام کی بات یہ ہے کہ! چلو پہلے میں تمھیں کچھ یاد کرواتا ہوں۔۔۔۔!"

وجدان (ڈان) کچھ کہنے ہی لگا تھا جب ہی اس نے اپنی بات درمیان میں ہی کاٹی اور پھر سادان سے بات جاری رکھی۔۔۔۔

"میں نے تمھیں شادی سے پہلے کچھ سمجھایا تھا سادان درانی کہ تم میری بیوی سے دور رہو گے بہت ہی زیادہ دور! لیکن تم باز ہی نہیں آئے۔۔۔!

تم بار بار میرے اور میرال کے راستے میں آتے رہے ہمارے لیے مشکلات پیدا کرتے رہے کہ کسی بھی طریقے سے ہی صحیح لیکن ہماری شادی نا ہو۔۔۔

لیکن تم شائید کچھ بھول گئے کہ جب کچھ بھی اللہ تعالیٰ کرنے پر آتے ہیں ناتو اسے کرتے ہیں! دنیا کی کسی بھی طاقت میں اتنی ہمت نہیں کہ خدا کے فیصلے کو بدل سکے!

لیکن پھر بھی تم نے ہر ممکن کوشش کی تم مجھے اور میری میرال کو الگ کر سکو لیکن کیا ہوا؟ تمھارے ہاتھ خاک کے سوا کچھ بھی تو نہیں آیا۔۔۔

اور یاد رکھنا آگے بھی ایسا ہی ہو گا!!!

میرے بار بار سمجھانے کے باوجود بھی بارات والے تم نے میرال کے کھانے میں زیر آلود کچھ ملایا جس سے اس کی جان پر بن آئی تھی اگر وقت پر میں اسے ہسپتال نا لے کر جاتا تو شائید کچھ بھی ہو جاتا کیا میں وجہ جان سکتا ہوں کہ تم نے ایسا کیوں کیا؟؟؟"

وجدان جیسے جیسے بولتا جا رہا تھا ساداں کے دل میں ڈر، خوف پیدا ہوتا جا رہا تھا کیونکہ اس نے کبھی بھی نہیں سوچا تھا کہ وجدان یہ سب کچھ جان جائے گا!

"پتہ کیا ہے وجدان؟ وہ دوائی میں نے تمھارے لیے ملائی تھی لیکن اس ویٹرس نے وہ کھانا میرال کو دے دیا"

ساداں اپنے اندر سے ہر ڈر، ہر خوف کو ختم کرتا ہوا بولا تو وجدان کا غصہ سوا نیزے کو چھو گیا۔۔۔!

"اگر وہ کھانا واقع ہی مجھ تک پہنچا ہوتا اور اس سے مجھے نقصان ہوا تھا ساداں تو قسم سے میں تمھیں ہاتھ تک نا لگاتا، تمھیں معاف کر دیتا!

لیکن تم نے میری بیوی کو جان سے مارنے کی کوشش کی ہے اور میرے لیے سب سے اہم میری زندگی میں وہ ہی ہے لیکن اب تمھیں مجھ سے کوئی بھی بچا نہیں سکتا!"

وجدان نے غصے سے اسے دیکھتے ہوئے کہا تو ساداں نے ایک شیطانی قہقہہ لگایا جس کی آواز پورے تے خانے میں گونجی تھی جسے سن وجدان کے ماتھے پر بل رونما ہوئے تھے!

"تم بھول رہے تو وجدان درانی عرف ڈان کہ تمھاری بیوی میری منگیتر بھی رہ چکی ہے! اور ایک وقت میں مجھ پر وہ مرتی تھی۔۔۔"

وہ اس کا دل جلاتا ہوا کہہ رہا تھا لیکن وہ نہیں جانتا تھا کہ یہ سب اس کے لیے کتنا مہنگا ہونے والا ہے!

"مرتی تھی!!! تم اس کا ماضی ہو! اور مجھے میر ال وجدان درانی کے ماضی سے کوئی فرق نہیں پڑتا ہے میں اس کا حال ہوں!!! اور اس کا مستقبل بھی میں ہی ہوں سمجھے"

وجدان سے اس کی باتیں برداشت نہیں ہوئی تھی وہ غصے سے اس کی طرف بڑھتا ہوا اس کے بالوں کو اپنی انگلیوں کے شکنجے میں لیتا ہوا بولا تو سادان درد سے کراہ گیا۔۔۔ اس کے کراہنے کی آواز بھی پورے تے خانے میں سنائی دے رہی تھی!!!

"میرے اور میرال کی زندگی میں تم کبھی بھی واپس نا آؤ اس کے لیے میں نے پورا بندوبست کر لیا ہے"

وجدان نے اس کے بالوں کو چھوڑتے ہوئے پرسوچ انداز میں کہا۔۔۔۔

"میں ہمیشہ تم دونوں کے درمیان ہی رہوں گا"

سادان نے ڈھٹائی دیکھانا چاہی۔۔۔۔

"کیسے رہو گے ؟؟ جب گھر والوں کو یہ پتہ چلے گا کہ تم نے زلیخہ سے شادی کر لی ہے تو اس وقت تمھارا کیا ہو گا؟"

کچھ اور نا سہی لیکن وجدان کی یہ بات اس کا منھ ضرور بند کروا گئی تھی۔۔۔۔!!!

"تم یہاں بیٹھ کر گرمی میں مرو! میں کچھ دیر تک آتا ہوں"

ڈان (وجدان) کہتا ہوا سیڑھیوں کی طرف بڑھا۔۔۔۔

"نہیں۔۔۔ وجدان تم ایسا نہیں کر سکتے کھولو مجھے یہاں سے وجدان!!!"

سادان نے چکانا شروع کر دیا تھا لیکن وجدان پر سکون سے انداز میں تے خانے کے دروازے سے باہر نکلتا ہوا اسے لاک کر گیا۔۔۔۔

* * *

زوریز شاور لیتا ہوا باہر نکلا تو سامنے ہی علیشہ کو کھڑا پایا ایک لمحے کے لیے تو اس پر نظریں ٹک گئی تھی۔۔۔ لیکن پھر وہ اس کی نگاہیں خود پر دیکھ نظریں گھما گیا۔۔۔۔ اور شیشے کی طرف بڑھنے ہی لگا کہ علیشہ کی آواز پر رک گیا۔۔۔

"زوریز مجھے تم سے بات کرنی ہے"

وہ اپنے ہی دھیان میں آگے بڑھی تھی جب ہی اس کا پاؤں بیڈ سے ٹکرا گیا۔۔۔ زوریز جو اس کی طرف مڑا تھا ہی کہ اسے لڑکھڑاتا ہوا دیکھ کر اسے سنبھالنے کے لیے اس کی طرف بڑھا۔۔۔

لیکن علیشہ وزن برقرار نا رکھ سکی اور زوریز جا بازو تھامتے ہوئے اسے بھی بیڈ پر گری۔۔۔

منظر کچھ یوں تھا کہ زوریز علیشہ کے اوپر تھا اور ان دونوں کے ہی چہروں کی ہوائیاں اڑی ہوئی تھی۔۔۔۔

زوریز ایک جھٹکے سے اس کے اوپر سے پیچھے ہٹا تو علیشہ فوراً کھڑی ہوئی۔۔۔ وہ دونوں ایک دوسرے سے ہی نظریں چرانے لگے تھے۔۔۔۔!!!!!

"ک۔۔۔ کیا بات کرنی تھی تمھیں؟؟"

زوریز نے اس کا دھیان اس بات کی طرف کرواتے ہوئے کیا تو وہ اس کی طرف متوجہ ہوئی!

"وہ میں کہہ رہی تھی کہ میں اپنی پڑھائی شروع کرنا چاہتی ہوں۔۔۔! ابا کی وفات کے بعد میں نے کچھ بھی نہیں پڑھا اس لیے میں سوچ رہی تھی کہ اپنی پڑھائی جاری کر لو"

علیشہ نے اسے بات بتائی!

"ٹھیک ہے اچھا فیصلہ ہے! تم کرلو شروع! بلکہ میرے ساتھ ہی چلنا میں تمھارا ایڈمیشن کروادوں گا"

زوریز نے کہا تو وہ سر اثبات میں ہلاتے ہوئے شکریہ کہہ گئی۔۔۔

ڈان نے تے خانے کا دروازہ کھولا اور پھر قدم سیڑھیوں سے نیچے کی طرف بڑھانا شروع کر دیے تھے۔۔۔! اور نیچے پہنچا تو سادان تونڈھال پایا۔۔۔

اس کی یہ حالت تے خانے میں شدید گرمی ہونے کی وجہ سے تھی اور اگر تے خانے میں روشن دان نا ہوتا تو شائید دم گھٹنے کی وجہ سے سادان درانی اب تک مر چکا ہوتا۔۔۔

وجدان نے ہاتھ میں پکڑی ہوئی بوتل کا ڈھکن کھولتے ہوئے سارے کا سارا پانی سادان کے منھ پر انڈیل دیا۔۔ جس کی وجہ سے سادان ایک لمحے میں ہوش میں آیا۔۔۔

"تم ا۔۔ چھا۔۔۔ نہیں ک۔۔۔ ر۔۔ ر۔۔ رہے۔۔۔ ہو۔۔۔۔ وجدان" (تم اچھا نہیں کر رہے ہو وجدان !)

"

وہ ایک مرتبہ پھر سے اس کرسی سے اٹھنے کی بے جوڑ کوشش کرنے میں ناکام رہا تو غصے سے اس کی طرف دیکھتے ہوئے بولا۔۔۔۔

"ارے یار پھر سے وجدان ! میں نے تمھیں سمجھایا ناا میں یہاں پر ڈان ہوں تو تم مجھے ڈان ہی کہو گے سادان درانی"

وجدان نے چہرے کا ایک عجیب سا زاویہ بناتے ہوئے کہا۔۔۔

"می۔۔۔ ری بل۔۔ اسے تم ڈ۔۔ ا۔ ن ہ۔۔ وی۔۔ او۔۔ جدان" (میری بلا سے تم ڈان ہو یا وجدان)

وہ کہتے ہیں نا کہ رسی جل گئی لیکن بل نہیں گیا یہی معاملہ تھا سادان درانی کے ساتھ بھی خود وہ اس وقت اس قدر بڑی مصیبت میں پھنس ہوا تھا، لیکن پھر بھی اس کی اکڑ تھی کہ جانے کا نام ہی نہیں لے رہی تھی۔۔ !!!

وہ ٹوٹے الفاظوں میں ہی اس کے ساتھ زبان درازی کیے جارہا تھا جو اس وقت وجدان کو بہت پسند آرہی تھی۔۔۔!!!

ڈان نے ایک طنزیاتی قہقہہ لگایا۔۔۔

"اور جو تم نے کیا؟ ہمم کیا وہ ٹھیک تھا؟ جو تم نے میری بیوی کے ساتھ کیا وہ ٹھیک تھا؟ میں تو غلط کر رہا ہوں کیونکہ تم نے غلط کیا۔۔۔ اس کی شروعات تم نے کی تھی اور اب اختتام میں کر رہا ہوں"

وجدان غصے سے بولا۔۔۔

"جو بھی ہو رہا ہے، جو ہوا، یہ سب چھوڑ کر یہ سوچو کہ جب میرال کو تمھارے حقیقت کا علم ہو گا کہ تم ایک انسان نہیں، حیوان ہو تو پھر کیا ہو گا۔۔۔؟ تم وجدان درانی ہونے کے ساتھ ساتھ ڈان بھی ہو !!!!!

سوچا ہے کیا کبھی تم نے؟ وہ کیا تمھارے ساتھ رہے گی ؟"

سادان کی کہی ہوئی بات اسے حیرانگی میں مبتلا کر گئی تھی۔۔۔!!!! ڈان کو یوں پریشانی میں دیکھ کر سادان درانی نے ایک زوردار قہقہہ لگایا۔۔۔

"کیا ہوا وجدان ؟ ڈر لگ رہا ہے کہ جب میرال کو تمھاری یہ اصلیت پتہ چلے گی ؟ تو وہ تم سے دور ہو جائے گی تمھیں چھوڑ دے گی اور پھر تم اکیلے رہ جاؤ گے !!! ہاہاہا"

اس نے ایک اور شیطانی قہقہہ لگاتے ہوئے اپنی بات کو جاری رکھا۔۔۔

"بٹ یو نو واٹ کہ تم جو مرضی کر لو !! ایک نا ایک دن یہ حقیقت تو میرال کے سامنے آکر ہی رہے گی اور تمھیں پتہ ہے کہ اس دن کیا ہو گا ؟؟؟

اس دن میرال مجھ سے کہے گی کہ سادان تم صحیح تھے، مجھے وجدان سے شادی نہیں کرنی چاہیئے تھی۔۔۔ وہ دھوکے باز ہے تم مجھے اپنا لو اور اس دن تم ____"

سادان اپنی ہی دھن میں مگن بولے جا رہا تھا جب ہی اس کی باتیں وجدان کی برداشت سے اوپر ہوتی چلی گئیں اور وجدان نے ایک زوردار پنچ اس کے منھ پر مارتے ہوئے اس کا منھ بند کروایا تھا۔۔۔

"تمھاری ہمت بھی کیسے ہوئی یہ سب بکواس کرنے کی ؟ اپنی گندی زبان سے میرال کا نام بھی مت لینا۔۔۔ ! سمجھے ورنہ جان سے مار دوں گا۔۔۔ !

اور تم نے میرے بارے میں میرال کو بتانے کی کوشش بھی کی تو تمھارا وی خشر کروں گا کہ تم یاد رکھو گے ! اور میرال ہمیشہ میری رہے گی !!!! سمجھے میری موت کے بعد بھی"

ڈان نے دو سے تین پنچ مزید اس کے چہرے پر مارتے ہوئے اس کے عقل ٹھکانے لگائے جب ہی سادان کے لب کے کنارے سے خون بہنے لگا تھا۔۔۔!!!!!!

اس نے قہر برساتی نگاہوں سے وجدان کو دیکھا۔۔۔

"اور میرا جو ہو گا وہ تو ہو کر ہی رہے گا مسٹر سادان درانی تم اپنا سوچو کہ تمھارا کیا ہو گا؟؟"

وجدان غصے سے اس کی طرف دیکھتا ہوا کہتا ہوا اسے وہی چھوڑتا ہوا تھا خانے کی طرف بڑھ گیا۔۔۔۔!!!

* * *

زوریز درانی گھر پہنچا تو اسے علیشہ درانی تیار ہوئی دکھائی دی وہ لاونج میں بیٹھی شاید اسی کا انتظار کر رہی تھی زوریز ایک نظر اردگرد ڈالتا ہوا اس کی طرف بڑھ گیا!

"علیشہ!! کہیں جا رہی ہو کیا؟"

گریز نے اس کی طرف قدم بڑھاتے ہوئے اسے اپنی طرف متوجہ کرتا ہوے سوال کیا!!!

"ہاں تمھیں بتایا تو تھا کہ میں اپنی پڑھائی جاری کرنا چاہتی ہوں اور تم نے کہا تھا کہ ہم اج ایڈمیشن کروانے جائیں گے!!!"

علیشا نے اسے اس کی بات یاد کرواتے ہوئے کہا تو ریز نے کچھ سوچ انداز میں سر اثبات میں ہلایا!

"او ہاں یاد ہے مجھے ٹھیک ہے ہم چلتے ہیں!"

زوریز نے سر اثبات میں ہلاتے ہوئے کہا تو اسی وقت وہاں پر راحیلہ درانی اور ان کے ساتھ ماہ رخ درانی آ گئی انہوں نے ان دونوں کی طرف ترچھی نگاہوں سے دیکھا!

"کہاں جا رہی ہے یہ جوڑی؟"

ماہ رخ درانی نے ترچھی نگاہوں سے سامنے کھڑی ہوئی علیشہ کی طرف دیکھتے ہوئے کہا یقیناً وہ اب تک ان دونوں سے ناراض تھی اور وہ ناراضگی ان کی انکھوں میں سانپ دکھائی دیتی تھی!

"امی وہ علیشہ کا ایڈمیشن کروانا ہے یونیورسٹی میں اس لیے میں اس کو لے کر جا رہا ہوں وہ اپنی پڑھائی کو کانٹینیو کرنا چاہتی ہے!!!!"

زوریز نے ماں کے پوچھے گئے سوال پر جواب دیا تو ان دونوں نے نظریں پھاڑ کر انہیں دیکھا۔۔۔

"کیوں؟ چل ضرورت ہے اس کی گھر بیٹھے اور گھر کے کام کاج میں ہمارا ہاتھ بٹائے پڑھائیاں کرنے کی کیا ضرورت ہے؟؟؟ جتنا پڑھنا تھا اتنا پڑھ لیا ہے اب فضول پڑھائیوں کی کوئی ضرورت نہیں ہے انہیں!"

معروف دورانی نے اس کی پڑھائی سے صاف طور پر انکار کرتے ہوئے کہا تو ایڈیشن غصے سے انہیں دیکھا!

"امی پلیز وہ پڑھنا چاہتی ہے اسے پڑھنے دیں"

زوریز کہتا ہوا اسے ساتھ لے گیا جب کہ ماہ رخ درانی اور راحیلہ درانی نے اسے ایک مرتبہ پھر سے ترچھی نگاہوں سے دیکھا۔۔۔

"ماہ رخ تمہارا بیٹا تمہارے ہاتھوں سے نکل چکا ہے"

راحیلہ دورانی نے اس سے ان کی طرف متوجہ کرتے ہوئے کہا!!

"انھیں سیدھا کرنا میں جانتی ہوں"

ماہ رخ درانی پر سوچ لہجے میں بولی! تو وہ دونوں ایک دوسرے کی طرف دیکھتے شیطانی مسکراہٹ چہرے پر لے آئے! اور پھر وہ دونوں مختلف کاموں میں مصروف ہو گئے!

* * *

وہ کمرے میں داخل ہوا تو وہ سامنے ہی سجی سنوری کھڑی ہوئی تھی۔۔۔ میرال کو دیکھتے ہی وجدان مسکرا گیا۔۔۔ کیونکہ شادی کے بعد وہ آج اتنے دنوں کے بعد تیار ہوئی تھی۔۔۔

نیلے رنگ کی فراک اس پر خوب جچ رہی تھی۔۔۔ وہ کمرے کا دروازہ بند کرتے ہوئے اس کی طرف بڑھا اور اپنے قدم اس کے پیچھے جا روکے!

اس کا عکس آئینے میں دیکھتے ہوئے میرال ہلکا سا مسکرائی اور اس کی نگاہوں میں دیکھا جو اسے ہی دیکھے جا رہی تھی! وہ مسکراتے ہوئے اس کی طرف مڑی!!!

"ایسے کیا دیکھ رہے ہیں؟"

میرال نے اس کی طرف مڑتے ہوئے رومانوی انداز میں کہا۔۔۔

"اپنی خوبصورت بیوی کو دیکھ بھی نہیں سکتا کیا؟"

وہ اس کے سوال پر مسکراتا ہوا اس سے ہی سوال کر گیا تھا۔۔۔

"دیکھ سکتے ہیں لیکن ایک حد میں"

میرال نے نظریں گھماتے ہوئے کہا تو وجدان نے ماتھے پر بل لیے ہوئے اس کی طرف دیکھا۔۔۔

"میرے اور تمھارے درمیان کوئی بھی حد نہیں ہے! کچھ بھی چھپا ہوا نہیں ہے بیوی ہو تم میری!!! میری کوئی حدود نہیں ہیں"

وہ اس کی بات ششدر رہ گئی تھی۔۔۔ میرال نے تو صرف ایک بات کی تھی لیکن وہ تو جیسے اسے سر یس ہی لے گیا تھا۔۔۔!!!

"مجھے پتہ ہے! میں تو بس مزاق کر رہی تھی"

وہ جو شیشے کی طرف رخ کرتی ہوئی اپنے بال سیٹ کر رہی تھی اسی وقت اس کی بات کو سنتے ہوئے ایک مرتبہ پھر سے اس کی طرف مڑتے ہوئے کہہ گئی!!!

"اچھا یہ سب چھوڑیں!! یہ بتائیں کہ خیر ہے آج آپ اتنا تیار ہوئی ہیں!!!!"

وجدان اس کی کمر کے گرد حصار بناتا ہوا اسے اپنے قریب کر گیا۔۔۔ جس پر میرال کی دھڑکنوں کی رفتار تیز سے تیز تر ہوتی چلی گئی۔۔۔

"و۔۔ وہ امی نے کہا تھا کہ سجی سنوری رہا کرو نئی دلہن ہوں اسی وجہ سے"

میرال اسے بتاتے ہوئے بولی تو وہ مسکرایا۔۔۔

"آپ بہت خوبصورت لگ رہی ہیں اور آپ کو اس کا انعام دینا تو بنتا ہی ہے!!!!"

وجدان نے ایک لمحے کے لیے کچھ سوچتے ہوئے کہا تو میرال نے سوالیہ نگاہوں سے اسے دیکھا!

"کیا؟"

وہ ابھی بولی تھی ہی کہ اسی وقت وجدان اس کے گالوں پر جھکتا ہوا وہاں پر اپنی محبت کی مہر لگا گیا۔۔۔

جب کہ اس کے اس عمل پر میرال ایک دم ٹھٹک گئی تھی۔۔۔

اس کا لمس محسوس کرتے ہوئے وہ اندر ہی اندر پگلتی جا رہی تھی۔۔۔ آج پہلی مرتبہ وہ اس کے قریب آیا تھا۔۔۔!

"یہ ہی گفٹ!"

وہ اس کی گرم سانسوں کو اپنے ہونٹوں کی طرف بڑھتا ہوا محسوس کر رہی تھی۔۔۔ اور اسی وقت میرال نے پیچھے ہٹنے کی کوشش کی لیکن وجدان نے یہ بھی ممکن نا ہونے دیا اور اگلے ہی لمحے وہ اس کی سانسوں پر قابض ہو گیا۔۔۔!

لیکن اگلے ہی لمحے ان دونوں کے کانوں میں فون کی بھری ہوئی گھنٹہ سنائی دی جسے سن کر وجدان ایک جھٹکے سے پیچھے ہوا۔۔۔!!!!!!!!

اس نے بدمزہ ہوتے ہوئے جیب سے فون نکالا۔۔۔! اور پھر دیکھا تو اس کے خاص آدمی کا فون تھا۔۔۔ جس کو وہ میرال کے سامنے نہیں سن سکتا تھا۔۔۔

"Excuse me!"

وجدان کہتے ہوئے باہر کی طرف بڑھ جب کہ اس کی بات سنتے ہوئے میرال نے سر اثبات میں ہلایا۔۔۔ لیکن جیسے ہی وجدان کمرے سے نکل گیا تو وہ فوراً اپنی سانسیں بحال کرنے لگی!

* * *

"ہاں بولو!!!"

وہ باہر آتا ہوا فون کان سے لگاتا ہوا کافی روٹھے سے انداز میں بولا۔۔۔۔

"سر وہ ساداں درانی نے کافی ناک میں دم کر کے رکھ دیا ہے! اس کا کیا کرنا ہے؟"

اس کی بات سنتے ہی وجدان کا دماغ گھوم گیا۔۔۔!

"کیا کرنا ہے مطلب؟ یار تم لوگ بیوقوف ہو؟ کس لیے رکھا ہے تم لوگوں کو اسی وجہ سے نا کہ مجھے ٹینشن نا لینی پڑے لیکن جب بھی کوئی بات ہو تو تم لوگ سب سے پہلے مجھے ہی فون کھڑکا دیتے ہو!! اگر نہیں سدھرتا تو اس کے سر پر ڈنڈا مار کر اسے بے ہوش کر دو"

"جی سر"

وجدان غصے سے کہتا ہوا فون بند کر گیا۔۔۔

(مزید ناول پڑھنے کے لیے اس لنک کو سرچ کریں)

For more novel kindly Google this link

اسلام علیکم!

ہمارے ادر گرد بہت سے کردار ہیں جن کو ایک لکھاری ہی جان سکتا ہے اگر آپ ایک لکھاری ہیں اور ان کرداروں کو بخوبی لکھ سکتے ہیں تو اٹھائے قلم اور لکھ دیجئے ایک ایسی کہانی جو دلوں کو چھو لے اور ان کرداروں کے ساتھ انصاف کرتے ہوئے اپنی صلاحیت کو بھی اجاگر کریں۔ ریڈرز چوائس

/https://ezreaderschoice.com آپ کو ایک ایسا پلیٹ فارم مہیا کر رہا ہے کہ جہاں آپ اپنی قابلیت کا لوہا منوا سکیں۔ آج ہی ہمیں اپنی تحریر ارسال کریں جس کو ہم ایک ہفتے کے اندر اپنی ویب سائیٹ اور دیگر سوشل میڈیا گروپ میں شامل کریں گے۔

مزید تفصیلات کے لئے ہم سے رابطہ کریں۔

READERS CHOICE

واٹس ایپ نمبر کے لیے ابھی میل کیجئے

Facebook ID: https://www.facebook.com/mubarra1

Email address: mobimalik83@gmail.com

Facebook groups : Readers Choice,

"مجھے ارسا سے بھی بات کرنی ہے"

اس نے ذہن میں جیسے ہی یہ بات آئی تو اس کے لبوں تک لانے میں اس نے دیر نا لگائی!

"کیا کہا ارسا؟"

اس کے کانوں میں پیچھے سے ایک آواز آئی تو وہ فوراً مڑا!!! اور جیسے ہی اس نے پیچھے راحیلہ درانی کو دیکھا تو اس کے ہوش اڑ گئے!

"تم ارسا سے کچھ بھی نہیں بات نہیں کروگے مر چکی ہے وہ ہمارے لیے!!!"

وہ غصے سے بولی۔۔۔

◆

"مجھے ارسا سے بھی بات کرنی ہے"

اس نے ذہن میں جیسے ہی یہ بات آئی تو اس کے لبوں تک لانے میں اس نے دیر نا لگائی!

"کیا کہا ارسا؟"

اس کے کانوں میں پیچھے سے ایک آواز آئی تو وہ فوراً مڑا!!! اور جیسے ہی اس نے پیچھے راحیلہ درانی کو دیکھا تو اس کے ہوش اڑ گئے!

"تم ارسا سے کچھ بھی نہیں بات نہیں کرو گے مر چکی ہے وہ ہمارے لیے!!!"

وہ غصے سے بولی۔۔۔

"امی پلیز___"

وہ کچھ کہنے ہی لگا جب ہی اس کی بات کو راحیلہ درانی نے درمیان سے ہی کاٹا۔۔۔

"کیا پلیز؟ تم نہیں جانتے ہو کہ اس نے ہمارے ساتھ کیا کیا ہے؟؟ اپنی مرضی سے وہ اس لڑکے کے ساتھ یہاں سے گئی ہے! تمھیں اس کی فکر کرنی کی کوئی ضرورت نہیں ہے"

ارسا کی طرف سے راحیلہ درانی کا دل ابھی تک صاف نہیں ہوا تھا۔۔۔

انھوں نے غصے سے بھرے لہجے میں خفگی سے کہا تو وجدان کا سر گھوم گیا۔۔۔

"امی یہ سب کیا کہہ رہی ہیں آپ؟ ایسا کیسے کہہ سکتی ہیں آپ؟؟ آپ شائید بھول رہی ہیں کہ آپ اپنی بیٹی کے متعلق بات کر رہی ہیں!!!! اور اس کے بارے میں بولنے سے پہلے کم از کم ایک مرتبہ تو سوچیں!"

وجدان درانی نے راحیلہ درانی کو سمجھانا چاہا لیکن وہ تھی کہ کسی بھی بات کو سمجھنے کے لیے تیار تھی ہی نہیں!!!!

"اور وہ؟ اس نے ہماری عزت کو پامال کرنے سے پہلے ایک مرتبہ بھی سوچا تھا؟ تم غصہ نہیں ہو؟ پورا محلہ ہم پر تھو تھو کر رہا ہے کہ بیٹی کو نا جانے کس وجہ رات کے سائے میں کسی کے ساتھ بھیج دیا۔۔۔!!!!!"

راحیلہ درانی نے کہا تو وجدان نے انھیں غصے سے دیکھا۔۔۔

"امی آپ کو جو بھی کہنا ہے نا آپ کہئے!! مجھے کوئی پرواہ نہیں ہے! کیونکہ ارسا درانی وجدان درانی کی بہن ہے اور آپ کا ضمیر مر سکتا ہے لیکن میرا ضمیر نہیں مرا کہ اپنی جیتی جاگتی بہن کو یوں زندہ دفنا دوں،

میں مانتا ہوں کہ ارسا سے غلطیاں ہوئی ہیں۔۔۔۔!!! اس کی اتنا بڑا فیصلہ گھر والوں کی مرضی کے بغیر لیا ہے لیکن اس کا مطلب یہ تو نہیں ہے کہ ہم اس سے تعلق ہی ختم کر دیں بلکہ ہمیں تو وہ وجہ جاننی چاہیے جس کی وجہ سے ارسا نے یہ قدم اٹھایا ہے!

اور میں اس وجہ کا پتہ لگوا کر رہوں گا"

وہ غصے سے کہتا ہوا باہر کی طرف بڑھ گیا جب کہ راحیلہ درانی اسے دیکھتی ہی رہ گئی تھی!

💖 ❤️ 💖 ❤️ 💖 ❤️

وہ تیز قدم لیے ہوئے اندر کی طرف بڑھ رہا تھا۔۔۔! وہ دایان کے گھر پہنچ چکا تھا۔۔۔۔ جب ہی اور اب اسے جا کر اپنی بہن اور اس کے سو کالڈ شوہر سے ملنا تھا۔۔۔۔!!!

وہ جیسے ہی ہال میں پہنچا تو سامنے ہی وسیع سیڑھیوں سے اترتی ہوئی اسے ارسا درانی دیکھائی دی۔۔۔۔!!! جس کے اترنے کی اسپیڈ اپنے بھائی کو دیکھتے ہی بہت تیز ہو گئی۔۔۔۔

وہ دوڑتی ہوئی نیچے اتری اور جا اپنی بھائی کے گلے سے لگی۔۔۔۔!!!! اور بلک بلک کر رونے لگی جسے دیکھ کر وجدان کی آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ گئی تھی۔۔۔۔

"گڑیا کیا ہوا ہے؟ کیوں رو رہی ہو؟"

وجدان نے اس سے اس کے رونے کی وجہ دریافت کی تھی جس پر ارسا اس سے تھوڑا سا دور ہوئی اور اسے دیکھنے لگی جب ہی وجدان درانی نے اپنی بہن کی آنکھوں میں سے بہتے ہوئے آنسوؤں کو صاف کیا۔۔۔

"بھائی!! مجھے معاف کر دیں پلیز بھائی مجھے معاف کر دیں!!"

لہجے میں صاف درد دیکھائی دے رہا تھا۔۔۔ عجیب سی ہی الجھن تھی۔۔۔ اس کی یہ باتیں سن کر وجدان کو بہت ہی بڑا جھٹکا لگا تھا۔۔۔!!!!

"ارے نہیں!!!! تم! تم معافی مت مانگو میں تم سے ناراض نہیں ہو۔۔۔! تم یہاں پر بیٹھو! شاباش میرے پاس بیٹھو اور سب سے پہلے تو رونا بند کرو"

وہ اپنے بھائی کے معاملے میں نیت ہی زیادہ خوش نصیب تھی اس کے بھائی نے کبھی بھی کسی بھی غلطی پر اس سے ناراضگی نہیں دیکھائی تھی۔۔۔۔!!!

اور ایسے معاملات پر اکثر بھائی اپنی بہنوں کو مارنے تک کے لیے کھڑے ہو جاتے ہیں لیکن وجدان درانی ان میں سے نہیں تھا۔۔۔۔!!!!

"کیا دایان نے کچھ کہا ہے؟"

وجدان کے ذہن میں جیسے ہی دایان کا خیال آیا تو اس کے ماتھے پر بل سے پڑ گئے اس نے فوراً اس سے سوال کیا تو وہ سر اثبات میں ہلا گئی۔۔۔!!!

"کیا کہا ہے؟"

اس کی گردن کو اثبات میں ہلتے ہوئے دیکھ کر وہ غصے پر بامشکل ہی قابو پاتے ہوئے بولا۔۔۔

"بھائی مجھے ایک بات سچ سچ بتائیے گا۔۔۔۔!!!!"

ارسا کو ایسے لگا کی جیسے جو بات وہ اس سے پوچھنے جا رہی ہے اس کا جواب وجدان صحیح نہیں دے گا۔

وجدان نے حیرانگی سے اسے دیکھا۔۔۔۔

"کیا بات ہے؟ارسا"

وہ حیرانگی کے عالم میں اس سے سوال کر گیا۔۔۔۔

"کیا المیر چچا کی دو شادیاں ہوئی ہیں؟ بھائی؟؟؟؟"

یہ بات تو جیسے وجدان پر کسی پہاڑ کی مانند ہی گری تھی۔۔۔۔!!! وہ اس کی بات سنتا ہوا حیرانگی میں مبتلا ہو گیا تھا۔۔۔۔۔!

"ک۔۔ا۔۔۔ی۔۔ا؟"(کیا)

وہ جانتا تھا سب کچھ ! کہ المیر درانی کی دو شادیاں ہوئی ہیں وہ یہ بھی جانتا تھا کہ اس کے باپ اور اس کے چچا نے نمرا درانی کی بہن کے شوہر کو ق*تل کیا ہے !

"جی بھائی بتائیے نا کہ کیا یہ سب کچھ سچ ہے ؟"

ارسا کے سوال پر وہ صوفے سے اٹھ کھڑا ہوا جب کہ ارسا بھی اس کی پیچھے ہی کھڑی ہو گئی۔۔۔

"بھائی نظریں کیوں چرا رہے ہیں ؟؟ بولیے نا کہ کیا یہ سب کچھ سچ ہے ؟؟؟"

ارسا نے اس کے کندھوں پر ہاتھ رکھتے ہوئے اسے اپنی طرف متوجہ کرتے ہوئے کہا۔۔۔ !!!

"ہاں ہاں ! یہ سب سچ ہے"

یہ سنتے ہی ارسا کو دایان کی بے گناہی پر یقین آ گیا تھا اسے اس بات پر یقین آ گیا تھا، کہ جو کچھ بھی اس سے دایان نے کہا تھا وہ سب کچھ سچ ہے، پہلے دل میں ایک کشمکش تھی کہ کیا یہ سچ ہے ؟ کبھی وہ اس کی باتوں پر یقین کر لیتی تھی تو کبھی اس کی باتوں کا انکار کر دیتی تھی۔۔۔ !!!!!

"مطلب دایان نے مجھے جو بھی حقیقت بتائی ہے کہ وہ سب سچ ہے !!"

ارسا خود میں ہی کھوئی ہوئی سے بولی۔۔۔ !!! جب ہی اس کی بات سنتے ہوئے وجدان اس کی طرف مڑا۔۔۔

"مطلب؟ کونسی باتیں ارسا؟"

وجدان نے اس کی طرف دیکھتے ہوئے اس سے سوال کرتے ہوئے کہا۔۔۔

"یہی سچ کہ دایان نمرا درانی اور المیر درانی کا ہی بیٹا ہے، المیر درانی نے اور ہمارے بابا التمش درانی نے ایک ق*تل بھی کیا ہے۔۔۔!!! کئی لوگوں کے دل دکھائے ہیں!

کئی جانوں کے ساتھ کھیلا ہے انھوں نے، کئی بچوں کو ان کی ماں سے جدا کیا ہے انھوں نے!!! کئی بچوں کو غلط ہاتھوں میں دیا ہے انھوں نے!

یہ سچ کہ ملکہ درانی کی تو کوئی اولاد ہے ہی نہیں ہے ان کے پاس جو اولاد ہے وہ نمرا درانی کی ہے!

یہ سچ کہ دایان، آدم، زوریز اور میرال چاروں بہن بھائی ہیں"

یہ وہ سچ سن رہا تھا وجدان جو وہ اپنے دل میں کئی سالوں سے چھپائے ہوئے بیٹھا تھا۔۔۔۔!!!! آج یہ سب کچھ بول کر ارسا نے اپنے دل کا بوجھ ہلکا کر لیا تھا۔۔۔

"ارسا تم یہ سب کیسے کہہ سکتی ہو؟"

وجدان نے اس کی طرف مڑتے ہوئے اس سے سوال کیا تو ارسا نے حیرانگی سے اسے دیکھا۔۔۔

"کیونکہ بھائی دایان ہی ہے جو المیر درانی کا اور نمرا درانی کا بڑا بیٹا ہے۔۔۔۔!!!!"

یہ بات بھی وجدان پر کسی پہاڑ سے کم نہیں گری تھی۔۔۔۔

"کیا یہ سب سچ نہیں ہے بھائی؟"

ارسا نے اس سے سوال کیا تو وہ نظریں چرا گیا۔۔۔اب اسے بتانا تو پڑنا ہی تھا کہ یہ سب کچھ سچ ہے اور یہ سب کچھ وہ جانتا تھا۔۔۔۔ لیکن کیسے بتاتا؟

"ہاں یہ سب کچھ سچ ہے!"

وجدان نے نظریں گھماتے ہوئے کچھ دیر کی خاموشی کو توڑتے ہوئے کہا۔۔۔۔!!!!

"تو پھر آپ نے یہ سب کچھ کیوں چھپایا ہم سے؟"

ارسا کے سوال پر وہ ششدر رہ گیا تھا۔۔۔۔

"بولے بھائی کہ آپ نے ہم سے یہ سب کچھ کیوں چھپایا۔۔۔۔؟؟؟"

ارسا نے ایک مرتبہ پھر سے اس سے سوال کیا!!!

"کیونکہ جب یہ واقعات یہ حادثات یہ سب کچھ ہوا تھا نا ارسا اس وقت میں بہت ہی زیادہ چھوٹا تھا بہت ہی زیادہ چھوٹا تھا میں۔۔۔۔۔۔!!!اور یہ سب میری سمجھ سے باہر تھا لیکن جب یہ سب کچھ مجھے سمجھ

آیا! اس وقت تک بہت دیر ہی زیادہ دیر ہو چکی تھی۔۔۔!!!!! اس وقت میں کچھ بھی نہیں کر سکتا تھا! میں تو کسی سے سوال بھی نہیں کر سکتا تھا۔۔۔

اور یہ سب کچھ میں نے المیر چچا اور نمرا درانی کی باتیں سن کر سمجھا تھا اس وقت میں بہت چھوٹا تھا جب وہ دونوں ایک دوسرے سے کسی موضوع پر بحث کرنے میں مبتلا تھے۔۔۔!!!! ان کی باتیں سن کر مجھے معلوم ہوا کہ انھوں نے کیا کیا ہے؟"

یہی تھا وہ راز، یہی تھی وہ وجہ جس کی وجہ سے وجدان درانی ڈان بنا تھا۔۔۔۔!!!! انھیں باتوں کی وجہ سے وہ ان چیزوں کی طرف آیا تھا۔۔۔۔!!!!

"لیکن اس نے تم سے نکاح کیوں کیا ہے؟"

وجدان نے ارسا کی طرف دیکھتے ہوئے اس سے سوال کیا تو اس کو دایان کی باتیں یاد آئی!

"اس نے مجھ سے نکاح اپنی ماں کا بدلہ لینے کے لیے کیا ہے اس کی ماں نمرا دورانی اس وقت کوما میں پڑی ہوئی ہیں اور زندگی اور موت کی کشمکش میں مبتلا ہیں کوئی پتہ نہیں ہے کہ وہ زندہ رہیں گی یا نہ رہیں گی تیان نے یہ زندگی اکیلے کاٹی ہے پہلے میں اسے بہت برا سمجھتی تھی لیکن اب اب میں اسے بالکل بھی برا نہیں

سمجھتی یہ سب جاننے کے بعد کہ ماضی میں اس کے ساتھ اس قدر برا ہوا ہے اور مجھے خوشی ہے کہ خدا نے مجھے اس سے یہ چنا ہے تاکہ میں اس کے غموں کو دور کر سکوں!!!"

ارسا کی باتوں پر وہ حیران رہ گیا اس نے اپنی بہن کی باتیں سنی تو انکھوں میں انسو بھر ائے وہ صحیح تو کہہ رہی تھی بیان کے ساتھ جو کچھ بھی ہوا بہت غلط ہوا اس نے بہت کچھ برداشت کیا!!!

جو بھی ہے ارسا ابھی تم میرے ساتھ چلو میں تمہیں لینے ایا ہوں!!!!"

وجدان نے اس سے کہا تو وہ سر نفی میں ہلا گئی جس پر وجدان نے حیرانگی سے اسے دیکھا اسے امید تھی کہ وہ اس کے ساتھ چلی جائے گی لیکن وہ اس کے ساتھ جانے سے انکار کر رہی تھی!

"نہیں بھائی میں اپ کے ساتھ نہیں جا سکتی اور نہ ہی میں اپ کے ساتھ جاؤں گی کیونکہ جو بھی دھیان کے ساتھ ہوا میرے باپ نے میرے چچا نے جو بھی اس کے ساتھ کیا وہ بہت غلط تھا اور اس نے جو کیا اب وہ مجھے صحیح لگ رہا ہے اور میں اس کے ساتھ اپنی زندگی گزار نا پسند کروں گی اور ویسے بھی اب وہ قانونی طور پر اور شریعت کے مطابق وہ میرا شوہر ہے اور اس کی مرضی کے بغیر میں یہاں سے نکل نہیں سکتی!

اپ پلیز چلے جائیں بھائی میں اپ کے ساتھ نہیں جاؤں گی!!!"

وجدان اس کی باتیں سنتا ہوا حیرانگی میں مبتلا ہوتا چلا گیا اسے بالکل بھی امید نہیں تھی کہ ارسا اس کے ساتھ جانے سے انکار کر دے گی!

لیکن جو کچھ بھی اس نے اس سے کہا وہ سب درست تھا ٹھیک تھا وہ حق پر تھی وہ بالکل ٹھیک کہہ رہی تھی

اسی وجہ سے وجدان نے اسے وہیں پر چھوڑنا صحیح سمجھا!!!!

"ٹھیک ہے ارسا اپنا دھیان رکھنا اور میں تم سے ملنے پھر ضرور آؤں گا!!!"

وجدان نے یہ کہتے ہوئے اپنی بہن کو ایک دفعہ پھر سے پیار کیا اسے گلے سے لگایا اور پھر وہاں سے چل دیا!

💖 ❤️ 💖 ❤️ 💖 ❤️

اس کے چہرے سے ہر کپڑا ہٹایا گیا۔۔۔اسے یہاں پر لایا گیا تھا۔۔۔ لیکن وہ نہیں جانتی تھی کہ اسے یہاں پر کیوں لایا گیا ہے؟ اور اسے یہاں پر لے کر کون آیا ہے؟؟

"کون ہو تم؟ اور یہاں پر کیوں لائے ہو مجھے؟؟؟"

وہ غصے سے جھٹپٹائی! اور تیز آواز میں بولی!

جب ہی وہاں پر کھڑے شخص جس نے اپنے چہرے پر ماسک پہنا ہوا تھا اس نے اپنے چہرے سے ماسک ہٹایا اس شخص کی شکل دیکھ وہ حیران رہ گئی تھی۔۔۔!!

"ت۔۔م؟"

اس لڑکی نے حیرانگی میں مبتلا ہوتے ہوئے کہا۔۔۔!

"ہاں میں!!!! اور کیسا لگا تمھیں یہاں پر آ کے میرال وجدان درانی؟؟؟؟"

وہ کوئی اور نہیں میرال ہی تھی جسے سادان درانی نے کڈنیپ کیا تھا۔۔۔!!!!

اس نے وجدان کی قید سے بھاگنے میں کامیاب ہونے کے بعد سب سے میرال کو کڈنیپ کیا تھا۔۔۔!

"س۔۔ا۔۔دان۔۔۔ت۔۔۔م۔۔؟؟؟"

وہ آنکھوں میں ڈر، خوف لیے ہوئے بولی وہ ایک بند کمرے میں تھی۔۔۔!!!!! لیکن اس کا جسم آزاد تھا وہ اپنے پیروں پر کھڑی ہوئی تھی۔۔۔!

میرال پر جیسے ہی کلوروفوم کا اثر ختم ہونے لگا اور جیسے ہی وہ ہوش میں آئی تو سب سے پہلے اس نے دروازے کی طرف تیز رفتار میں اپنے قدم بڑھائے!!!!

اس سے پہلے کہ وہ دروازے تک پہنچتی اسی وقت سادان نے اس کا ہاتھ پکڑتے ہوئے اسے پیچھے کی طرف دھکیلا!

"اتنی بھی جلدی کیا ہے؟ ابھی تو تم سے، تمھارے شوہر سے اور پورے درانی ہاؤس سے مختلف حساب پورے کرنے ہیں!!!!"

وہ اسے کہتا ہوا اپنے قدم بڑھا گیا اور اس دروازے کو لاک کر گیا۔۔۔!!!!

"نہیں! سادان! یہ دروازہ کھولو!! نکالو مجھے یہاں سے"

وہ غصے سے، زور سے چلانے لگی لیکن کسی تک بھی اس کی آواز نہیں پہنچ رہی تھی کیونکہ یہ ایک بند جگہ تھی۔۔۔ایک سنسان، ویران جنگل تھا یہ!!

* * *

وہ گھر پہنچا تو اسے میرال کہیں بھی نہیں ملی۔۔۔۔

وجدان نے درانی ہاؤس کا ہر ایک کونہ چھان مارا لیکن اسے میرال کا کچھ بھی علم نہیں ہوا۔۔۔

اس نے گھر والوں سے بھی دریافت کیا لیکن کچھ بھی معلوم نا ہو سکا۔۔۔! وجدان بہت ہی زیادہ پریشان ہو گیا اسے کچھ بھی سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ وہ کیا کرے؟

جب ہی اس کے فون کی گھنٹہ بجی۔۔۔اس نے فون اٹھایا۔۔۔!

"سر سادان یہاں سے فرار ہو گیا ہے!!"

یہ سنتے ہی وجدان درانی کا میٹر شارٹ کر گیا تھا۔۔۔!!!! دل میں غصے کی لہر دوڑ گئی تھی۔۔۔۔

"واٹ ؟ کب ؟؟؟ کیسے اور تم لوگ کہاں تھے ؟؟؟"

وجدان اس پر غرایا تھا۔۔۔

"سر ہم یہاں ہی تھے لیکن رات کو نا جانے کیسے اس نے کھڑکی کھول لی اور وہ فرار ہو گیا!"

اس کے آدمی نے اسے بتایا تو وہ شدید غصہ ہوا۔۔۔

"اور تم لوگ مجھے اب بتا رہے ہو ؟؟؟"

وہ ایک مرتبہ پھر سے اس پر غرایا جس پر فون کی دوسری طرف شخص سہم گیا۔۔۔ڈان فون بند کر گیا تھا۔۔۔!

میرال کا آج غائب ہونا، ساداں کا بھاگ جانا اسے کچھ نا کچھ غلط ہونے کا احساس دلا رہے تھے۔۔۔!!!! وہ پریشان ہو گیا تھا۔۔۔دل کی دھڑکنیں تیز ہو گئیں تھیں۔۔۔!

وہ فوراً بھاگتا ہوا باہر کی طرف بڑھا تھا۔۔۔اور گاڑی نکالتا ہوا نا جانے کس راستے پر نکل گیا تھا۔۔۔؟؟

کیا وہ اپنی محبت کو بچا پائے گا؟

وجدان تیز رفتار گاڑی چلاتا ہوا اپنے آفس کے سامنے ارکا تھا اور ایک جھٹکے سے دروازہ کھولتے ہوئے وہ آفس کے اندرونی جانب بڑھا۔۔۔!!!!!!

اس سے لگا کہ میرال اس سے ملنے آفس تو نہیں ائی؟ وہ بھاگتا ہوا اندر پہنچا اس نے آفس کے سٹاف سے اس کے بارے میں پوچھا لیکن سب نے اسے یہی بتایا کہ میرال آفس نہیں ائی!!

اب اسے مزید خوف محسوس ہونے لگا تھا وجدان کو ڈر لگ رہا تھا کہ میرال کہیں کسی مصیبت میں تو نہیں پھنس گئی؟

پہلے سادان کا بھاگنا اور اب میرال کا غائب ہونا کسی صحیح چیز کی طرف اشارہ نہیں کر رہا تھا۔۔۔!!!

وجدان کے دل میں خوف پیدا ہوتا جا رہا تھا!!!

وہ بھاگتا ہوا باہر کی جانب بڑھا جب ہی اس کا ٹکراؤ دایان درانی سے ہوا!

"تم یہاں؟"

وجدان نے اس کی طرف دیکھتے ہوئے حیرانگی سے سوال کیا جبکہ دایان وجدان کے چہرے پر پھیلی ہوئی پریشانی کو بھانپ گیا تھا!

دایان وجدان کا دوست ہونے کے ساتھ ساتھ اس کا بزنس پارٹنر بھی تھا لیکن وہ سب ہونے کے بعد چونکہ دایان نے افس چھوڑ دیا تھا اس وجہ سے وہ اپنا کچھ قیمتی سامان افس سے لینے ایا تھا!

لیکن وجدان کو یوں پریشان دیکھ کر دایان کو کچھ عجیب سا محسوس ہونے لگا تھا جیسے کچھ بہت ہی برا ہوا ہو!

اخر کار میرال اس کی سگی بہن تھی اور اور جب بہن پریشان ہوتی ہے یا کسی مصیبت میں مبتلا ہوتی ہے تو بھائی کیسے پریشان نہ ہو ایک بھائی کو کیسے احساس نہ ہو کہ اس کی بہن پریشان ہے یا مصیبت میں ہے!

"وجدان کیا ہوا ہے بہت پریشان لگ رہے ہو؟"

دایان نے اس سے سوال کیا،، اس سے پہلے کہ وجدان اس کے سوال کا جواب دیتا اسی وقت اس کے خون کی گھنٹی بجی اس نے اپنی جیب سے فون نکالا تو دیکھا کہ اس کے خاص آدمی کا فون تھا!!!!

"سر ہم نے سادان لگوا لیا ہے،"

یہ سنتے ہی وجدان کو جیسے کچھ راحت محسوس ہوئی کچھ امید ملی کہ وہ میرال کو شاید ڈھونڈ لے کیونکہ اب کوئی ایسی جگہ بچی نہیں تھی جہاں وہ میرال کو ڈھونڈے۔۔۔ اس نے مرال کو ہر جگہ تلاش کیا تھا لیکن اس سے میرال کہیں بھی نہیں ملی تھی!

اب اس کا ذہن اسی طرف اشارہ کر رہا تھا کہ میران کسی مصیبت میں ہے اور یہ مصیبت ساداں درانی ہی ہے !!!

"کہاں ہے ساداں؟"

دایان اس کی بات پر حیران ہوا کہ وہ ساداں کا کیوں پوچھ رہا ہے جبکہ فون کی دوسری طرف سے ڈان کے آدمی نے اسے ساداں کے بارے میں بتایا!!!!

"سر ساداں یہاں سے بھاگنے کے بعد اس شہر میں نہیں رہا وہ یہاں سے بھاگ گیا، شہر سے باہر ایک گھنا جنگل ہے اس جنگل کے بیچوں بیچ ایک فیکٹری ہے جو بند پڑی ہے اور ساداں درانی وہیں پر ہے اور ساتھ کچھ اور لوگ بھی ہیں وہاں پر!"

اس ادمی نے جب ڈان کو یہ بتایا تو وہ حیران ہو گیا کہ ساداں کا وہاں پر کیا کام؟ لیکن وجدان اتنا تو سمجھ گیا تھا کہ میرال جہاں کہیں بھی ہے ساداں اس بارے میں ضرور جانتا ہے کیونکہ کل رات کو وہ بھاگا تھا اور دوپہر جب ساداں آفس سے واپس گیا تو میرال اسے گھر پر نہیں ملی کہیں بھی نہیں ملی!

"ٹھیک ہے تم سب جلدی پہنچو اس جگہ پر میں بھی پہنچ رہا ہوں!!!!!"

سرد مہری شدت اور غصے سے بھری اواز لیے ہوئے وجدان درانی نے کہا، جس پر دایان جو اس کے سامنے کھڑا تھا اس نے حیرانگی سے اسے دیکھا!!!!

"وجدان بتاؤ تو صحیح ہوا کیا ہے اتنے پریشان کیوں ہو اور کہاں جا رہے ہو اتنی جلدی میں؟؟"

دایان نے وجدان کے بازو کو پکڑتے ہوئے کہا! وجدان اپنی گاڑی کی طرف بڑھا تھا جب ہی دایان نے اس کا بازو پکڑتے ہوئے اسے روکا!

"مجھے اس وقت بہت جلدی ہے دایان میں اس وقت تمہیں کچھ بھی بیان نہیں کر سکتا اگر میں نے تمہیں سب کچھ بیان کیا تو مجھے بہت دیر ہو جائے گی اور اگر مجھے دیر ہو گئی تو شاید بہت برا ہو جائے!!!"

وجدان نے اس کے ہاتھ سے اپنا بازو چھڑواتے ہوئے کہا اور فورا گاڑی کی طرف بڑھا جبکہ دایان کو بھی کچھ ٹھیک نہ لگا اسے وجدان کے پیچھے جانا ہی صحیح لگا!

"رکو وجدان میں بھی تمہارے ساتھ جاؤں گا"

ایک دم سے یہ بات دایان کے دل میں ائی تھی اسے لگا کہ جیسے اس کا کوئی اپنا، اس کا کوئی بہت ہی قریبی کسی بہت ہی بڑی مصیبت میں مبتلا ہے!!!

وہ کہتے ہوئے اپنی گاڑی کی طرف بڑھا اور وجدان کے پیچھے جانے لگا۔۔۔!

"سادان اگر میرال کو تمہاری وجہ سے کچھ بھی ہوا تو خدا کی قسم تمہیں زندہ نہیں چھوڑوں گا!"

گاڑی چلاتے ہوئے وجدان کے ذہن میں میرال کا خیال ایا اس کا دل زور سے دھڑکا غصے کی لہر اس میں دوڑ گئی اس نے شدت بھرے لہجے میں سادان کو مخاطب کرتے ہوئے کہا پھر گاڑی کی اسپیڈ مزید تیز کر دی۔۔۔۔۔۔! بہت ہی جلد وہ اپنی منزل مقصود پر پہنچ جانے والے تھے!

* * *

"س۔۔۔اد۔۔۔ان

ن۔۔۔ک۔۔۔ا۔۔۔لو۔۔۔م۔۔۔ج۔۔ھ۔۔۔ے۔۔۔ی۔۔ہاں۔۔۔س۔۔۔ے"

(سادان نکالو مجھے یہاں سے!)

اس کمرے میں بند تھی،، کئی مرتبہ وہ دروازہ کھڑکا چکی تھی یہاں تک کہ اس کے ہاتھ پر چوٹ بھی لگی تھی!

لیکن پھر بھی اس بے رحم کو، اس بے حس کو اس پر رحم نہ آیا! میرال زور زور سے اونچی اونچی چلا رہی تھی لیکن یہاں پر کوئی ایسا نہیں تھا جو اس کی مدد کرے!

آنکھوں سے آنسو بہنے لگے تھے، جسم میں درد کی لہریں اٹھ رہی تھی لیکن پھر بھی وہ اپنی ہمت بنائے ہوئے تھی اسے یقین تھا کہ وہ یہاں سے بچ جائے گی۔۔۔ اس کا وجدان اسے بچانے ضرور آئے گا!!!!

کچھ دیر میں میرال کو یہ یقین ہو گیا یہ دروازہ سادان نہیں کھولے گا، تو پھر میر سل یہاں سے نکلنے کے لیے کوئی اور راہ تلاش کرنے لگی کمرہ کافی بڑا تھا جس نے مختلف قسم کے سامان بھی پڑے ہوئے تھے!

* * *

سادان تیز قدم لیے ہوئے فیکٹری کے عقبی حصے سے ہوتا ہوا ایک کمرے میں آ پہنچا!

"کیا میں اندر آ سکتا ہوں؟"

سادان نے کمرے کا دروازہ کھولتے ہوئے سامنے بیٹھے ہوئے شخص سے سوال کیا! جس پر اس شخص نے اپنی عینک اتارتے ہوئے اسے دیکھا!

"ہاں سادان آؤ اندر اس میں پوچھنے والی کیا بات ہے!!"

اس نے مسکرا کر کہا تو سادان بھی مسکراتے ہوئے اندر کی طرف بڑھا اور اس کے سامنے والی کرسی پر جا کر بیٹھ گیا!

"کام کر دیا ہے کیا تم نے؟"

اس شخص نے سادان سے سوال کیا! جس پر سادان نے سر اثبات میں ہلایا جو اس بات کا ثبوت تھا کہ اس نے کام کر دیا ہے!

"بہت اچھا کیا مجھے امید تھی تم سے کہ تم یہ کام رائیگاں نہیں جانے دو گے باخوبی کر دو گے اس سے!"

یقیناوہ دونوں معراج کو کڈنیپ کرنے کے بارے میں ہی بات کر رہے تھے!!!!!

"جی بالکل پاشا سر جیسا اپ نے مجھے کہا تھا میں نے جدان درانی کی بیوی میرال دورانی کو کڈنیپ کر لیا ہے!"

وہ پاشا فرید ہی تھا جس نے وجدان سے بتلا لینے کے لیے میرال کو کڈنیپ کروایا تھا!

اپنے بیٹے کی موت کا بدلہ لینے کے لیے اس سے مرال سے بڑا مہرا کچھ بھی نظر نہیں اتا تھا! اور سب سے بڑھ کر یہ تھا کہ وجدان کے ہی خاندان کے شخص نے اس سے ہاتھ ملا لیا تھا جو کوئی اور نہیں سادان تھا!!!

"چلو تم نے اپنا حساب چکتا کر لیا اب میر ا اور تمہارا معاملہ کلیئر!!!!"

پاشاہ فرید کی باتیں سنتے ہوئے سادان مسکرایا!

"بالکل سر آپ کا کام کر کے اپ نے جو مجھ پر احسان کیا تھا اسے چکا دیا ہے میں نے!!؟

لیکن پھر بھی آپ کا بہت شکریہ اگر آپ وجدان عرف ڈان کی قید سے بھاگنے میں میری مدد نہ کرتے تو شاید آج میں یہاں نہ ہوں بلکہ اس کی قید میں تڑپ رہا ہوتا یا مر چکا ہوتا بہت شکریہ آپ کا!!"

سادان یوں ہی وہاں سے بھاگنے میں کامیاب نہیں ہوا تھا بلکہ اس کی مدد پاشاہ فرید نے کی تھی! اگر پاشا فرید اس کی مدد نہ کرتا تو سادان مر کر بھی اس جگہ سے نہیں نکل سکتا تھا!!

"ارے ارے ارے! پھر شکریہ کہہ رہے ہو میں نے کہا نا کہ اب میرا تم پر کوئی حساب باقی نہیں رہا تو شکریہ کس بات کا؟؟ میں نے تمہاری مدد کی اور تم نے میری مدد کی حساب برابر!"

پاشاہ فرید کی بات سنتے ہوئے سادان نے سر اثبات میں ہلایا!

"اور اب ہم دونوں مل کر وجدان سے بدلہ لیں گے اس نے مجھ سے میرے بیٹے کو چھینا ہے!!! مجھے وہ زخم دیے ہیں جو میری موت کے بعد بھی مجھ میں سمائے رہیں گے، وہ زخم دیے ہیں جو کبھی بڑھ نہیں سکتے، ہر لمحہ وہ دوبارہ بھرتے ہیں اور ہر لمحہ ان سے خون رستا ہے! لیکن اب زخموں کو بھرنے کا وقت آگیا ہے وجدان کو مارنے کا وقت اگیا ہے!

اس نے مجھ سے میرا بیٹا اور تم سے تمہاری محبت چھینی تھی! اب اسے سزا بھی ہم دونوں مل کر دیں گے اور اس کی سزا وجدان اور میرال کی موت ہو گی!!!"

بادشاہ نے اپنے ہر ارادے سے سادان کو آگاہ کیا تھا۔۔ اسے یہ بتایا تھا کہ وہ میرال اور وجدان دونوں کو ختم کر دے گا انہیں مار دے گا!

"جیسی آپ کی مرضی پاشا سر!! میری مرضی بھی اسی میں ہے کہ ان دونوں کو ختم کر دیا جائے ان دونوں نے مجھے اور آپ کو بہت زخم دیے ہیں اب ان سے بدلہ لینے کا وقت آگیا ہے انہیں مارنے کا وقت آگیا ہے!!!!"

یہ کہتے ہوئے ان دونوں کا ایک شیطانی قہقہہ اس کمرے میں گونجا تھا!

میرال بار بار ادھر اُدھر دیکھ رہی تھی کہ کہیں اسے کوئی راہ مل جائے۔۔۔۔! جس سے وہ یہاں سے بھاگ سکے۔۔۔"

یا کوئی ایسا آلہ مل جائے اسے جس کی مدد سے وہ یہاں سے بھاگ سکے!!!

وہ بار بار ادھر ادھر بھاگ رہی تھی لیکن پھر بھی اسے کوئی راہ دکھائی نہیں دے رہی تھی جس کے ذریعے وہ یہاں سے بھاگ سکے سا دان سے بچ سکے!

اچانک ہی اس کی نظر اس کمرے کی ایک کھڑکی پر پڑی جو باہر کی طرف راستہ دکھاتی تھی میرال میں امید پیدا ہو گئی لیکن وہ کھڑکی بند تھی اس وجہ سے میرال نے ادھر ادھر دیکھنا شروع کیا کہ کچھ بھی مل جائے جس سے وہ اس کھڑکی کو توڑ سکے!

اس نے ادھر ادھر دیکھا سے کچھ نہ دکھائی دیا لیکن کمرے کی اخری جانب کچھ سامان پڑا ہوا تھا میرال اسمان کی طرف بھاگی اور اس نے دیکھنا شروع کیا کہ اسے کوئی چیز مل جائے۔۔۔

کافی محنت کرنے کے بعد آخر کار اسے ایک سریہ ملا۔۔۔ میرال اسے لیے ہوئے فورا کھڑکی کی طرف بڑھی اور اسے جا کر کھڑکی پر مارا لیکن کھڑکی کے شیشے پر کوئی زیادہ اثر نہ ہوا جس سے میرال کو یہ معلوم ہو گیا کہ وہ بہت سخت ہے۔۔۔۔۔

میرال نے دو سے تین مرتبہ کھڑکی پر زور زور سے سریا مارا جس کی وجہ سے کھڑکی پر موجود شیشہ ٹوٹ گیا لیکن اس کے ٹوٹنے کی آواز پورے کمرے میں گونجی!

میرال کو ایک لمحے کے لیے خوف محسوس ہوا کہ کہیں سادان اس آواز کو سن کر یہاں پر نہ آجائے،، تین سے چار منٹ تک وہ یوں ہی ساتھ ساکت کھڑی رہی لیکن لیکن کمرے میں کوئی بھی نہ ایا جس سے میرال کو یہ تسلی ملی کہ کہ آواز صرف کلے تک ہی محدود رہی ہے باہر سے کسی بھی شخص کو یہ آواز سنائی نہیں دی!

اس نے ایک لمحہ لگائے بغیر کھڑکی سے باہر کی طرف چھلانگ لگائی جس سے وہ نیچے موجود پتوں پر گری!!

اور اسی وقت کسی نے دروازہ کھولا دروازہ کھولنے کی آواز میرال کو سنائی دی۔۔۔

آواز سنتے ہی وہ وہیں پتوں میں، دیوار کے ساتھ لگ کر چھپ گئی اور نیچے جھک گئی! تاکہ اسے کوئی دیکھ نہ سکے!

"میرال! میرال! کہاں ہو؟"

سادان جیسے ہی کمرے میں پہنچا تو میرال کو وہاں نہ پاکر اسے حیرانگی ہوئی اس نے میرال کو دو سے تین مرتبہ واضح دی لیکن اسے کوئی بھی جواب موصول نہیں ہوا!

اسے بہت حیرانگی ہوئی کہ میرال اس وقت کہاں جاسکتی ہے اس گھنے جنگل میں؟

اس کے رونگھٹے کھڑے ہو گئے تھے، اسے ڈر لگ رہا تھا کہ پاشا اس کے ساتھ اب کیا کرے گا؟ کیونکہ میرال پر نظر رکھنے کی ذمہ داری پاشا نے اسے دی تھی!

جب کہ دوسری طرف میرال نے جیسے ہی سادان کی آواز سنی تو وہ فوراً وہاں سے اٹھتی ہوئی پیچھے کی طرف بھاگی! اس نے کام اس قدر آہستگی سے کیا تاکہ اس کی آواز سادان تک نہ پہنچ سکے!

سادان درانی نے میرال کو دو سے تین مرتبہ آواز دی لیکن وہ اسے کہیں بھی نہیں ملی جس وجہ سے سادان بہت ہی زیادہ پریشان ہو گیا اور فوراً ادھر اُدھر دیکھنے لگا۔۔۔

وہ چند قدم ہی چل کر آگے آیا تھا۔۔۔!!!! جب ہی اس کی نظر سامنے ٹوری ہوئی کھڑکی پر گئی۔۔۔!

"ڈیم اٹ!!!"

اس نے ایک لمحے میں ساری کی ساری بات سمجھ لی تھی کہ میرال کھڑکی توڑ کر بھاگ گئی ہے۔۔۔!!!!

"میرال!"

وہ دھاڑتے ہوئے کھڑکی کی طرف بڑھا اور کھڑکی سے نیچے کی طرف دیکھا لیکن وہاں پر کوئی بھی زی روح موجود نہیں تھی۔۔۔

اس نے اپنا ہاتھ زور سے کھڑکی کے اوپر مارا۔۔۔

"اب کیا کہوں گا میں پاشا سر سے؟ وہ تو مجھے زندہ جلا دے گے۔۔۔! کیونکہ انھوں نے وجدان سے اپنا بدلہ لینا ہے اور اگر وہ بدلہ پورا نا ہوا تو اس کا زمہ دار میں ہی ہوں گا۔۔۔!

اس سے پہلے کہ یہ بات پاشا سر تک پہنچے مجھے جلد از جلد میرال کو ڈھونڈنا ہوگا اور ویسے بھی وہ زیادہ دور تک نہیں گئی ہو گی"

سادان کے اندر پاشا فرید کا خوف بیٹھا ہوا تھا!!! اس نے بوکھلائے ہوئے انداز میں کہا۔۔۔ اور فوراً باہر کی طرف بڑھا۔۔۔

"تم لوگ کیا گھوڑے بیچ کر سو رہے تھے۔۔۔ کہ وہ کھڑکی توڑ کر بھاگ گئی اور تم لوگوں کو علم بھی نا ہوا ؟"

باہر آتے ہی سادان درانی جیسے ان پر برس پڑا تھا۔۔۔ وہ انھیں کھا جانے والی نظروں سے دیکھ رہا تھا۔۔۔

اس کا دل تو کر رہا تھا کہ سب کو بہت ہی کڑی سزا دے لیکن ابھی اس کے پاس اتنا وقت نہیں تھا۔۔۔

اس نے خود پر قابو پایا۔۔۔

"اب بکو میرے ساتھ اور ڈھونڈو اس لڑکی کو اس سے پہلے کہ پاشا صاحب کو پتہ لگے ! میرے ساتھ چلو اور اس لڑکی کو ڈھونڈو وہ زیادہ دور تک نہیں بھاگی ہو گی۔۔۔ اور تم سب جانتے ہو نا کہ اگر یہ بات پاشا سر تک پہنچ گئی تو وہ تم لوگوں کو زندہ جلا دے گے۔۔۔۔"

سادان نے انھیں پاشا کے قہر سے ڈراتے ہوئے کہا۔۔

"جی سر"

وہ کہتے ہوئے اس کے ساتھ چل دیے تھے۔۔۔!!!

💖❤️💖❤️💖❤️

وہی دوسری طرف میرال تیز قدم لیے ہوئے بھاگنے میں مصروف تھی۔۔۔!!!! وہ بھاگتے بھاگتے ہوئے ناجانے کہاں آگئی تھی اس بات کا علم اسے خود کو بھی نہیں تھا۔۔۔!

وہ بس خود کو جھاڑیوں سے بچاتی ہوئی اندھا دھن بھاگے جا رہی تھی۔۔۔! اسے کچھ سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ وہ کس طرف بھاگ رہی ہے!!!!

اسی دوران زمین سے اس کے پاؤں میں کانٹا بھی چبا تھا جس کی وجہ سے اس کے پاؤں سے خون رسنے لگا تھا۔۔۔ اسے تکلیف ہو رہی تھی لیکن وہ اس تکلیف کو نظر انداز کیے ہوئے بھاگے جا رہی تھی بھاگے جا رہی تھی۔۔۔

اچانک ہی اس کا پاؤں ایک پتھر سے ٹکرا گیا تھا۔۔۔ جس کی وجہ سے اس وہ گھٹنوں کے بل زمین پر گری۔۔۔! اس نے اپنی چادر سیٹ کی۔۔۔!!!!!!

اور ارد گرد دیکھا۔۔۔! سیاہ کالی رات کا سایہ جنگل میں ہر طرف چھایا ہوا تھا۔۔۔ مختلف جنگلی جانوروں کی آوازیں بھی سنائی دیتی تھی۔۔۔!

اس وقت میرال نے خود کو بہت بے بس، اور لاچار محسوس کیا تھا۔ ۔ ۔ !!!!! وہ یہ تک نہیں جانتی تھی کہ اسے کس طرف جانا ہے؟

"وجدان!!!"

وہ بے بسی سے چلائی تھی۔ ۔ ۔ ۔

"کہاں ہیں آپ؟؟؟"

اس کی آنکھوں سے آنسو بہتے ہوئے کچھ اس کی گالوں پر آ گرے تھے۔ ۔ ۔ ۔ !!! اس نے سر نیچے کی طرف جھکاتے ہوئے کہا۔ ۔ ۔ ! جب ہی اس کے کانوں میں کسی کی آواز آئی۔ ۔ ۔ ۔ !

"ارے جاؤ ادھر اُدھر دیکھو یہی کہیں ہو گی زیادہ دور تک نہیں بھاگ پائی ہو گی وہ"

یہ آواز کسی اور کی نہیں بلکہ وجدان کی ہی تھی۔ ۔ ۔ ۔ !!! جسے سنتے ہی میرال کے دل زور زور سے دھڑکنے لگا۔ ۔ ۔ ۔

اسے سامنے ہی کچھ جھاڑیاں دیکھائی دی۔ ۔ ۔ ۔ !!! میرال فوراً اُٹھتے ہوئے ان کی طرف بھاگی اور ان کے پیچھے جا کر چھپ گئی۔ ۔ ۔ !

کچھ ہی لمحوں میں سادان اور اس کے ساتھ آگے کی طرف پہنچ گئے تھے۔۔۔! وہ سب لوگ پھیلے ہوئے تھے۔۔۔ میرال نے انھیں چور نگاہوں سے دیکھا کہ کہیں وہ پکڑی ہی نا جائے! لیکن رب کی ذات نے اسے بچا لیا اور وہ سب لوگ وہاں سے آگے کی طرف بڑھ گئے! کوئی اس طرف آیا ہی نہیں۔۔۔

ان کے جاتے ہی میرال نے سکھ کا سانس لیا اور پھر آگے کی طرف بڑھنے لگی۔۔۔! اس وقت اس کے دل میں صرف اور صرف یہی بات تھی کہ اللہ تعالیٰ جلد از جلد وجدان کو اس سے ملا دیں۔۔۔۔۔ اس کا وجدان اسے بچا لے۔۔۔!

* * *

وجدان اور دایان اس جگہ پہنچ چکے تھے۔۔۔!! اور ڈان کے ساتھی بھی یہی تھے۔۔۔!

"ایک کام کرو تم سب ارد گرد میں الگ الگ جا کر میرال کو ڈھونڈو میں بھی ڈھونڈتا ہوں!"

وجدان نے کہا تو وہ سب کام پر لگ گئے۔۔۔۔!!!

"دایان تم گھر جا سکتے ہو"

وجدان نے اسے ساری بات بتائی تھی۔۔۔۔!!! دایان یہاں تک اس کے ساتھ آیا اس کے لیے اتنا ہی کافی تھا۔۔۔ اس نے دایان کو گھر واپس جانے کا مشورہ دیا۔۔۔۔

"نہیں وجدان!!! بالکل بھی نہیں! یہ تم کیسی باتیں کر رہے ہو؟ تم شائید بھول رہے ہو کہ میرال میری سگی بہن ہے اور اسے مصیبت میں چھوڑ کر میں کہیں بھی نہیں جا سکتا ہوں!

تم اس طرف چلے جاؤ میں اس طرف جا کر دیکھتا ہوں"

دایان اپنے بھائی ہونے کی زمہ داری سے ہٹ تھوڑی سکتا تھا۔۔۔ اس نے وجدان سے کہا اور وہاں سے چلا گیا۔۔۔ ارسا نے دایان کو سب سچ بتا دیا تھا کہ وہ وجدان کو ساری حقیقت سے آگاہ کر چکی ہے!

وجدان ایک نظر اسے دیکھتا ہوا میرال کو ڈھونڈنے نکل گیا۔۔۔ جب کہ وہی دوسری طرف میرال چلتے ہوئے جنگل میں کافی آگے تک آ چکی تھی۔۔۔!

"یا اللہ پلیز میری مدد کریں! وجدان کو بھیج دیں۔۔۔ پلیز اللہ تعالیٰ انھیں میرا محافظ بنا کر بھیج دیں...! مجھے اس ظالم سے بچا لیں!!!!"

میرال نے چلتے ہوئے کہا تھا اور شائید اللہ تعالیٰ نے اس کی دعا سن لی تھی۔۔۔

"میرال!"

ایک آواز آئی تھی اس کے کانوں میں جسے سنتے ہی وہ پیچھے کی طرف مڑی اور جیسے ہی اس نے اس شخص کو دیکھا تو حیران رہ گئی۔۔۔۔!!! لیکن پھر ایک لمحے بعد ہلکا سا مسکرائی۔۔۔ اور دل ہی دل میں اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا کیونکہ وہ شخص کوئی اور نہیں بلکہ وجدان درانی ہی تھا۔۔۔۔!

💖❤️💖❤️💖❤️

"ہاں بتاؤ کیسی ہو؟؟؟؟"

کیفے میں آ کر بیٹھی تو سامنے کھڑے شخص نے اس سے سوال کیا۔۔۔۔۔!!!!

"میں ٹھیک ہوں آپ کیسے ہیں؟"

اس لڑکی نے سوال کیا۔۔۔۔

"میں بھی ٹھیک ہوں! تم بتاؤ علیشہ کام ہوا کہ نہیں؟"

وہ وہی علیشہ تھی، جو زوریز درانی کی بیوی تھی۔۔۔۔

"کام ہو جائے گا۔۔۔۔ یہ خاندان تھوڑا سا ٹیڑھا ہے اس لیے میں نے بھی انگلی ٹیڑھی کر لی ہے"

علیشہ نے پر سوچ انداز میں کہا۔۔۔۔

"اور قا*تل راجہ کی سناؤ؟"

یہ سنتے ہی علیشہ نے قہقہ لگایا۔۔۔۔

"ارے میرے نقلی باپ! وہ تو اسی غم میں مرا جا رہا ہے کہ اس نے میرے باپ کو مار دیا ہے ہاہاہا۔۔۔! لیکن وہ بیچارا اسے کیا پتہ کہ آپ میرے نقلی باپ ہیں! اور اس دن آپ کو صرف سر پر چوٹ لگی تھی آپ کی موت نہیں ہوئی تھی۔۔۔

اس ڈاکٹر نے زوریز سے جھوٹ کہا تھا اور یہ سب ہم نے انھیں لوٹنے کے لیے کیا ہے!"

علیشہ نے اسے مسکراتے ہوئے بتایا لیکن سامنے کھڑے شخص کے چہرے پر حیرانگی پا کر دیکھ کر اس نے مڑ کر پیچھے دیکھا تو وہ پیچھے کھڑی ہستی کو دیکھ کر حیران رہ گئی۔۔۔!!!

"میرال!"

ایک آواز آئی تھی اس کے کانوں میں جسے سنتے ہی وہ پیچھے کی طرف مڑی اور جیسے ہی اس نے اس شخص کو دیکھا تو حیران رہ گئی۔۔۔!!! لیکن پھر ایک لمحے بعد ہلکا سا مسکرائی۔۔۔ اور دل ہی دل میں اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا کیونکہ وہ شخص کوئی اور نہیں بلکہ وجدان درانی ہی تھا۔۔۔!

"وجدان!!"

وہ اس کی طرف دیکھتے ہوئے اپنے آنسوؤں کو صاف کرتے ہوئے بولی۔۔۔ جب کہ وجدان کے دل میں سکون سا پیدا ہوا۔۔۔

لیکن اس کے حلیے کو دیکھ کر وجدان اس کی طرف بڑھا۔۔۔ بکھرے بال، دوپٹہ جو کندھوں سے نیچے اتر رہا تھا۔۔۔ پاؤں سے خون رس رہا تھا۔۔۔۔

"میرال!"

وہ تیز قدم لیے ہوئے اس کی طرف بڑھا۔۔۔ اور اس کے قریب جا کر رک گیا۔۔۔

"تم ی۔۔ ہاں!!!"

وجدان اس کے قریب پہنچتے ہوئے اس کے دوپٹے کو سیٹ کر گیا تھا۔۔۔!!!!

جب ہی میرال ایک لمحہ لگائے بغیر اس کے سینے سے لگ گئی تھی۔۔۔۔!!!!!! اور پھوٹ پھوٹ کر رو دی۔۔۔"

"کیا ہوا ہے میرال؟ اور مجھے بتاؤ کہ تمھیں یہاں کون لایا؟ تم یہاں کیسے پہنچی؟"

وہ اس کو اپنے سینے سے لگاتے ہوئے، اس کی حالت کو مد نظر رکھتے ہوئے ماتھے پر بل لیے ہوئے سوال پوچھ گیا۔۔۔!

"و۔۔ہ سا۔۔د۔۔۔ان!" (وہ سادان)

میرال ایک لمحے بعد اس کے سینے سے جدا ہوتی ہوئی آنکھوں سے بہتے آنسوؤں کو مٹانے کی ناکام کوشش کرتے ہوئے اسے ٹوٹے ہوئے لہجے میں کہہ گئی۔۔۔۔!!

جیسا وجدان نے سوچا تھا بالکل ویسے ہی ہوا تھا۔۔۔۔اسے شک تھا کہ یہ سب کچھ سادان نے کیا ہے اور اس کا شک درست ثابت ہوا تھا۔۔۔۔

"تم رو مت!"

وہ پیار سے کہتے ہوئے اسے کے آنسوؤں کو اپنے لبوں سے چن گیا تھا۔۔۔۔!!!!!

"اور تم فکر مت سادان نے جو بھی کیا ہے اسے میں بخشو گا تو نہیں!"

وجدان نے شدت سے بھرے ہوئے لہجے میں کہا۔۔۔

"نہیں وجدان پلیز آپ اس کے پاس مت جائیں!!! وہ بہت طاقت ور ہے۔۔۔!"

میرال کو اس وقت سادان سے ڈر محسوس ہو رہا تھا۔۔۔۔

"میں نے کہا نا کہ تم فکر مت کرو! کچھ بھی نہیں ہوگا، تم بس مجھ پر بھروسہ رکھو"

وجدان نے اس کے ہاتھوں کو اپنے ہاتھوں میں لیتے ہوئے پیار بھرے لہجے میں اسے خود (وجدان) پر بھروسہ رکھنے کے لیے کہا۔۔۔

جس پر میرال سر اثبات میں ہلا گئی اور قدم اس کے ساتھ بڑھانے لگی۔۔۔!

ABDUL AHAD THE WRITER

علیشہ نے اسے مسکراتے ہوئے بتایا لیکن سامنے کھڑے شخص کے چہرے پر حیرانگی پا کر دیکھ کر اس نے مڑ کر پیچھے دیکھا تو وہ پیچھے کھڑی ہستی کو دیکھ کر حیران رہ گئی۔۔۔!!!

اس شخص کو دیکھتے ہوئے علیشہ کے رونگھٹے کھڑے ہو گئے تھے۔۔۔!!!!!!!

"ت۔۔۔م (تم)؟"

علیشہ فوراً اس جگہ سے اٹھ کھڑی ہوئی اور ڈرتے ہوئے اس سے سوال کیا۔۔۔ جب کہ پیچھے سے وہ بوڑھا آدمی بھی کھڑا ہو گیا تھا۔۔۔

"تم تو یونیورسٹی آئی تھی! آج پہلا دن تھا تمھارا؟"

اس نے سامنے کھڑا ہوا شخص کوئی اور نہیں بلکہ زوریز درانی ہی تھا۔۔۔۔!

جس نے ان دونوں کی باتیں سن لی تھی۔۔۔ علیشہ کی دل کی دھڑکنیں تیز ہو گئیں تھی۔۔۔"

"اور آپ؟ آپ کا تو انتقال ہو گیا تھا نا؟ مر گئے تھے نا آپ اس ایکسیڈنٹ میں؟ تو پھر زندہ کیسے؟"

چاہے زوریزان کی باتیں سن چکا تھا لیکن پھر بھی اسے اپنے سوالات کے جواب چاہیے تھے۔۔۔ وہ ایک دفعہ ان کے منہ سے خود سچ سننا چاہتا تھا۔۔۔!

"زوریز___!"

علیشہ کچھ کہنے ہی لگی تھی جب ہی زوریز نے اپنے ہاتھ کے اشارے سے اسے خاموش کروادیا۔۔

"میں تم سے بات نہیں کر رہا ہوں!"

یہ کہتے ہوئے زوریز نے علیشہ کی بات کاٹی اور پھر اس شخص سے مخاطب ہوا۔۔۔

"اور آپ اس کے والد؟ نہیں ہیں!!!"

یہ سنتے ہی وہ دونوں شدید حیران رہ گئے تھے۔۔۔ علیشہ کو اسی بات کا ڈر تھا کہ کہیں زوریز کو ساری حقیقت کے بارے میں علم نا ہو جائے لیکن ہوا تو ایسا ہی تھا۔۔۔! وہ ان کی ساری باتیں سن چکا تھا۔۔۔

"جھوٹ! دھوکہ! اتنا بڑا؟"

وہ کچھ لمحات کی خاموشی کو توڑتے ہوئے بولا۔۔۔!

"اتنا بڑا دھوکہ کیا میرے ساتھ! اتنا بڑا فریب کیا میں کبھی بھی سوچ نہیں سکتا تھا کہ تم یہ سب کرو گی ؟؟؟"

وہ ٹوٹ سا گیا تھا۔۔۔ دل کرچی کرچی ہو گیا تھا۔۔۔

جب کہ یہ سب دیکھتے ہوئے علیشہ کے دل میں بھی ندامت جاگی تھی۔۔۔! وہ یہ نہیں چاہتی تھی کہ یہ سب کچھ اسے پتہ چلے۔۔۔! !!! لیکن ہونا ہوتا ہے وہ ہو کر رہتا ہے!

"اور میں! میں ہی بیوقوف تھا۔۔۔۔ جو اتنی دیر تک اس گلٹ میں مرتا رہا کہ میری وجہ سے تم اپنے باپ کے سائے سے محروم ہو گئی۔۔۔ میرا قصور ہے۔۔۔

اس لیے میں نے تم سے شادی کا فیصلہ کر لیا یہ سوچے بغیر کہ میرے گھر والے کیا سوچے گے؟ میری وہ محبت کا کیا ہو گا جو میں نے بچپن سے کی ہے!

اور تم نے میرے ساتھ کیا کیا؟ مجھے ہی دھوکہ دیا۔۔۔ کس وجہ سے؟ پیسوں کی وجہ سے؟ ارے اگر پیسوں کی ضرورت تھی تو مجھ سے مانگ لیتی! میں تمھیں پیسے دے دیتا۔۔۔

لیکن میری زندگی تو برباد نا کرتی! تمھاری وجہ سے میں نے اپنے ماں باپ کی نظروں میں اپنا مان کھو دیا۔۔۔! تمھاری وجہ سے ہی میں نے اپنے بچپن کی محبت کو کھو دیا۔۔۔

لیکن تم! جس کی وجہ سے میں نے یہ سب کچھ کیا! تم نے مجھے ہمیشہ دھوکہ دیا"

ٹوٹے دل، ٹوٹے لہجے، کے ساتھ جب زوریز بولنے پر آیا تو بولتا ہی چلا گیا۔۔۔!!! جب کہ وہ شخص اور علیشہ اس کی باتوں کو چپ چاپ نظریں جھکائے سنتے رہے۔۔۔۔

علیشہ کے تو وہم و گمان میں بھی نہیں تھا کہ زوریز یہاں آکر اس کی باتیں سن لے گا!!!"

"لیکن اب مزید اور نہیں! میں مزید تمھارے ہاتھوں بیوقوف نہیں بنوں گا۔۔۔۔! میں تم سے اپنا ہر رشتہ ختم کرتا ہوں! لیکن تمھیں طلاق نہیں دوں گا تاکہ میرے بعد تم کسی اور مرد کی زندگی برباد نا کر سکوں۔۔۔۔اسے اس کے گھر والوں کے سامنے ذلیل نا کروا سکو"

زوریز کہتا ہوا باہر کی طرف بڑھ گیا۔۔۔۔۔

"نہیں زوریز نہیں!!"

علیشہ نے کچھ کہنا چاہا لیکن زوریز نے اس کی ایک بات بھی نا سنی اور اپنا فیصلہ سناتے ہوئے باہر کی طرف بڑھ گیا۔۔۔۔جب کہ علیشہ بھی اس کے پیچھے کی طرف بڑھ گئ تھی۔۔۔۔

"نہیں زوریز پلیز ایسا مت کریں میری بات سنیں"

وہ گاڑی کے پاس پہنچا تو علیشہ اس کے پاس آرکی اور اس کا بازو پکڑتے ہوئے بولی!!!

"کیا سنوں تمھاری بات ہمم؟"

وہ ماتھے پر تیوری چڑھائے ہوئے اس کی طرف مڑتا ہوا اسے خود سے دور کرتا ہوا بولا۔۔۔

"میں مانتی ہوں مجھ سے غلطی____!"

علیشہ بول ہی رہی تھی جب ہی زوریز اس کی بات درمیان میں کاٹ دی۔۔۔!

"غلطی؟ گناہ کیا ہے تم نے! اور میں آخری مرتبہ تمھیں سمجھا رہا ہوں! کہ میرا پیچھا، مجھے چھوڑ دو۔۔۔!

میں یہ دھوکہ کبھی بھی نہیں بھول سکتا ہوں! اور نا ہی کبھی تمھیں معاف کر سکتا ہوں! خدا کے لیے میرا پیچھا چھوڑ دو۔۔۔!"

زوریز نے غصے بھرے لہجے میں کہا اور پھر اسے اگنور کرتا ہوا گاڑی میں بیٹھ کر چلا گیا۔۔۔ جب کہ علیشہ نے اسے روکنے کی بہت کوشش کی لیکن وہ نا رکا اور وہاں سے چلا گیا۔۔۔

یہ تماشہ وہاں کھڑے ہر فرد نے دیکھا تھا۔۔۔!!!

READERS CHOICE
ABDUL AHAD THE WRITER

وہ دونوں تیز قدم لیے ہوئے آگے کی طرف بڑھ رہے تھے! جب ہی ان دونوں کو پیچھے جھاڑیوں سے سنسناہٹ کی آواز سنائی دی۔۔۔! ان دونوں نے مڑ کر دیکھا تو پیچھے کوئی بھی نہیں تھا۔۔۔ صرف ایسا ہی محسوس ہوتا تھا کہ جیسے کوئی چھوٹا سا جانور یہاں سے گزر کر گیا ہو۔۔۔!

اس کے بعد وہ دونوں پھر سے قدم جنگل سے باہر کی طرف بڑھانے لگے۔۔۔! وجدان نے میرال کو دایان کے متعلق نہیں بتایا تھا لیکن میرال اسے سب کچھ بتا چکی تھی کہ اسے یہاں پر کیسے لایا گیا۔۔۔؟ اور پھر کیسے سادان اس کے سامنے آگیا اور اس کے جانے کے بعد میرال وہاں سے کیسے بھاگی؟ اور پھر اس سے ملنا سب کچھ!

"وجدان، میرال!"

وہ دونوں سیدھے چل ہی رہے تھے جب ہی وجدان اور میرال کو پیچھے سے کسی کی آواز سنائی دی۔۔۔۔ جس پر وہ دونوں چونک کر پیچھے کی طرف مڑ گئے!

"تم!"

سامنے کھڑے ہوئے سادان درانی کو دیکھ کر وجدان کا میٹر شارٹ ہو گیا تھا اسے شدید غصہ آرہا تھا اس پر،

وہ شدت سے بھرپور لہجے میں بولا۔۔۔

"کیسے ہو تم؟ اور کیسا لگا یہ کھیل؟ میرال کا کڈنیپ ہونا تو پسند آیا ہو گا۔۔۔۔۔!!!"

اس کی بات سنتے ہوئے وجدان کا غصہ سوا نیزے کو جا چھوا تھا۔۔۔۔!!!!!!!

وہ تیز قدم لیے ہوئے اس کی طرف بڑھا اور غصے سے اس پر پھٹ پڑا۔۔۔!!!! وجدان نے ایک زور دار پنچ اس کے چہرے پر مارا۔۔۔! جس سے سادان درانی زمین بوس ہو گیا۔۔۔! اور اس کے گرتے ہی پتوں کی آواز پیدا ہوئی۔۔۔

میرال کا دل زور سے دھڑک اٹھا تھا۔۔۔۔

"وجدان!"

میرال نے وجدان کو روکنا چاہا لیکن وجدان رکا نہیں تھا۔۔۔! اس نے سادان درانی پر مکوں کی برسات کر دی تھی۔۔۔! وہ درد سے کراہنے لگا تھا۔۔۔

"تمھاری ہمت بھی کیسے ہوئی؟ میری بیوی کو ہاتھ بھی لگانے کی! ایک نہیں دو نہیں! تین نہیں بار بار میں نے تمھیں سمجھایا ہے کہ میرال سے دور رہو لیکن تم! تم ہو کہ تمھیں میری بات سمجھ ہی نہیں آتی ہے!!!"

وجدان نے اسے اس قدر مارا تھا کہ سادان کے لبوں کے کنارے سے خون بھی بہنے لگا تھا۔۔۔ جب ہی میرال نے اس کا بازو پکڑتے ہوئے اسے روکا۔۔۔۔!!!!

"وجدان رک جائیں وہ مر جائے گا"

اگر میرال اسے نا روکتی تو وجدان کبھی بھی نا رکتا۔۔۔۔!!

وجدان نے اس کو وہی پر چھوڑتے ہوئے، یہاں سے جانا ہی مناسب سمجھا کیونکہ وہ میرال کے سامنے خون خرابا نہیں کرنا چاہتا تھا۔۔۔۔۔۔۔!!!

وہ دونوں مڑے تھے ہی کہ سادان درانی نے اٹھتے ہوئے گولی چلائی۔۔۔۔!

وجدان نے سادان کو وہی پر چھوڑتے ہوئے، یہاں سے جانا ہی مناسب سمجھا کیونکہ وہ میرال کے سامنے خون خرابا نہیں کرنا چاہتا تھا۔۔۔۔۔۔۔!!!

وہ دونوں مڑے تھے ہی کہ سادان درانی نے اٹھتے ہوئے گولی چلائی۔۔۔۔!

لیکن اللہ کا شکر تھا کہ وہ گولی وجدان کے قریب سے ہو کر چلی گئی تھی لیکن اسے چھو کر نہیں گئی تھی۔۔۔۔

"وجدان آپ ٹھیک ہیں!"

میرال نے فکرمندی سے اس سے سوال کیا تھا۔۔۔۔!

"میں ٹھیک ہوں!!! کیا تم ٹھیک ہو؟"

وجدان نے اس کے ہاتھ کو تھامتے ہوئے اس سے بھی فکرمندی سے سوال کیا جس پر میرا سر اثبات میں ہلا گئی گویا یہ کہہ رہی ہو کہ وہ ٹھیک ہے!

یہ سب کچھ دیکھتے ہوئے ساداں درانی کا تپ چڑ گئی تھی اس نے غصے سے ان دونوں کی طرف دیکھا۔۔۔!

"بس! اپنا یہ ایموشنل ڈرامہ بند کرو"

ایک گرج دار آواز میں ساداں درانی نے کہا۔۔۔ تو میرال اور وجدان اس کی طرف متوجہ ہوئے۔۔۔! اور جوں ہی سامنے کی طرف دیکھا تو حیران رہ گئے۔۔۔!

وہ ان دونوں پر بندوق تانے کھڑا ہوا تھا۔۔۔۔! اسے غصے سے دیکھتے ہوئے وجدان میرال کے سامنے آتا ہوا اس کی ڈھال بنا تھا۔۔۔ آنکھوں میں بھی اس شخص کے لیے خون کے تاثرات اترے تھے۔۔۔ چہرہ غصے سے سرخ انگارہ ہو گیا تھا۔۔۔

"وجدان! تمھیں مرنے کی بہت ہی زیادہ جلدی ہے نا! اسی وجہ سے تم میرال کے سامنے آ کھڑے ہوئے! اب میں تمھیں ہی سب سے پہلے ختم کرتا ہوں"

چہرے پر شیطانی مسکراہٹ سجائے ہوئے اس نے کہا۔۔۔ جب ہی وجدان درانی عرف ڈان ماتھے پر بل لیے ہوئے اپنی جیب سے بندوق نکال گیا۔۔۔!!!

اور سید ھاسادان کے سینے پر تان دی۔۔۔ جس پر میرال کا دل زور سے دھڑک اٹھا تھا۔۔۔ اس نے وجدان کو حیرانگی سے دیکھا۔۔۔

"چلو ایک کام کرتے ہیں! تم مجھے گولی مارو، میں تمھیں گولی مار دیتا ہوں۔۔۔! ہم دونوں ایک ساتھ مرتے ہیں! کیا خیال ہے؟ کہ اگر میرال کے پاس میں نہیں رہوں گا تو تمھیں بھی نہیں رہنے نہیں دوں گا۔۔۔!"

وہ طیش میں آتا ہوا شدت سے بولا تو اس کی بات سنتے ہوئے میرال فوراً وجدان کے سامنے آ کر کھڑی ہو گئی تھی۔۔۔!

"ن۔۔۔ ہیں ت۔۔ م ایسا ک۔۔ چھ ب۔۔ ھی نہیں کروگ۔۔۔ ے تم" (نہیں تم ایسا کچھ بھی نہیں کروگے)

میرال کو دیکھتے ہوئے وجدان نے اسے پیچھے کرنے کی کوشش کی تھی۔۔۔۔! لیکن وہ نہیں پڑی تھی۔۔۔۔۔!

(مزید ناول پڑھنے کے لیے اس لنک کو سرچ کریں)

For more novel kindly Google this link

اسلام علیکم!

ہمارے ادر گرد بہت سے کردار ہیں جن کو ایک لکھاری ہی جان سکتا ہے اگر آپ ایک لکھاری ہیں اور ان کرداروں کو بخوبی لکھ سکتے ہیں تو اٹھائے قلم اور لکھ دیجئے ایک ایسی کہانی جو دلوں کو چھو لے اور ان کرداروں کے ساتھ انصاف کرتے ہوئے اپنی صلاحیت کو بھی اجاگر کریں۔ ریڈرز چوائس

https://ezreaderschoice.com/ آپ کو ایک ایسا پلیٹ فارم مہیا کر رہا ہے کہ جہاں آپ اپنی قابلیت کا لوہا منوا سکیں۔ آج ہی ہمیں اپنی تحریر ارسال کریں جس کو ہم ایک ہفتے کے اندر اپنی ویب سائیٹ اور دیگر سوشل میڈیا گروپ میں شامل کریں گے۔

مزید تفصیلات کے لئے ہم سے رابطہ کریں۔

واٹس ایپ نمبر کے لیے ابھی میل کیجئے

Facebook ID: https://www.facebook.com/mubarra1

Email address: mobimalik83@gmail.com

Facebook groups : Readers Choice,

"اوہو! رومیو کے سامنے جولیٹ دیوار بن کر کھڑی ہے لیکن میرا کچھ بھی نہیں بگاڑ پاؤ گی۔۔۔! اور نا ہی اپنے شوہر کو مجھ سے بچا پاؤ گی۔۔۔! اب تم ہٹو گی کہ میں تمھیں خود ہٹاؤ یہاں سے؟"

وہ ان دونوں کی طرف بندوق کرتے ہوئے بولا۔۔۔

"میرال! ہٹو سامنے سے!"

وجدان نے اسے پیچھے کرنا چاہا لیکن وہ ڈھیٹ بنی کھڑی رہی!

"میں نہیں ہٹو گی!"

میرال سر کو نفی میں ہلاتے ہوئے بولی!

"تو پھر ٹھیک ہے تم دونوں مرنے کے لیے تیار ہو جاؤ!"

یہ کہتے ہی ایک زوردار آواز اس جگہ پر پیدا ہوئی تھی گویا یہ آواز گولی چلنے کی تھی۔۔۔!

وجدان نے ایک جھٹکے سے میرال کو اپنے سامنے سے ہٹایا۔۔۔اور اگلے ہی لمحے اس کے ہاتھ سے بندوق نیچے زمین پر گری۔۔۔!!! جس پر میرال نے ڈر، خوف سے اسے دیکھا۔۔۔۔

"وجدان آپ ٹھیک ہیں نا؟؟"

میرال فوراً اس کی پاس پہنچتی ہوئی اس سے سوال کر گئی تھی۔۔۔۔!!

"میرال میں بالکل ٹھیک ہوں! تم، تم ٹھیک ہو نا؟"

وجدان اسے یہ بتاتے ہوئے کہ وہ ٹھیک ہے اس سے یہ بھی سوال کر گیا کہ کیا وہ ٹھیک ہے۔۔۔

"جی میں بھی ٹھیک ہوں"

جیسے ہی میرال نے کہا تو ان دونوں کا دھیان، ان کے دماغ میں صرف اور صرف ایک ہی بات آئی تھی۔۔۔! ان دونوں نے حیرانگی سے سادان کی طرف دیکھا جو ہوش و حواس سے بیگانہ ہوتا ہوا زمین بوس ہو گیا تھا۔۔۔۔

"سادان!"

وجدان اسے دیکھ چلایا تھا۔۔۔ چاہے جیسا بھی تھا، تھا تو اس کا کزن ہی۔۔۔! جب کہ میرال یہ بات سمجھ گئی تھی کہ یہ گولی جو ابھی چلی تھی اس کا نشانہ سادان درانی بنا تھا۔۔۔

سادان کی سفید شرٹ گولی چلنے کی وجہ مکمل طور پر لال ہو چکی تھی۔۔۔! وجدان نے اسے سنبھالا۔۔۔!

جب کہ میرال نے جیسے ہی خون دیکھا تو اس میں خوف سا پیدا ہونے لگا۔۔۔!

جب ہی وجدان درانی کی نظر اس کے پیچھے کھڑے ہوئے شخص پر گئی۔۔۔! تو وہ حیران رہ گیا۔۔۔

میرال کی نظروں نے اس کا تعاقب کیا۔۔۔!!!!

تو ان دونوں نے ہی سامنے کھڑے ہوئے "پاشا فرید" کو دیکھا۔۔۔!!!! وجدان کا اسے دیکھنا تھا ہی کہ پاشا کے آدمی ان پر ٹوٹ پڑے تھے۔۔۔

وجدان جس نے سادان کو سنبھالا ہوا تھا، اچانک اس حملے سے وہ خود کا بچاؤ نہیں کر پایا تھا اور اسی وقت پاشا کے دو سے تین آدمیوں نے وجدان کو اپنے قابو میں کر لیا تھا۔۔۔

"وجدان!"

میرال نے آگے بڑھنا چاہا۔۔۔۔

لیکن اسی وقت پاشا فرید نے وجدان پہ بندوق تان لی۔۔۔۔ کسی دیکھ میرال ڈر گئی تھی۔۔۔۔

"خبردار لڑکی جو تم نے ایک قدم بھی آگے کی طرف بڑھایا۔۔۔۔! ورنہ تمہارے شوہر کو اوپر کی طرف پہنچادوں گا!!! سمجھی چپ چاپ وہی کھڑی رہو!"

پاشا کی گرجتی ہوئی آواز میرال پہ قدموں کو وہی پر روک گئی تھی۔۔۔۔ وہ کسی بھی قیمت پر وجدان کی جان خطرے میں نہیں ڈال سکتی تھی۔۔۔!

"پاشا یہ تم اچھا نہیں کر رہے ہو"

وجدان درانی نے خود کو بچانے کی ناکام کوشش کرتے ہوئے کہا۔۔۔۔ جس پر پاشا فرید نے ایک شیطانی قہقہہ لگایا!

میرال کو سمجھ ہی نہیں آرہا تھا کہ یہ لوگ کون ہیں؟ ان کا کیا تعلق تھا سادان سے؟ ان لوگوں نے سادان کو کیوں مارا اور اب یہ لوگ وجدان کو کیوں مارنا چاہتے تھے۔۔۔!

میرال اپنی ہی سوچوں میں گم تھی جب ہی پاشا کی باتوں نے اس کی سوچ میں خلل ڈالا۔۔۔

"میں یہ سب کر کے اچھا نہیں کر رہا ہوں؟ ہم اور جو تم نے کیا تھا وہ کیا تھا؟"

وہ ایک دم سے طیش میں آگیا تھا۔۔۔ جب ہی میرال کے ماتھے پر بل پڑے تھے۔۔۔!

"تم نے میرے بیٹے کے ساتھ جو کچھ بھی کہا تھا میں وہ سب نہیں بھولا! یاد ہے نا کہ تم نے میرے بیٹے کے ساتھ کیا کیا تھا؟ تم نے اسے اس فیکٹری میں جلا کر راکھ کر دیا تھا"

پاشا نے اسے یاد کرواتے ہوئے بولا تو وجدان کی نظر میرال پر پڑی جو حیرت سے یہ سب کچھ باتیں سن رہی تھی۔۔۔ وجدان کو خوف محسوس ہوا کہ کہیں اس کے ڈان ہونے کا راز میرال کے سامنے نا آجائے۔۔۔!

"نہیں! ایسا کچھ بھی نہیں ہے۔۔۔! وجدان نے ایسا کچھ بھی نہیں کیا ہے؟ کون ہو تم اور کیوں کر رہے ہو تم یہ سب کچھ؟ آخر تمھاری دشمنی کیا ہے ہم سے؟"

اس کی بات کا موکاٹتے ہوئے میرال وجدان کی طرف داری کرتے ہوئے بولی۔۔۔ تو پاشا فرید طنزیہ مسکرایا۔۔۔

"ارے! وجدان دیکھو تمھاری بیوی کو تم پر کس قدر یقین ہے! کتنا بھروسہ کرتی ہے وہ تم پر لیکن تم ہو کہ تم اسے دھوکہ دے رہے ہو۔۔۔۔؟

تم نے اپنی زندگی کا اتنا بڑا راز اس سے چھپا کر رکھا ہوا ہے کہ تم کوئی اور نہیں بلکہ ____"

پاشا فرید ابھی بول ہی رہا تھا جب ہی وجدان درانی نے اس کی بات بیچ میں ہی کاٹ دی۔۔۔۔!

"پاشا یہ تم سب کچھ جھوٹ کہہ رہے ہو! ایک دفعہ مجھے کھولو پھر میں تمھیں بتاتا ہوں کہ میں کون ہو اور تم کون ہو؟"

وجدان نے طیش میں آتے ہوئے کہا۔۔۔۔!

"ارے! میرے بھولے بھائی! تم کتنے بہت ہی بھولے ہو وہ کہتے ہیں نا کہ رسی جل گیا لیکن بل نہیں گیا۔۔۔! وہی حساب تمھارا ابھی ہے کہ موت کے منھ میں ہو اور پھر بھی تم مجھے سبق سیکھانے کے لیے کہہ رہے ہو!

سبق تو تمھیں میں دوں گا۔۔۔! تمھارا ایسا عبرت ناک انجام کروں گا میں کہ تم پوری زندگی یاد رکھو گے وجدان درانی!"

پاشا نے اس پر بندوق تانے ہوئے کہا۔۔۔! تو میرال کا دل زور سے دھڑک اٹھا۔۔۔! وہ اسے گولی مارنے ہی لگا تھا کہ۔۔۔

"نہیں!"

وہ زور سے چلائی تھی۔۔۔۔

جس پر پاشا نے بندوق سمیٹ ہاتھ نیچے کی طرف جھکا لیا۔۔۔۔

"ارے ہاں! ابھی نہیں ابھی کیسے مار سکتا ہوں میں تمھیں ابھی تو تمھاری پیاری بیوی کو تمھارا سچ بھی بتانا ہے!

اچھا میرال! تمھیں پتہ ہے کہ تمھارا شوہر کون ہے؟ تمھارا شوہر صرف اور صرف وجدان درانی نہیں ہے"

پاشا فرید نے بولنا شروع ہی کیا تھا جب ہی وجدان درانی کے جسم میں ہلچل پیدا ہونے لگی تھی وہ خود کو چھڑوانے کی ناکام کوشش کرنے لگا تھا۔۔۔

"تمھارا شوہر وجدان درانی عرف ڈان ہے!"

یہ سنتے ہی میرال کے ماتھے پر بل پڑے جب کہ وجدان نے غصے سے پاشا کو دیکھا۔۔۔

"مطلب؟"

وہ حیرانگی سے پوچھ گئی!

"یہ ایک گینگ کا لیڈر ہے! گینگ مطلب جو اپنے حریفوں کو جان سے مارتے ہیں اور تمھیں پتہ ہے کہ تمھارا شوہر بھی قا*تل ہے!! اس نے صرف اور صرف میرے بیٹے کا ہی نہیں ق*تل نہیں کہا بلکہ اس نے اور بھی بہت سے لوگوں کو جان سے مارا ہے"

پاشا فرید کی بات سنتے ہی وجدان درانی نے پریشانی سے سامنے کھڑی ہوئی میرال کو دیکھا جو اس وقت بہت ہی زیادہ شاک میں تھی۔۔۔۔!!!

"نن۔۔۔ہیں ا۔۔یس۔۔۔۔ان۔۔ہیں ہ۔۔ے!"(نہیں ایسا نہیں ہے")

میرال نے پاشا کی بات پر یقین ہی نہیں کیا تھا۔۔۔۔

"ارے بھائی اگر تمھیں مجھ پر یقین نہیں ہے تو مت کرو! میرا کام تھا کہ تمھارے شوہر کو مارنے سے پہلے اس کی حقیقت تم پر عیاں کرنا جو میں نے کر دی!"

اسی لمحے وہاں پر دایان درانی پہنچا تھا۔۔۔ جو یہ سب کچھ دیکھ کر حیران رہ گیا تھا۔۔۔ اور پاشا کی بات سنتے ہوئے اس نے حیرانگی سے اسے دیکھا اور پریشانی سے وجدان کو!

جب ہی پاشا فرید نے گولی چلانے کا آغاز کیا۔۔۔ اسی وقت وہ وجدان کی طرف بھاگا اور وہ گولی جو وجدان کے سینے پر لگنے والی تھی اسے وہ اپنے سینے پر کھا گیا اور ایک لمحے میں زمین بوس ہو گیا تھا۔۔۔!

وہ گھر پہنچا تو کسی سے بھی بات کیے بغیر وہ سیدھا کمرے میں آگیا۔۔۔۔! کیونکہ اس میں ہمت نہیں تھی کہ وہ کسی سے بھی نظریں ملائے۔۔۔۔!

علیشہ کے دھوکے نے زوریز میں اتنی سکت ہی نہیں چھوڑی تھی کہ وہ کسی کو بھی اس سب کے بارے میں بتا پاتا۔۔۔!

وہ کمرے میں پہنچتا ہوا دروازے کو لاک کرتا ہوا اس کے ساتھ ٹیک لگاتے ہوئے اپنی نم آنکھوں کو سختی سے میچ گیا تھا۔۔۔۔ آنکھوں میں سے آنسو جاری ہوئے۔۔۔۔

اور وہ لمحہ بہ لمحہ زمین پر بیٹھتا چلا گیا۔۔۔۔ اب وہ کسی بچے کی مانند رو رہا تھا۔۔۔۔ اس کے رونے کی آواز پورے کمرے میں پھیلی ہوئی تھی۔۔۔۔

"کیوں کیوں کیوں؟ علیشہ؟ کیوں کیا تم نے یہ سب کچھ؟"

وہ نم آنکھوں کے ساتھ اپنے سر کو ہاتھوں میں لیتا ہوا بولا۔۔۔۔

اس کے ذہن میں علیشہ کی باتیں گھومی!

("ارے میرے نکلی باپ! وہ تو اسی غم میں مرا جا رہا ہے کہ اس نے میرے باپ کو مار دیا ہے ہاہا ہا۔۔۔!

لیکن وہ بیچارا اسے کیا پتہ کہ آپ میرے نقلی باپ ہیں! اور اس دن آپ کو صرف سر پر چوٹ لگی تھی آپ کی موت نہیں ہوئی تھی۔۔۔۔

اس ڈاکٹر نے زوریز سے جھوٹ کہا تھا اور یہ سب ہم نے انھیں لوٹنے کے لیے کیا ہے!")

دل میں ایک مرتبہ پھر سے چبھن پیدا ہوئی۔۔۔ اس کے الفاظ بار بار اس کے ذہن میں گھوم رہے تھے اور بار بار اس کا سینہ چھلنی کر رہے تھے۔۔۔۔۔!!!!

زوریز زندگی کے اس موڑ پر بھی آئے گا اس نے کبھی بھی نہیں سوچا تھا۔۔۔۔! وہ ہمت کرتا ہوا اٹھا اور کچھ قدم چل کر بیڈ پر بیٹھ گیا۔۔۔۔!!!!

ناجانے وہ گاڑی ڈرائیو کر کے صحیح سلامت گھر کیسے پہنچ گیا تھا؟ کیونکہ جس جنونی انداز میں وہ گاڑی ڈرائیو کر کے آیا تھا۔۔۔ اس کا صیحیح سلامت گھر پہنچنا اس کے لیے بہت بڑی نعمت تھی۔۔۔۔!

"کیوں؟ یاخدا یہ دھوکہ میری زندگی میں ہی کیوں کیوں لکھا؟"

وہ سر اوپر کی طرف اٹھاتا ہوا اپنے خدا سے مخاطب ہوتا ہوا بولا اور پھر اپنی آنکھوں سے بہتے آنسوؤں کو صاف کر گیا!

زندگی نے اسے وہ دھوکہ دیا تھا جس کے متعلق اس نے کبھی سوچا بھی نہیں تھا۔۔۔

"علیشہ!! میں ہی پاگل تھا جو تمہاری ہر خواہش کو پورا کرنے کا اشتیاق رکھتا تھا۔۔۔ خود کو گناہ گار سمجھتا تھا، تمہیں تحفظ دینے کے لیے اپنی محبت سے دستبردار ہوا میں! اپنے گھر والوں کی نظروں میں اپنی عزت دو کوڑی کی کر دی!

کچھ وقت گزرا تو شاید مجھے یہ لگا کہ علیشہ درانی سے مجھے محبت ہو گئی ہے لیکن ایسا تو کچھ بھی نہیں تھا وہ صرف میرے احساسات تھے!

اور جیسے ہی وہ احساسات میرے دل میں ائے اسی وقت اللہ تعالیٰ نے مجھے تمہاری سچائی دکھا دی! مجھے حقیقت سے آشنا کروا دیا! وہ حقیقت جو تم مجھ سے چھپائے بیٹھی تھی!"

کمرے میں اس وقت کوئی بھی نہیں تھا۔۔۔۔! وہ گویا خود سے ہی مخاطب ہو رہا تھا بار بار! اپنی باتوں سے وہ اپنی غلطیوں کا ازالہ کر رہا تھا۔۔۔۔

دل میں صرف اور صرف بے چینی ہی بے چینی تھی۔۔۔! اس قدر بڑے دھوکے کو برداشت کرنے کی ساکت اس میں نہیں تھی!

نہ جانے اس نے پہلے کیسے اپنی بچپن کی محبت کو کھو دینے کے غم کو بھلایا تھا، اور اب ایک مرتبہ پھر سے اس کا دل کرچی کرچی کر دیا گیا تھا۔۔۔

اسے تو ایسا لگنے لگا تھا کہ جیسے اس کی زندگی میں صرف اور صرف دھوکے ہی لکھ دیے گئے تھے محبت نامی چیز سے اس کا دل اٹھ گیا تھا!

اتنے دکھ لکھے تھے یا رب
تو دل بھی کئی دیے ہوتے!!

❤️ 💖 ❤️ 💖 ❤️ 💖

اسی لمحے وہاں پر دایان درانی پہنچا تھا۔۔۔ جو یہ سب کچھ دیکھ کر حیران رہ گیا تھا۔۔۔ اور پاشا کی بات سنتے ہوئے اس نے حیرانگی سے اسے دیکھا اور پریشانی سے وجدان کو!

جب ہی پاشا فرید نے گولی چلانے کا آغاز کیا۔۔۔ اسی وقت وہ وجدان کی طرف بھاگا اور وہ گولی جو وجدان کے سینے پر لگنے والی تھی اسے وہ اپنے سینے پر کھا گیا اور ایک لمحے میں زمین بوس ہو گیا تھا۔۔۔!

"دایان"

اس کے سینے پر گولی لگتے دیکھ وجدان ایک دم طیش میں آگیا اس نے پریشانی سے اسے دیکھتے ہوئے کہا اور پھر اگلے ہی لمحے اپنے اپ کو پاشاہ کے آدمیوں سے آزاد کروایا!

"دایان ہمت رکھو!"

وجدان نے اس کا سر اپنی گود میں رکھتے ہوئے کہا اس سے پہلے کہ پاشاہ فرید کے ادمی دوبارہ اس پر حملہ کرتے وجدان دورانی عرف دان کے آدمیوں نے اس پر حملہ کر دیا۔۔۔! جو گولی چلنے کی اواز سن کر یہاں پر پہنچے تھے!

جب کہ میرال نے حیرانگی سے اس سامنے کراہتے وجود کو دیکھا تو اسے پچھلے دنوں ہوئے سارے واقعات یاد آئے! یہ وہی شخص تھا جس نے ارسا کے ساتھ زبردستی نکاح کیا تھا!

لیکن اج اس نے وجدان کے لیے اپنے سینے پر گولی کھائی تھی۔۔۔۔ جسے دیکھ میرال بہت حیران رہ گئی تھی!

"میرال یہ کپڑا پکڑو اور دایان کے سینے پر رکھو جس سے اس کے بہتے ہوئے خون میں کمی آجائے گی اور اسے کچھ بہتر محسوس ہوگا!"

وجدان نے اسے مخاطب کرتے ہوئے کہا تو وہ جو اپنی ہی سوچوں میں کھوئی ہوئی تھی۔۔۔ اس کی بات سنتے ہوئے ایک دم ہوش میں واپس آئی اور اس کے ہاتھ سے وہ کپڑا پکڑا جو وجدان نے اس کی طرف بڑھایا تھا۔۔۔

اور پھر اگلے ہی لمحے اس نے اس کپڑے کو دایان کے سینے پر رکھ دیا جسے اس کے بہتے ہوئے خون میں کچھ کمی آئی!

ڈان کے آدمی مکمل طور پر پاشاہ فرید کے آدمیوں پر حاوی ہو چکے تھے اور اب ڈان انکھوں میں شدید غصہ لیے ہوئے اس کی طرف بڑھا تھا!

جب کہ اپنی ہار کو دیکھتے ہوئے پاشاہ فرید کے قدم پچھلی جانب بڑھنے لگے تھے۔۔۔! وجدان کے آدمیوں نے مار مار کر پاشاہ فرید کے آدمیوں کی درگت بنا دی تھی!

پاشا فرید کو یہ ڈر تھا کہ اس کے ساتھیوں کا یہ حال ہوا ہے تو وجدان اس کا کیا حال کرے گا؟؟ جس نے اس کے کزن کو جان سے مارنے کی کوشش کی جس نے اس کے دوست پر گولی چلائی!

"تمھارے بیٹے کا یہ حال کر کے میں نے تمھیں سمجھانا چاہا تھا کہ یہ تمھارے لیے عبرت کا نشان ہے، تمھارے لیے یہی بہتر ہے کہ تم مجھ سے مت الجھو لیکن تم! تم نے کیا کیا؟

تم نے میری ہی بیوی کو اغواہ کر لیا!! یہی کام تم نے بہت ہی زیادہ غلط کیا اور اس سے بھی بڑھ کر تمھاری غلطی یہ تھی کہ تم نے میرے ہی دشمن کزن، سادان سے ہاتھ ملا لیا اور اب تم نے اس پر گولی چلا دی۔۔۔!!!!"

وجدان نے یہ سب کہنے کے ہی دوران اپنی بندوق پکڑ لی تھی۔۔۔۔اور اس پر تان لی تھی۔۔۔پاشا کے کسی بھی ساتھی میں اتنی بھی ہمت نہیں بچی تھی کہ وہ اٹھ کر اپنے باس جو بچا بھی سکیں!

"وہ کہتے ہیں نا کہ اتنا گھمنڈ اچھا نہیں ہوتا،، تم نے بھی تو گھمنڈ کیا تھا کہ تم بہت طاقت ور ہو لیکن بتاؤ اب مجھے کہ تمھاری ساری کی ساری طاقت سب کچھ کہاں پر گیا؟"

وجدان نے اسے سبق دیتے ہوئے کہا۔۔۔۔

"مجھے م۔۔ع۔۔۔ا۔۔ف ک۔۔ر۔۔دو" (مجھے معاف کردو)

جب پاشا کو اس بات کا یقین ہو گیا کہ اب وہ وجدان سے نہیں بچ سکتا ہے۔۔۔!! اب وہ مکمل طور پر اس کے قبضے میں ہے تو وہ فوراً اس کے سامنے ہاتھ باندھ گیا تھا۔۔۔

جب کہ میرال یہ سب کچھ حیرانگی سے دیکھ رہی تھی۔۔۔! اسے ابھی بھی یہ بات سمجھ نہیں آ رہی تھی کہ اسے کس نیپ کیوں کیا گیا؟؟

جب ہی ڈان عرف وجدان درانی کے آدمی وہاں پر اپنی گاڑیوں سمیت پہنچ چکے تھے اور انھوں نے ایک ایک کر کے دایان اور سادان کو گاڑی میں ڈال کر، گاڑی کو ہسپتال کی راہ پر چلا دیا۔۔

"تمھیں معاف کروں میں؟ تمھیں؟ نہیں میں تمھیں معاف نہیں کروں گا! بلکہ تمھیں صرف موت دوں گا"

وجدان نے کہتے ہوئے اس پر بندوق تانے تھی، اور گولی چلائی جب ہی میرال اپنے کانوں پر ہاتھ رکھتی ہوئی حیرانگی سے اسے دیکھ گئی۔۔۔

لیکن اس سے پہلے کہ وہ گولی پاشا فرید کو چھوتی، وہ زمین بوس ہو گیا اور وہ گولی اس سے پچھلے موجود درخت کو چیر گئی تھی۔۔۔۔

یہ عمل میرال کی نظروں سے بچ نہیں سکا تھا۔۔۔

"وجدان! آپ ٹھیک ہیں؟ اور یہ؟"

میرال پریشانی سے اس کی طرف بڑھتی ہوئی بولی۔۔۔

جب ہی ان دونوں کی نظر پاشا فرید کے جسم کے نیچے سے نکلتے ہوئے سانپ پر گئی۔۔۔ جسے دیکھ کر وہ دونوں سمجھ گئے کہ اسے اس سانپ نے کاٹ لیا ہے۔۔۔۔ اور اس بات کا ثبوت کچھ لمحات کے بعد پاشا کے منھ سے نکلنے والی جھاگ تھی۔۔۔۔۔!

"میرال چلو یہاں سے"

پاشا کا گھمنڈ، اس کا غرور مٹی میں مل گیا تھا۔۔۔۔! آج وہ عبرت کا نشان بن گیا تھا۔۔۔۔ اس کی زندگی اس اسے دھوکا دے گئی تھی۔۔۔۔!

* * *

وہ گھر پہنچ چکے تھے۔۔۔۔ جب کہ وجدان اسے گھر چھوڑتے ہوئے سیدھا ہسپتال دایان اور سادان کے پاس چلا گیا تھا!

میرال کی یہ حالت دیکھ کر سب کو یہ تجسس ہوا تھا کہ اس کی یہ حالت کیسے ہوئی؟ جس کے جواب میں میرال نے انھیں آج پیش آنے والا سارا واقع بیان کیا۔۔۔۔

انھیں سب کچھ بتایا کہ کیسے اسے کڈنیپ کیا گیا تھا! اور سادان کا وہاں پر آنا، اس کا وہاں سے بھاگنا، وجدان سے ملنا، سادان کا وہاں پہنچنا، پاشا کا اس پر گولی چلانا، اور آخر میں پاشا کی چلائی گئی گولی اپنے سینے پر کھانا، اور پھر سانپ کا پاشا کو کاٹنا!!! پھر اس کا وجدان کے ساتھ گھر آنا۔۔۔

یہ سب کچھ سن کر درانی ہاؤس پر ایک بہت ہی بڑی قیامت ٹوٹی تھی۔۔۔۔! گھر کے تمام مرد وجدان کے پاس ہوسپٹل پہنچے تھے۔۔۔۔۔!!!! راحیلہ درانی اور عائشہ درانی بھی ان کے ساتھ گئیں تھی جب کہ میرال اپنے کمرے میں آ گئی تھی۔۔۔۔

فریش ہو کر باہر نکلتے ہوئے اسے پاشا اور سادان کی باتیں یاد آئی تھی۔۔۔۔ اس نے تولیے کو بیڈ پر پھینکا اور ایک گہری سوچ میں مبتلا ہوئی۔۔۔۔

"سادان اور پاشا کیا کہہ رہے تھے؟ وجدان؟ ڈان؟"

وہ ایک پر سوچ انداز میں خود سے ہی گویا ہوئی جب کہ ماتھے پر بل عیاں ہو چکے تھے۔۔۔۔

"ہاں وہ کہہ رہے تھے کہ_"

اس کے ذہن میں ایک لمحے میں پاشا کی کہی ہوئی باتیں یاد آئی۔۔۔۔!

("اچھا میرال! تمھیں پتہ ہے کہ تمھارا شوہر کون ہے؟ تمھارا شوہر صرف اور صرف وجدان درانی نہیں ہے" تمھارا شوہر وجدان درانی عرف ڈان ہے!")

اس کے ذہن میں ایک ایک کر کے تمام باتیں آتی چلی گئیں تھی۔۔۔۔

("یہ ایک گینگ کا لیڈر ہے! گینگ مطلب جو اپنے حریفوں کو جان سے مارتے ہیں اور تمھیں پتہ ہے کہ تمھارا شوہر بھی قا*تل ہے!! اس نے صرف اور صرف میرے بیٹے کا ہی نہیں ق*تل نہیں کیا بلکہ اس نے اور بھی بہت سے لوگوں کو جان سے مارا ہے")

یہ سب باتیں جیسے ہی اس کے ذہن میں آئی،، اسی وقت میرال کے ماتھے کے بل مزید گہرے ہوتے چلے گئے تھے۔۔۔

"نہیں! ایسا کیسے ہو سکتا ہے؟؟"

وہ خود کو تسلی دیتے ہوئے بولی۔۔۔

"لیکن پھر وجدان کا انھیں منع کرنا!!! کیوں؟ ان کا وہ ڈر؟"

جب وجدان نے پاشا اور ساداں کو یہ حقیقت بتانے سے منع کیا تو پھر اسے یہ سمجھ نہیں آ رہی تھی کہ اس نے ایسا کیا کیوں؟

("پاشا یہ تم سب کچھ جھوٹ کہہ رہے ہو! ایک دفعہ مجھے کھولو پھر میں تمھیں بتاتا ہوں کہ میں کون ہو اور تم کون ہو؟")

وجدان کی یہ غصیلی آواز میرال کے کانوں میں گونجی تھی۔۔۔!!!

"اور وہ شخص کیا کہہ رہا تھا کہ وجدان نے اس کے بیٹے کے ساتھ!!!!"

پاشا کی وہ بات بھی اس کے ذہن میں گھومی!

("تم نے میرے بیٹے کے ساتھ جو کچھ بھی کہا تھا میں وہ سب نہیں بھولا! یاد ہے نا کہ تم نے میرے بیٹے کے ساتھ کیا تھا؟ تم نے اسے اس فیکٹری میں جلا کر راکھ کر دیا تھا")

آج نا جانے اسے کن کن حقیقتوں کا سامنا کرنا پڑ رہا تھا۔۔۔ وجدان کا ان پر بندوق تاننا اور تقریباً پاشا کو گولی مار ہی دینا۔۔۔ یہ سب صرف ایک ہی بات کی طرف اشارہ کر رہے تھے۔۔۔

"کہیں جو پاشا نے کہا وہ سب کچھ سچ تو نہیں؟؟ کیا واقع وجدان ایک ڈان تو نہیں جو قا*تل ہیں!!"

شائید آج وجدان درانی کی حقیقت میرال پر جھک گئی تھی لیکن اس حقیقت کو سنبھالنے کی سکت میرال میں ناپچی تھی۔۔۔ وہ یہ بات کبھی بھی برداشت نہیں کرسکتی تھی کہ اس کا شوہر ایک قا*تل ہے

!!!!

"آخر تمہیں اس کی اتنی پرواہ کیوں ہو رہی ہے وجدان؟ تم جانتے ہو نا اس نے ہمارے ساتھ کیا کیا ہے؟ ارسا کے ساتھ چھپ کر نکاح کیا ہے اس نے اور پھر بھی تم اس قدر پریشان ہو اس کے لیے تمہاری اس پریشانی کی وجہ مجھے سمجھ نہیں اتی؟"

درانی ہاؤس سے لوگ ہاسپٹل پہنچ چکے تھے۔۔۔ وجدان کو دایان کے لیے یوں پریشان دیکھ کر راحیلہ درانی نے اس سے سوال کیا۔۔۔ یقینا انہیں وجدان کا یوں دیان کے لیے پریشان ہونا بھایا نہیں تھا!

"امی؟"

وجدان نے حیرانگی سے انہیں دیکھا!

"یہ کیسی باتیں کر رہی ہیں آپ امی؟ آپ جانتی بھی ہیں کہ اس نے آپ کے بیٹے کے لیے کیا کیا نہیں کیا؟

آپ جانتی ہیں نا کہ میرال کو کڈنیپ کر لیا گیا تھا! اسی دوران مجھ پر بھی حملہ کیا گیا تھا اور مجھے بچانے کے لیے دایان سامنے آگیا اور وہ گولی جو مجھے لگنی تھی، اسے لگ گئی!

جو گولی اس کے سینے میں ہے اس کے نام کی نہیں تھی میرے نام کی تھی جو مجھ پر چلائی گئی تھی لیکن اس نے اپنے سینے پر کھائی!

اج یہاں اس کی جگہ مجھے ہونا تھا لیکن میری جگہ وہ ہے۔۔۔۔! جب اس نے اتنا کچھ کیا ہے میرے لیے تو کیا میں اس کے لیے پریشان بھی نہیں ہو سکتا!! اور اسے بچانے کے لیے مجھے جو بھی کرنا پڑا میں کروں گا اور مجھے یقین ہے کہ اللہ تعالیٰ ہماری مدد ضرور فرمائیں گے انشاءاللہ!"

یہ سنتے ہی کہ دیان نے ان کے بیٹے وجدان کی جان بچائی ہے۔۔۔۔! راحیلہ درانی کو شدید صدمہ پہنچا تھا۔۔

کہ ایک طرف اسی شخص نے ان کی بیٹی سے چھپ کر نکاح کیا تھا۔۔۔۔!!!! اور دوسری طرف اسی شخص نے ان کے بیٹے کی جان بچائی تھی!

یہ سب سنتے ہی راحیلہ درانی میں مزید کچھ بھی بولنے کی سکت نہ رہی تھی۔۔۔۔!

وہ خاموشی سے وجدان کو وہیں چھوڑتے ہوئے پیچھے کرسیوں پر بیٹھ گئی تھی۔۔۔۔۔

جبکہ گھر کے تینوں بڑے آپس میں کچھ گفتگو کرنے میں مصروف تھے۔۔۔ وہ ان تمام باتوں سے واقف تھے!

"بھائی!!!"

ایک باریک، پریشانی سے بھری ہوئی آواز انہیں سنائی دی۔۔۔۔!!!!

"ارسا۔۔۔۔!!!!"

وجدان نے پیچھے مڑ کر دیکھا تو اسے پیچھے اپنی بہن کھڑی دیکھائی دی۔۔۔۔!!! جو اس سے کچھ سننے کی منتظر تھی۔۔۔۔ یقیناً اسے بھی دایان کو گولی لگنے کی خبر مل چکی تھی۔۔۔۔

"بھائی؟ دایان؟ کیسے ہیں وہ!"

وہ ادھر اُدھر دیکھتے ہوئے سب سے پہلے اس سے مخاطب ہوئی تھی۔۔۔۔!!!! جب ہی راحیلہ درانی اپنی جگہ سے کھڑی ہوئی اور التمش درانی بھی ان کی طرف متوجہ ہوئے۔۔۔۔!

ان دونوں کی لاڈلی بیٹی ہے وہ۔۔۔۔! چاہے جس نے بھی جیسے بھی کیا۔۔۔۔! اس نے جو بھی کیا ہو! تھی تو وہ ان کی بیٹی ہی تھی۔۔۔۔!!!! چاہے راحیلہ درانی کتنا بھی کہہ لیں کہ وہ اپنی بیٹی ارسا سے نفرت کرنے لگی ہیں۔۔۔!!!

لیکن تھی تو وہ ان کی بیٹی! جسے دیکھتے ہی ان دونوں میں بیٹی کے پیار کا سمندر ٹھاٹے مارنے لگا تھا۔۔۔

التمش درانی نے تو خود پر قابو پالیا تھا۔۔۔۔ لیکن راحیلہ درانی خود پر قابو نہیں رکھ سکی تھی۔۔۔۔"

"ارسا!!!"

ارسا جو وجدان سے بات کرنے میں مصروف تھی۔۔۔۔۔!!!!ایک دم ماں کی آواز پر ان کی طرف متوجہ ہوئی۔۔۔پہلے وہ انھیں دیکھ نہیں پائی تھی۔۔۔۔!!!

"امی!"

وہ ماں کی شکل دیکھنے کو ترس گئی تھی۔۔۔۔!!!انھیں دیکھتے ہوئے ارسا اسی وقت ان سے لپٹ گئی۔۔۔۔۔راحیلہ درانی کی آنکھوں سے کچھ آنسو جاری ہوئے۔۔۔

کچھ دیر تک وہ دونوں ماں بیٹی آیہ دوسرے کے گلے سے لگی رہیں۔۔۔۔!!!!!!!انھیں دیکھتے ہوئے وجدان بھی مسکرا گیا۔۔۔۔!

"کیسی ہے میری بچی؟"

کچھ دیر اس کے ساتھ لگے رہنے کے بعد وہ دونوں ایک دوسرے سے الگ ہوئے اور پھر نہ راحیلہ درانی نے ارسا سے سوال کیا۔۔۔۔

"میں ٹھیک ہوں امی اپ کیسی ہیں؟"

اس کے بعد وہ دونوں یوں ہی ایک دوسرے سے کچھ دیر باتیں کرتی رہیں جب ہی المیر درانی وجدان کے پاس آئے۔۔۔۔!

"وجدان!"

انہوں نے وجدان کو مخاطب کرتے ہوئے کہا تو وجدان سمیت باقی تمام لوگ بھی ان کی طرف متوجہ ہوئے!!!!

"مجھے لگتا ہے کہ ہمیں اب یہاں سے چلنا چاہیے دایان کے پاس اس کے گھر والے آ چکے ہیں مارا یہاں سے چلے جانا ہی بہتر ہو گا اور تمہیں زیادہ فکر کرنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے!!"

ان کی یہ بات وجدان کو بالکل بھی اچھی نہیں لگی تھی۔۔۔ اسے یقین ہی نہیں آ رہا تھا کہ ایک باپ اپنے ہی بیٹے کو بے یار و مددگار چھوڑنے کا کہہ رہا تھا!

"چچا آپ جانتے بھی ہیں کہ اپ کسے اکیلا چھوڑنے کی بات کر رہے ہیں؟

جسے آپ یہ کہہ رہے ہیں کہ ہمیں چھوڑ کر چلے جانا چاہیے آپ جانتے بھی ہیں کہ وہ آپ کا کیا لگتا ہے؟"

وجدان کی بات پر سب کو تجسس ہونے لگا کہ وجدان نے ایسا کیوں کہا؟؟؟

اس بات کا جواب یہاں پر صرف ارسا اور اس کا بھائی وجدان ہی جانتا تھا!

"مطلب؟"

المیر نے حیرانگی سے سوال کیا۔۔۔

"مطلب یہ ہے کہ دایان کوئی اور نہیں بلکہ اپ کا سگا بیٹا ہے۔۔۔!"

یہ سنتے ہی ان تمام لوگوں کی نظریں پھٹی کی پھٹی رہ گئی تھی۔۔۔۔!!!! پہلے تو المیر درانی نے اس بات کو جھٹلانے کی کوشش کی لیکن وہ کیسے جھٹلاتے؟

حقیقت تو یہی تھی کہ ان کا ایک بیٹا دایان ہے جو بچپن میں ان کی پہلی بیوی کے ساتھ کہیں چلا گیا تھا!

"بیٹا؟"

وہ حیران رہ گئے تھے۔۔۔!!!

"ہاں چچا یہ حقیقت ہے کہ دایان آپ ہی کے بیٹے ہیں"

وجدان نے اسے اس بات کا یقین دلاتے ہوئے کہا۔۔۔ جب کہ ارسا آپریشن تھیٹر کی طرف بڑھی تھی۔۔۔

"وجدان تمھیں معلوم بھی ہے کہ تم کہہ کیا رہے ہو؟"

التمش درانی نے آگے بڑھتے ہوئے کہا۔۔۔ یہ ان سب کے لیے بہت ہی بڑا جھٹکا، صدمہ تھا۔۔۔

"جی بابا مجھے پتہ ہے کہ میں کیا کہہ رہا ہوں! آپ لوگ مجھے یہ بتائیں کہ کیا آدم درانی جسے آپ لوگ ملکہ درانی کا بیٹا کہتے ہیں! کیا وہ المیر درانی کا بیٹا نہیں ہے؟"

یہ سنتے ہی وہ سب لوگ حیران رہ گئے تھے کہ اسے یہ سب کچھ کیسے معلوم ہوا تھا۔۔۔؟

"تمھیں ک۔۔۔س ن۔۔۔ے ک۔۔۔ہ۔۔۔ای۔ہ سب؟" (تمھیں کس نے کہا یہ سب)

راحیلہ درانی نے لڑکھڑاتے ہوئے لہجے میں کہا۔۔۔۔۔!!!

"جس نے بھی کہا! جس سے بھی میں نے یہ سب سنا! ہے تو یہ حقیقت ہی کہ المیر درانی اور میرے بابا نے المیر درانی کی پہلی بیوی کے بہنوئی کا ق*تل کیا تھا۔۔۔۔۔!

مجھے تو یہ کہتے ہوئے بھی شرم آتی ہے کہ آپ جیسے لوگوں سے میرا کوئی تعلق ہے!

ارے آپ لوگوں کو کسی پر بھی رحم نا آیا۔۔۔ گھمنڈ اور غرور میں آپ لوگ اس قدر اندھے ہو گئے کہ کسی سے اس کا سہارا، اس کا شوہر چھین لیا۔۔۔۔

ارے آپ لوگ بھول گئے کیا کہ یہ زندگی مکافات عمل ہے۔۔۔۔ یہاں جو بو گے وہ کاٹو گے!!! جیسے آپ نے ان کے ساتھ کیا ویسا ہی آپ کے اپنے بچوں کے ساتھ بھی ہو گا۔۔۔۔۔!!!!"

وجدان نے ایک لمبی گفتگو میں انھیں ہر بات سمجھانے کی کوشش کی کہ وہ جو کچھ بھی کر چکے ہیں وہ بہت غلط تھا۔۔۔۔

"آپ لوگوں کو یہ بات سمجھ نہیں آئی؟ کہ ایک ماں سے اس کا بچہ چھینا جارہا ہے!!!اس کی ماما کیسے اس بات کی اجازت دے دیتی کہ آپ اس کے بچے کو کسی اور کے حوالے کر دیں!!!"

وہ اس وقت ہوسپٹل میں ہی کھڑا ہوا انھیں حقیقت سے آگاہ کر رہا تھا۔۔۔ کیونکہ یہ بہت ضروری تھا کہ وہ انھیں اب سب کچھ بتادے۔۔۔۔!!!!

"اور امی آپ! آپ نے یہ سب کچھ کیوں کیا؟ آپ بھی ایک عورت ہیں اور جس کے ساتھ یہ ظلم ہو رہا تھا وہ بھی ایک عورت ہی تھی۔۔۔!!!!!

کیسے آپ نے ان کا ساتھ دے دیا۔۔۔؟

اگر کوئی آپ سے کہتا کہ مجھے ہمیشہ ہمیشہ کے لیے بھول جائیں تو کیا آپ بھول جاتی؟؟"

وجدان راحیلہ درانی سے متوجہ ہوا تھا۔۔۔ اس کی باتیں سنتے ہوئے راحیلہ درانی اس سے نظریں چرا گئی تھی۔۔۔ جب کہ باقی سب لوگوں کی نظریں بھی جھکی ہوئی تھی۔۔۔۔!!!!

"مجھے بچپن سے ہی یہ سب کچھ معلوم تھا۔۔۔ آپ کی کی گئی زیادتیاں،، ظلم سب کچھ لیکن میں اس وقت بچہ تھا اسی وجہ سے صرف اتنا ہی سمجھ پایا کہ گھر میں چچا اور چچی کی لڑائی ہوئی ہے۔۔۔!!!!

میں تو اس بات سے انجان تھا کہ میرا باپ اور چچا آنا اور غرور کے چکر میں قا*تل بن گئے ہیں!

میں تو صرف آدھے سچ سے آشنا تھا اور بقیہ سچ سے مجھے ارسا نے آشنا کرایا۔۔۔"

اس کی بات سنتے ہوئے باقی تمام لوگ مزید حیرانگی کا شکار ہو گئے۔۔۔!!!! یہ سب کچھ انھیں اندر سے کھائے جا رہا تھا۔۔۔

آج سب کچھ بول کر وجدان نے اپنے دل کے بوجھ کو ہلکا کیا تھا۔۔۔!!!!!

ارسا یہ سب کچھ جانتی ہے، انھیں پریشانی میں مبتلا کر گئی تھی۔۔۔ کیونکہ اب وہ لوگ اس کی نظروں میں بھی گر گئے تھے۔۔۔

"مسٹر وجدان!"

کچھ لمحات کی خاموشی کے بعد ڈاکٹر کی آواز سنتے ہی ارسا جوان سے تھوڑا فاصلے پر کھڑی ہوئی تھی ان کی طرف آئی۔۔۔

"س۔۔۔ر میرے ہسبن۔۔ڈ؟ کیسے ہ۔یں سر؟"

ارسا نے فوراً ان کی طرف بڑھتے ہوئے پریشانی سے سوال کیا۔۔۔!

"اللہ کا شکر ہے اب وہ خطرے سے باہر ہیں!"

ڈاکٹر نے انھیں یہ خوشخبری سنائی تھی۔۔۔!

"الحمداللہ!!!"

دو سے تین آوازیں عیاں ہوئی!

"اب بس ان کے ہوش میں آنے کا انتظار ہے۔۔۔۔۔!!! آپ لوگ فکر مت کریں۔۔۔۔!!!! اللہ تعالٰی انھیں جلد ہی شفائے کاملہ عطا فرمائے گا"

"انشاءاللہ"

ان کے چہروں پر خوشی چھا گئی تھی۔۔۔۔۔ ارسا نے خدا کا لاکھ لاکھ شکر ادا کیا اور پھر نوافل پڑھنے کا ارادہ بھی کیا۔۔۔۔۔!!!!

❤️💖❤️💖❤️💖

وہ چہرے پر ماسک لگائے ہوئے اندر داخل ہوئی۔۔۔۔۔۔!! مختلف مشینوں سے اس کے گرے ہوئے وجود کو دیکھ کر اس کی آنکھوں میں آنسو اترے تھے۔۔۔۔۔!!!!

گھر سے وہ بالکل ٹھیک گیا تھا لیکن اب اس وقت اس کی یہ حالت ارسا سے دیکھی نہیں جا رہی تھی۔۔۔۔۔

"جب تک یوں ہی رہنے کا ارادہ ہے آپ کا؟"

وہ اس کے قریب بیٹھتی ہوئی پیار سے بولی۔۔۔۔۔! دل میں عجیب سی الجھن تھی۔۔۔۔۔!

"جب ایسے ہی لیٹے رہیں گے ؟ مجھ سے یہ سب کچھ برداشت نہیں ہو رہا ہے۔۔۔۔۔! آپ پلیز جلدی سے ہوش میں آئیں ! ! میں آپ کی یہ حالت برداشت نہیں کر پا رہی ہوں"

وہ بچوں کی طرح ضد لگائے ہوئے بولی۔۔۔

اتنی تلخ حقیقتیں جاننے کے بعد التمش درانی اور المیر درانی میں اتنی بھی سکت نہیں بچی تھی کہ وہ لوگ ارسا سے نظریں بھی ملا پا رہے تھے۔۔۔۔ ! ! !

وہ لوگ دایان کو غلط سمجھ رہے تھے۔۔۔۔ یہ سمجھتے تھے کہ ارسا اور ان کے بیٹے دایان نے غلط کیا ہے لیکن وہ کیا جانتے تھے کہ وہ خود ہی ان کے سب سے بڑے گناہ گار تھے۔۔۔۔ ! !

ارسا اور اس کی والدہ، وجدان ہاسپٹل میں ہی موجود تھے۔۔۔۔ ! ! المیر درانی بھی وہی پر موجود تھے جب کہ التمش درانی گھر کا ایک چکر بھی لگا چکے تھے۔۔۔۔ ! تاکہ گھر والوں کی خیرت بھی معلوم کر سکیں۔۔۔۔۔ ! ! !

وہ سب لوگ باہر بیٹھے ہوئے دایان کی سلامتی کی دعائیں کر رہے تھے جب ہی ڈاکٹر نے ان کی طرف قدم بڑھائے ! !

وہ سب انھیں دیکھتے ہی ان کی طرف متوجہ ہوئے !

"میم وہ میرے شوہر!"

ارسا نے پریشانی سے دایان کے متعلق سوال کیا۔۔۔

"اللہ کا شکر ہے کہ اب وہ بہتر ہیں! اور ہوش میں بھی آ چکے ہیں۔۔۔! اور اب ان کی کنڈیشن بھی کافی اسٹیبل ہے۔۔۔ گولی ان کے سینے کی بجائے ان کے سینے کے قریب لگی تھی اس لیے جان بچ گئی ورنہ جان جانے کے 99٪ چانسسز تھے"

ڈاکٹر کی بات سنتے ہوئے ان سب نے اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ادا کیا یہ سب کچھ اسی کے کرم سے تھا۔۔۔۔!!!!

"کیا ہم ان نے مل سکتے ہیں؟"

ارسا نے "شکر الحمداللہ" کہتے ہوئے ڈاکٹر سے سوال کیا۔۔۔۔

"جی ضرور کیوں نہیں؟ آپ ان سے مل سکتے ہیں صرف اور صرف ایک بات کا خیال رکھیے گا کہ ایک ایک کر کے ان سے ملیں! اور کوئی بھی ایسی بات نا ہو جس سے وہ اسٹریس لیں"

ڈاکٹر انھیں تاکید کرتے ہوئے اپنے روم کی طرف بڑھ گئی!!!

کمرے کا دروازا کھولتے ہی وہ اندر داخل ہوئی۔۔۔ اور کچھ قدم لیے ہوئے اندر پہنچی اور جیسے ہی ارسا نے سامنے دایان کی طرف دیکھا تو آنکھیں موندے ہوئے لیٹا تھا۔۔۔

اس کے سینے پر پڑی ہوئی تھی جس پر لال رنگ کے نشانات تھے۔۔۔!!! وہ آہستگی سے قدم لیے ہوئے اس کے پاس پہنچی۔۔۔!!!

(مزید ناول پڑھنے کے لیے اس لنک کو سرچ کریں)

For more novel kindly Google this link

READERS CHOICE

اسلام علیکم!

ہمارے ادر گرد بہت سے کردار ہیں جن کو ایک لکھاری ہی جان سکتا ہے اگر آپ ایک لکھاری ہیں اور ان کرداروں کو بخوبی لکھ سکتے ہیں تو اٹھائے قلم اور لکھ دیجئے ایک ایسی کہانی جو دلوں کو چھو لے اور ان کرداروں کے ساتھ انصاف کرتے ہوئے اپنی صلاحیت کو بھی اجاگر کریں۔ ریڈرز چوائس

https://ezreaderschoice.com/ آپ کو ایک ایسا پلیٹ فارم مہیا کر رہا ہے کہ جہاں آپ اپنی قابلیت کا لوہا منوا سکیں۔ آج ہی ہمیں اپنی تحریر ارسال کریں جس کو ہم ایک ہفتے کے اندر اپنی ویب سائیٹ اور دیگر سوشل میڈیا گروپ میں شامل کریں گے۔

مزید تفصیلات کے لئے ہم سے رابطہ کریں۔

واٹس ایپ نمبر کے لیے ابھی میل کیجئے

Facebook ID: https://www.facebook.com/mubarra1

Email address: mobimalik83@gmail.com

Facebook groups : Readers Choice,

"دا۔۔یا۔۔ن!"

قرب سے دی گئی اس آواز پر دایان نے آنکھیں کھولیں تو دیکھا اس کے سامنے ارسا درانی کھڑی تھی جس کی نگاہوں سے ہلکے ہلکے آنسو بھی نہیں رہے تھے۔۔۔۔!

"ارے رو کیوں رہی ہوں؟ اب ٹھیک ہو چکا ہوں میں"

اس کی آنکھوں سے نکلتے ہوئے آنسو دایان سے برداشت نہیں ہوئے تھے۔۔۔۔۔! اس نے عقیدت سے ہاتھ اٹھاتے ہوئے اس کے گالوں سے آنسو صاف کیے تھے۔۔۔۔۔!!!

"تمھیں کھونے سے ڈرتی ہوں میں!"

وہ نم آنکھوں سے اسے دیکھتی ہوئی بولی۔۔۔۔ جس پر دایان نے منہ بناتے ہوئے اسے دیکھا۔۔۔۔

"پریشان کیوں ہو رہی ہو؟ میں مر تھوڑی نا گیا تھا۔۔۔۔۔!!!!"

اس کی بات ارسا کی روح تک کو زخم دے گئی تھی۔۔۔۔!!!! اس نے فوراً اس ہوسپٹل کے بستر پر لیٹے ہوئے اس شخص کو دیکھا۔۔۔۔

"شش! کیسی بہکی بہکی باتیں کر رہے ہیں آپ؟ کچھ سوچ سمجھ کر بولیں دایان مریں آپ کے دشمن"

وہ نم آنکھیں لیے ہوئے اس کی طرف دیکھتی ہوئی بولی تو دایان درانی اس کی فکر پر ہلکا سا مسکرایا!

"اچھا میرے پاس بیٹھ جاؤ نا پلیز!"

وہ اس کا بازو پکڑتے ہوئے بولا تو ارسا مسکراتے ہوئے اس کے قریب بیٹھ گئی۔۔۔۔!

"وجدان اور میرہ بہن میرال کیسی ہے؟"

دایان نے اس سے سب سے پہلا سوال یہی کیا تھا۔۔۔!

"وہ دونوں ٹھیک ہیں"

ارسا نے اس کی بات کا جواب دیتے ہوئے کہا۔۔۔

"اور پاشا کا کیا بنا؟"

دایان نے ایک اور سوال اس سے کیا!

"بھائی بتا رہے تھے کہ اسے سانپ نے کاٹ لیا تھا جس وجہ سے اس کی جان وہی پر ہی چلی گئی"

ارسا نے اسے ٹھہر ٹھہر کر بتاتے ہوئے کہا۔۔۔

جب کہ یہ سن کر دایان پر سکون ہو گیا کہ اس کی بہن کو کڈنیپ کروانے والا جہنم واصل ہو چکا تھا۔۔۔!!!!

"اللہ نے اسے اس کے کیئے کی سزا دی تھی!"

وہ ہلکا سا مسکراتا ہوا کہہ گیا۔۔۔ جس پر ارسا بھی مسکرائی۔۔۔۔!!!

"اب بس آپ جلدی سے ٹھیک ہو جائیں پھر سب ٹھیک ہو جائے گا۔۔۔۔!!!"

ارسا ہلکا سا مسکراتے ہوئے کہہ گئی جس پر دایان نے دل ہی دل میں سوچا کہ اب کیا ٹھیک ہو سکتا ہے؟

ابھی تو سب سچائی سے لا علم تھے۔۔۔۔۔!

💖❤️💖❤️💖❤️

وہ تقریباً 35 گھنٹوں کے بعد گھر (درانی ہاؤس) آیا تھا۔۔۔!! گاڑی کھڑی کرتے ہوئے وہ اندر کی طرف بڑھا اور ماں سے سلام کرتا ہوا سیدھا اندر آ گیا۔۔۔۔

دو راتوں سے نا سونے کی وجہ سے اس کی آنکھوں میں خلقے پڑے ہوئے تھے۔۔۔! کمرے کا دروازہ کھولتا ہوا وہ کمرے میں پہنچا تو دیکھا کہ وہ اسی کا انتظار کر رہی تھی۔۔۔۔

"دایان کیسا ہے؟"

سب سے پہلا سوال میرال نے اس کے متعلق کیا تھا۔۔۔ اسے خود یہ بات سمجھ نہیں آ رہی تھی کہ وہ اس کے لیے اس قدر پریشان کیوں ہے۔۔۔۔۔۔؟؟؟

لیکن وہ کیا جانتی تھی کہ دایان کے لیے اس کی فکر ایک قدرتی عمل ہے۔۔۔۔!!! کیونکہ بھائی جب مصیبت میں ہوتے ہیں تو بہنیں کبھی بھی سکون سے نہیں بیٹھ سکتی!

"وہ ٹھیک ہے اب۔۔۔۔! اللہ کا شکر ہے تم فکر مت کرو۔۔۔۔۔!!!! اب بس اس کے زخم کا بھرنا رہ گیا ہے!!"

وجدان نے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے اسے تسلی دیتے ہوئے کہا۔۔۔!!!!

"وجدان مجھے آپ سے کچھ بات کرنی ہے۔۔۔۔۔!!!!"

وہ واش روم کی طرف مڑا تھا ہی کہ جب ہی میرال نے اسے پکارتے ہوئے اسے روک کر اس سے کہا۔۔۔۔!!

"کیا بات کرنی ہے؟ کہو میں سن رہا ہوں!!!"

وہ مڑتے ہوئے اس کی طرف دیکھتا ہوا، اس کے سوال کا جواب دیتے ہوئے بولا۔۔۔۔!

"وجدان وہ آدمی جسے سانپ نے کاٹ لیا تھا وہ اس دن آپ کے متعلق کیا کہہ رہا تھا کہ آپ ڈ۔۔ا۔۔ن؟"

میرال نے پر سوچ انداز میں کہا۔۔۔ وہ خود سے ہی پاشا فرید کی باتوں پر یقین نہیں کر سکتی تھی۔۔۔۔!!!!

اسے کیا معلوم تھا کہ وہ شخص اس سے سچ کہہ بھی رہا تھا کہ نہیں کہہ رہا تھا؟؟ وہ کیا جانتی تھی؟ اور ان چند الفاظ سے وہ وجدان پر توشق نہیں کر سکتی تھی۔۔۔۔!

جب کہ اس کی بات سنتے ہوئے وجدان کے چہرے پر حیرانگی کے سوا کچھ بھی نہیں تھا۔۔۔۔ ان تمام باتوں میں اس کے ذہن سے یہ بات نکل گئی تھی کہ اس پاشا نے میرال کے سامنے وہ تمام باتیں کی تھیں۔۔۔۔!!!

لیکن میرال کی باتوں سے یہ ظاہر ہو رہا تھا کہ جیسے وہ وجدان سے سوال کر رہی ہو!

"میرال! تم یہ سب کچھ کیوں سوچ رہی ہو؟؟ کیا تمھیں لگتا ہے کہ میں ایسا ہوں؟ کیا تمھیں لگتا ہے کہ میں ایک قا*تل ہوں؟؟"

وہ بوکھلائے ہوئے انداز میں اس سے سوال کر گیا تھا۔۔۔۔!!!

"ارے نہیں وہ بات نہیں ہے میں تو بس آپ سے پوچھ رہی تھی کہ جو کچھ بھی انھوں نے کہا تھا! وہ سب کچھ انھوں نے کیوں کہا؟"

وہ اس کے سوالات کا جواب دیتی ہوئی بولی۔۔۔۔

"ایسا ان لوگوں نے اس لیے کیا! کیونکہ وہ مجھے اور تمھیں الگ کرنا چاہتے تھے۔۔۔!!تا کہ تم مجھ سے نفرت کرنے لگ جاؤ! اور ہم دونوں ہمیشہ ہمیشہ کے لیے ایک دوسرے سے الگ ہو جائیں!"

اس کی بات سنتے ہی میرال کے ذہن میں جتنی بھی باتیں گھوم رہی تھی وہ سب ہوا ہو گئی تھی۔۔۔!!!

"(میں نے یہ بات پہلے کیوں نہیں سوچی؟)"

میرال کو شدید ندامت ہوئی اس نے دل ہی دل میں سوچا تھا۔۔۔

"نہیں میں آپ سے کبھی بھی الگ نہیں ہو سکتی ہوں! آپ سے کبھی بھی جدا نہیں ہو سکتی کیونکہ میں آپ سے نفرت نہیں بلکہ میں آپ سے محبت کرتی ہوں!!!"

وہ ایک دم سے اس کے گلے سے لگتی ہوئی بولی۔۔۔!!! وجدان ایک لمحے کے لیے بہت ہی زیادہ ڈر سا گیا تھا۔۔۔ اس کے دل کی دھڑکنیں رکنے کو تھی کیونکہ وہ کبھی بھی میرال کو خود سے دور نہیں کر سکتا تھا۔۔۔۔!!!

"تو کس نے کہا کہ میں تمھارے بغیر رہ لوں گا؟ ایک بات ہمیشہ یاد رکھنا میرال وجدان درانی! آکر میں ایک جسم ہوں تو تم اس کی روح ہو۔۔۔۔! اگر میں دل ہوں تو تم اس میں دھڑکتی ہو!!! میں رگ رگ میں بستی ہو تم!"

جیسے ہی میرال اس کے گلے لگی اور اس نے وجدان سے کہا تو وجدان نے اسے اپنے سینے میں بھینچ لیا اور پیار کی شدت سے کہا تو میرال مسکرا گئی۔۔۔ آج یہ سچ اس کے سامنے آتے آتے رہ گیا تھا کہ وجدان ہی ڈان ہے اور اس رات پاشا فرید نے سب کچھ سچ ہی کہا تھا۔۔۔۔!!!!

اور اس سے بھی بڑا سچ یہ تھا کہ وہ اس بات سے انجان تھی کہ نمرا درانی اس کی ماں ہے!

کچھ لمحوں تک وجدان نے اسے یوں ہی اپنے سینے سے لگائے رکھا۔۔۔۔! لیکن پھر اسے تھوڑا سا پیچھے کرتے ہوئے اچانک سے اس کے لبوں پر جھکا لیکن اسی وقت میرال پیچھے ہوئی!

"ارے ارے! یہ کیا کر رہے ہیں اپ؟"

اس نے اپنے سرخ گھبراتے ہوئے چہرے سے اسے دیکھتے ہوئے کہا تو وجدان نے ایک قہقہ لگایا!

"تم ہی نے تو ابھی کہا کہ تم مجھ سے نفرت نہیں کر سکتی! تو اس کا صاف مطلب ہوا کہ تم مجھ سے محبت کرتی ہو۔۔۔۔! اور جنسی محبت کی جاتی ہے ان کے نزدیکیوں سے پریشان نہیں ہوا جاتا۔۔۔"

وہ اس کی گالوں پر آئے ہوئے بالوں کو پیچھے کرتا ہوا عقیدت سے بولا۔۔۔!

"اور تم تو مجھ سے ایسے ڈر رہی ہو جیسے میں تمہارا کوئی نا محرم ہوں! شاید آپ بھول چکی ہیں میڈم کہ ہمارا نکاح ہوا ہے شادی ہوئی ہے۔۔۔ اور اپ کو اپنے قریب کرنے کا یا اپ کے قریب انے کا پورا حق ہے مجھے!

جب سے ہماری شادی ہوئی ہے اس وقت سے میں ایک مرتبہ بھی تمہارے قریب نہیں ایا مجھے لگتا ہے اسی وجہ سے تم نکھرے دکھا رہی ہو۔۔۔۔۔! تمہاری اس عادت کو درست کرنا پڑے گا۔۔۔!"

وجدان کی بے باک الفاظ پر میرال کا چہرہ سرخ ہو چکا تھا۔۔۔ اس نے شرم سے لال پڑتے ہوئے چہرے سے اسے دیکھا! یہ اس کا بازو پکڑتے ہوئے اس سے اپنے قریب کر گیا تھا۔۔۔

اور کچھ ہی لمحوں میں وہ اس کے لبوں پر جھکتا ہوا اس کے لبوں کو اپنی گرفت میں لے گیا تھا۔۔۔۔!

میرال کے لیے یہی کافی تھا کہ اس کی محبت کوئی قا*تل نہیں ان تمام چیزوں سے پاک ہے! لیکن وہ کیا جانتی تھی کہ ابھی کئی راز ایسے ہیں جن سے وہ آشنا نہیں ہے۔۔۔

وہ اس حقیقت کو ہی نہیں جانتی تھی کہ اس کی ماں رخ درانی نہیں نمرا درانی ہے۔۔۔۔! اور نہ جانے یہ راز اس پر کب کھلنے تھے!!!

وجدان نے اسے اپنی باتوں سے خود پر یقین کرنے کے لیے مجبور تو کر لیا تھا لیکن اسے ڈر تھا کہ کہیں یہ راز یہ حقیقت میرال کے سامنے کہیں اور سے نا آ جائے!

* * *

"ائی ایم سوری اب وہ اس دنیا میں نہیں رہے!"

یہ بات سن کر ایک ماں کیسے زندہ رہ سکتی تھی؟ کیسے یہ اس کا بیٹا اس دنیا میں نہیں رہا؟

عائشہ درانی کو جب یہ معلوم ہوا کہ ان کا بیٹا سادان اس دنیا میں نہیں رہا ان کی انکھوں سے انسو جاری ہوئے۔۔۔۔!!!

وہ وہیں زمین پر ڈھے گئی! وہ جانتی تھی کہ ان کے بیٹے نے بہت ہی غلطیاں کی ہیں اور اسے ان کی سزا بھی تو مل کر ہی رہنی تھی جو اسے مل گئی تھی۔۔۔

لیکن سادان کی ان غلطیوں اور اس کے گناہوں کی سزا اس کے ماں باپ بھی بھگت رہے تھے۔۔۔!!!

ایک باپ کے لیے کس قدر مشکل گھڑی ہو گی وہ جب اسے اپنے جوان بیٹے کی میت اٹھانی پڑے گی۔۔۔!

درانی ہاؤس میں کئی دنوں کے لئے ماتم چھا گیا تھا۔۔۔

کئی رازوں سے ابھی پردہ کھلنا باقی تھا۔۔۔۔!!!! درانی فیملی کے سامنے ابھی کئی راز کھلنے تھے جن سے وہ ناآشنا تھا۔۔۔۔

زوریز اور علیشہ کی زندگی ایک نئے موڑ پر کھڑی تھی اس موڑ سے وہ ایک دوسرے کے ساتھ چلنے والے تھے یا الگ ہونے والے تھے؟

❤️💖❤️💖❤️💖

"نہیں چھوڑو گی! کسی کو بھی نہیں چھوڑو گی! سب برباد کردوں گی میں۔۔۔۔!!!"

اس کھائی کے کنارے پر آتی ہوئی وہ زوروشور سے چلائی تھی اور اس کی آواز اس گہری کھائی میں مکمل طور پر گونجتی ہوئی دوبارہ اس کے کانوں تک پہنچی تھی۔۔۔۔

"درانیوں! تم لوگوں کی وجہ سے میں برباد ہوگئی۔۔۔۔ مجھ سے میرا سب کچھ چھن گیا لیکن اب میں تم لوگوں کو نہیں چھوڑو گی بخشو گی نہیں تمھیں میں"

وہ غصے سے پاگل ہونے کو تھی۔۔۔۔ وہ اس قدر غصے میں تھی کہ اس کا نہیں چل رہا تھا کہ وہ درانی ہاؤس کے لوگوں کی جان لے لے"

"سب سے بدلہ لوں گی میں۔۔۔۔ جس طرح میں برباد ہوئی ہوں اسی طرح تم لوگوں کو بھی برباد کر دوں گی میں"

اس لڑکی کی آواز ایک مرتبہ پھر سے گہری کھائی میں گونجی۔۔۔۔!!!

...It is not Ending

!!It is Starting of new Journey

💖 ❤️ 💖 ❤️ 💖 ❤️

Season 2 (Coming Soon)